Posted On Kitab Nagri

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

تم فقط میرے

سہیرا اویس

"عدیل۔۔!! چھوڑو!!

چھوڑو مجھے!!"اس نے بمشکل اپنی ٹوٹتی سانسوں کو بحال کرتے ہوئے، ہلکی آواز میں کہا، جس کا سامنے والے نے کوئی اثر نہ لیا۔

وہ ہنوز اپنی آنکھوں میں وحشت اور انداز میں عجیب پاگل پن لیے، اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کے گلے پر دباؤ ڈالے ہوئے تھا۔

"Shut up!! You bitch!!

You've killed my wife!!"

Posted On Kitab Nagri

"ممم۔۔میں نے۔۔کچھ نہیں کیا۔۔!!میں بھلا کیوں ماروں گی اپنی بہن کو۔۔!!چھوڑو میرا گلا۔۔!! میرا سانس بند ہو رہا ہے!!" عنقا نے تڑپ کر التجا کی،

اذیت کی شدت سے اس کی آنکھیں مسلسل چھلک رہی تھیں، وہ بری طرح کھانستے ہوئے بمشکل سانس لے پا رہی تھی،

پر سامنے والا اس کی حالت پر کسی قسم کا کوئی ترس کھانے کے موڈ میں نہیں تھا، اس وقت اس پر جنون سوار تھا اور وہ سفاکیت سے اس معصوم کو تکلیف پہنچا رہا تھا۔۔!!

ایسی تکلیف جس میں اُس معصوم کی زندگی ختم ہونے کا خدشہ تھا۔۔!!

وہ تڑپ رہی تھی۔۔!!اس سے رحم طلب کر رہی تھی۔۔!!

لیکن وہ اُس کی نہیں سن رہا تھا۔۔!!

بلکہ اپنی سنا رہا تھا۔۔ !!

اپنی بھڑاس نکال رہا تھا۔۔!!

"ایسے کیسے چھوڑ دوں تمہیں۔۔؟؟ تم نے میری بیوی کو مارا ہے۔۔!!اور جیسے تم نے اُسے مارا ویسے تم بھی مرو گی۔۔!!" وہ اپنی پوری طاقت سے چلایا۔

Posted On Kitab Nagri

عنقا بے ہوش ہونے کو تھی کہ اس نے اپنے ہاتھوں کی گرفت کو ڈھیلا کیا، جھٹکے سے بیڈ پر پٹخا اور خود لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے باہر نکلا۔

××××××××××

"اففف۔۔!! غانیہ۔۔!! وہ ابھی تک نہیں آیا۔۔ "!!

عنقا، یونیورسٹی میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کے باہر کھڑی، عادل کا بے چینی سے انتظار کر رہی تھی۔۔!!

"میڈم۔۔!! تھوڑا حوصلہ رکھو۔۔!! شہزادے صاحب ہمیشہ کی طرح لیٹ ہی پہنچے گے۔۔!!" غانیہ نے اس کی حالت کا مزہ لیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے منہ میں خاک۔۔!! گندی لڑکی۔۔!!" عنقا نے منہ بگاڑتے ہوئے کہا۔

"اوئے۔۔!! زبان سنبھال کر۔۔!! یہ میرے منہ میں خاک ڈالنے کی بجائے۔۔ اپنے شہزادے کے کان کھینچو۔۔!!" غانیہ نے انگلی دکھاتے ہوئے، مصنوعی سے انداز میں وارن کیا۔

عنقا کو عادل کے لیے "شہزادے" کا لقب پسند آیا تھا اس لیے وہ دھیمے سے مسکرائی۔

"پتہ نہیں کیا کرتا رہتا ہے یہ۔۔!! اس کے چکر میں، مجھے بھی، تمہارے ساتھ ساتھ انتظار کی سولی پر لٹکنا پڑتا ہے۔۔!!" غانیہ نے اپنے ہتھیلی کی پشت ماتھے پر رکھ کر دہائی دینے والا انداز اپنائے، اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

اور عنقا، غانیہ عرف "ایکٹنگ کی دکان" کی اس حرکت پر ایک بار پھر مسکرائی۔۔ !!

Posted On Kitab Nagri

اس باراس کی مسکراہٹ خاصی جاندار تھی کیونکہ اس نے سامنے سے اس دشمنِ جاں کو جو آتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔

××××××××

مسلسل تین لیکچرز لینے کے بعد وہ اچھی خاصی بور ہو چکی تھی،

"کچھ کھانے چلیں۔۔"اس نے اپنے فیورٹ، فرینچ فرائز کا چٹخارہ تصور میں لاتے ہوئے، ہونٹوں پر زبان پھیر کر پوچھا۔

"ایک تو عنقا۔۔۔ تم بھوکی بہت ہو۔۔!!! گھر سے کچھ کھا پی کر نہیں آتی؟؟ یہاں آتے ہی تمہیں کچھ نہ کچھ کھانے کی سوجھتی ہے۔۔ "

غانیہ نے چڑ کر کہا، کیوں کہ وہ عادل کے ساتھ، کچھ دیر پہلے ہوئے لیکچر کے لاسٹ پوائنٹ کے متعلق ڈسکشن شروع کرنے لگی تھی کہ عنقا صاحبہ نے فوراً سے پہلے ہی مداخلت کر دی۔

اب حال کچھ یوں تھا کہ بھاڑ میں گیا لیکچر، بھاڑ میں گئی ڈسکشن، اب تو شہزادے صاحب نے ہر حال میں عنقا صاحبہ کا کہا ماننا تھا۔۔۔ سو۔۔ غانیہ ڈسکشن کو ملتوی کرتے، عادل اور عنقا کے ساتھ چل دی۔

××××××××

"کافی دن ہو گئے تم نے گھر چکر ہی نہیں لگایا۔۔ آج یونی کے بعد چلو گی میرے ساتھ۔۔؟؟"عادل نے چاکلیٹ ملک شیک کا سپ لیتے ہوئے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں۔۔دن تو کافی ہو گئے ہیں۔۔!!ان فیکٹ میں خود بھی یہی سوچ رہی تھی۔۔!!آپی بھی کب سے چکر لگانے کو بول رہی ہیں۔۔!!"عنقا نے اس کی بات سے اتفاق کیا۔

"چلو۔۔پھر فائنل کرو۔۔!!تم آج ساتھ چل رہی ہو ناں؟؟"عادل نے چہکتے ہوئے پوچھا۔

"ارے نہیں۔۔!!آج چھوڑو۔۔!!میں کل چلوں گی۔۔!!وہ امی،ابو سے نہیں پوچھا ناں۔۔!!کل میں گھر پرمیشن لے کر آؤں گی،اوکے۔۔۔؟؟"عنقا نے اس کو فوراً منع کیا۔

عادل کا منہ لٹک کر رہ گیا۔۔اس نے اتنے پیار سے پوچھا تھا۔۔

غانیہ ان دونوں کے درمیان بیٹھی،سینڈوچ کھاتے ہوئے،خاموشی ان کی ڈائلاگ بازی انجوائے کر رہی تھی۔

"ارے۔۔نہیں ناں۔۔!!تم آج ہی چلو۔۔!!بھئی۔۔میرا موڈ۔۔تمہیں آج لے جانے کا ہے اور تم کل پر ٹال رہی ہو۔۔!!اور۔۔جہاں تک انکل آنٹی کی بات ہے تو ان کو تم فون پر انفارم کر دو۔۔آئی ہوپ۔۔وہ منع نہیں کریں گے۔۔"!!

عادل نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

عنقا،بھلا کتنی دیر تک اس کی ضد کے سامنے ٹِک سکتی تھی۔۔!!

سو وہ مان گئی۔۔جس پر عادل کافی خوش ہوا۔۔

Posted On Kitab Nagri

عنقا کی توجہ اب عادل سے ہٹ کر غانیہ کی طرف مبذول ہوئی۔۔

"پتہ چل گیا۔۔؟؟میں بھی یہاں بیٹھی ہوں۔۔!!"غانیہ نے مصنوعی طنز سے کہا۔

جس پر عنقا مسکرائی۔

جب عادل کے اس کے آس پاس ہوتا تو وہ ایسے ہی بات، بے بات مسکراتی رہتی۔۔ اور اس کی اِسی مسکراہٹ پر تو وہ جان دیتا تھا۔

××××××××

مصطفیٰ لغاری شہر کے معروف اور نامور بزنس مین تھے۔ عدیل مصطفیٰ اور عادل مصطفیٰ، مصطفیٰ لغاری اور فوزیہ مصطفیٰ کے بیٹے تھے۔

عدیل ایک اچھا خاصہ میچور، سیدھا اور تھوڑا اکڑو سا بندہ تھا جس نے اپنی پڑھائی مکمل ہوتے ہی اپنے والد کا بزنس سنبھالا اپنی قابلیت کے بل بوتے پر، اِسے خوب ترقی بھی بخشی۔ اور جب اس کے والدین نے، اپر مڈل کلاس سے تعلق رکھنے والی ایک خوبصورت، نازک اور پیاری سی لڑکی سے شادی کا بولا تو کوئی رولا ڈالے بغیر، بہت آرام سے شادی بھی کر لی۔

لیکن پتہ نہیں اسے کیا سوجھی تھی کہ اس نے شادی سے پہلے ایک شرط رکھی۔۔ کہ وہ شادی کے بعد ہی اپنی دلہن کا دیدار کرے گا، وہ صرف زبانی کلامی ہی، اریرے کی خوبصورتی، اس کے حلیے اور اس کے

Posted On Kitab Nagri

حسن سے واقف تھا۔۔ مگر پھر بھی نجانے کیوں وہ اس کو دیکھے، اس کو سنے اور اس کو جانے بغیر ہی بے تحاشہ چاہنے لگا تھا۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ کیوں۔۔؟؟ مگر اس کا دل۔۔اریزے سلیمان کا نام سنتے ہی یا پھر اس کا تصور کرتے ہی۔۔اپنی جگہ سے باہر اچھلنے کو ہو جاتا۔

اسے پتہ ہی نہیں چلا کہ کب۔۔!! اس کے سب جذبات، اس کی ساری محبتیں جب اریزے کے نام ہوئیں۔۔!! کب وہ اس کے دل کی ملکہ بنی۔۔!!

کبھی تو اس کا دل چاہتا کہ وہ ایک بار، اس کی ایک جھلک دیکھ لے۔۔ مگر نہیں۔۔!! اس نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ وہ نکاح کے بعد ہی اپنی نظروں کی پیاس بجھائے گا۔۔ !!

باہر سے بے حس، جذبات سے عاری اور مغرور دِکھنے والا انسان، ایک معمولی سی لڑکی کو اپنا آپ تک سونپ چکا تھا۔۔اور یہ سب بالکل غیر ارادی طور پر ہوا تھا۔۔!!

پھر کرتے کراتے وہ دن بھی آیا کہ جب اریزے، عدیل کی دلہن بن کر اس کے سامنے موجود تھی۔۔وہ اس کے تصور سے بڑھ کر حسین تھی۔۔وہ تو وہ اریزے تھی ہی نہیں جس سے اس نے محبت کی تھی۔۔

عدیل نے سوچا کہ یہ لڑکی تو بالکل اس لائق نہیں کہ اس سے محبت کی جائے۔۔ یا صرف محبت کی جائے۔۔!! وہ اریزے عدیل مصطفٰی تھی۔۔!!

وہ عدیل کی محبت نہیں بلکہ اس کے عشق کی حقدار تھی۔۔!!

Posted On Kitab Nagri

اور عدیل کو اس سے سچ میں عشق ہوا تھا۔۔

وہ سرتاپا۔۔خود کو اریزے کے عشق میں ڈبو چکا تھا۔

در حقیقت تو وہ بھی بالکل عام سی ہی لڑکی تھی۔۔ جیسے عموماً لڑکیاں ہوتی ہیں۔۔ مگر عدیل کے لیے وہ کہیں سے بھی عام نہ تھی۔۔۔اور وہ نہیں جانتا تھا کہ کیوں وہ اس کے لیے، یک دم اتنی خاص بنی۔۔!!

عدیل کے ہر ہر اظہار سے، اریزے کے لیے دیوانگی اور جنون جھلکتا تھا۔

اس کا ہر ہر انداز، اس کی والہانہ محبت کا گواہ تھا۔

اور یہ عدیل کی محبت تھی کہ جس نے اریزے کو بھی دِنوں میں اس کا دیوانہ بنا دیا تھا۔

××××××××

عدیل کا چھوٹا بھائی، عادل یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھا، وہاں عنقا سلیمان اس کی سب اچھی اور بہت خاص دوست تھی۔۔ایسی دوست۔۔ جسے وہ مستقبل میں اپنی ہم سفر بنانے کی خواہش رکھتا تھا۔

عدیل کی شادی کے دوران، جب عادل کو پتہ چلا کہ عنقا، اریزے کی بہن ہے۔۔ تو اسے بے حد خوشی ہوئی۔۔

اس نے جلدی مچا کر۔۔ اپنے مام، ڈیڈ کو کنونس کیا اور وقت ضائع کیے بغیر اس سے منگنی کر کے، اپنی امانت بنالیا جسے وہ بہت جلد اپنے ساتھ لے جانا چاہتا تھا۔۔ مگر فی الحال۔۔ شدید خواہش کے باوجود بھی، اپنی پڑھائی، اپنے کریئر کی وجہ سے، وہ اسے اپنے ساتھ نہیں لے جاسکتا تھا۔۔ !!

Posted On Kitab Nagri

××××××

ان سب میں سے ہر ایک،اس وقت اپنی اپنی زندگی کا بہترین وقت گزار رہا تھا۔۔!!

خوشیوں اور مسرتوں سے بھرپور زندگی۔۔!!!

وہ اس وقت یہ بات فراموش کیے ہوئے تھے کہ خوشیاں عارضی ہوتی ہیں۔۔!!ان کا قیام بے حد قلیل ہوتا ہے۔۔!!

پر ان کے "فراموش" کرنے سے بھلا کیا فرق پڑنا تھا۔۔ !!

ان کے "بُھلا" دینے سے بھلا کیا فرق پڑنا تھا۔۔!!

پر ان کے "فراموش" کرنے سے بھلا کیا فرق پڑنا تھا۔۔ !!

ان کے "بُھلا" دینے سے بھلا کیا فرق پڑنا تھا۔۔!!

×××××

عادل کے بے حد اصرار پر وہ یونیورسٹی سے واپسی پر اس کے ساتھ ہی گئی تھی۔اریزے کو اسے وہاں دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی، بلکہ وہ تو اس کی اچانک آمد سے بہت سرپرائز بھی ہوئی،اریزے کو اس وقت عنقا کا آنا بہت اچھا لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

×××××

کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد اریزے، عنقا کو ڈائننگ ہال میں لے کر گئی۔۔اس نے منع بھی کیا تھا کہ اسے لنچ نہیں کرنا۔۔پر اریزے کہاں سننے والی تھی۔۔!!

بھلا وہ کیسے اپنی لاڈلی بہن کی خاطر تواضع نہ کرتی۔۔۔!!

وہ دونوں کھانے کے ساتھ ساتھ باتیں بھی جاری رکھے ہوئے تھیں۔۔فوزیہ بیگم بھی ان کی گفتگو میں، خوش دلی سے اپنا حصہ ملا رہی تھیں اور عادل بیٹھا اُن کے منہ دیکھ کر جل رہا تھا۔

اب عنقا کو وہ اپنے لیے لایا تھا اور میڈم نے اُسے کوئی لفٹ ہی نہیں کروائی۔۔اس لیے وہ وہاں بیٹھے بیٹھے خوب سڑ رہا تھا۔

آج ان لوگوں نے عنقا کی وجہ سے پہلے لنچ کیا تھا ورنہ وہ عدیل اور مصطفیٰ صاحب کے آنے کے بعد ہی کرتے تھے۔

اریزے جانتی تھی کہ اس کے سرتاج کس قدر حساس ہیں۔۔!! اگر عدیل کو پتہ چل جاتا کہ اریزے نے اس کے بغیر ہی کھانا کھایا ہے تو وہ اس سے خواہ مخواہ ہی ناراض ہوتا۔اس لیے وہ،ان سب کے ساتھ بیٹھی۔۔بس برائے نام ہی کھا رہی تھی۔۔اس کا سارا دھیان تو بس باتوں کی طرف تھا۔۔!!

Posted On Kitab Nagri

اپنے جان لٹانے والے، محبوب شوہر کی خاطر۔۔وہ اتنا تو کر ہی سکتی تھی۔۔!!آخر اس کا فرض تھا کہ وہ اس جنونی کی ہر چھوٹی سے چھوٹی خوشی کا خیال رکھے۔

×××××

عنقا کو عدیل بہت عجیب لگتا تھا۔۔عدیل اور اریزے کی شادی کو ابھی کچھ ہی عرصہ گزرا تھا اور اریزے کی زبانی، عدیل ایک انتہائی کیئرنگ بندہ تھا مگر پھر بھی۔۔عنقا کو اس کی بات پر تسلی نہیں ہوتی تھی۔

وہ ہمیشہ سوچتی تھی کہ بظاہر، اس قدر اکھڑ، بے مروت اور سخت مزاج نظر آنے والا آدمی کیسے۔۔ویسا ہو سکتا ہے۔۔جیسا کہ اریزے بتاتی ہے۔۔۔!!

اس انسان تو آج تک عنقا کو مخاطب کر کے کبھی سلام بھی نہیں کیا تھا۔۔!!وہ تو کسی سے سیدھے منہ بات بھی نہیں کرتا تھا۔۔!!
پھر وہ کیسے اس کی بہن کو اتنا چاہ سکتا تھا۔۔!!

حقیقت میں تو باقی سب کے ساتھ اس کا جیسا بھی رویہ ہو۔۔لیکن اریزے کے لیے، وہ اپنی شخصیت سے ہٹ کے، ایک بالکل ہی مختلف انسان تھا۔۔ !!

Posted On Kitab Nagri

وہ اکثر ایسی باتیں سوچتی۔۔!! اور پھر خود ہی اپنی ساری سوچوں پر فضول ہونے کا ٹھپا لگا کر، اپنی جان چھڑاتی۔

آخر کو یہ اس کا مسئلہ نہیں تھا۔۔!! وہ دونوں آپس میں جس حال میں بھی رہیں۔۔!! اس سے عنقا کو کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے تھا۔۔!! اور ویسے بھی جب اریزے کی طرف سے کوئی شکایت نہیں تھی تو وہ خواہ مخواہ کیوں ٹینشن لیتی۔۔!!

یہ مسئلہ صرف عنقا کے ساتھ نہیں۔۔!! بلکہ ہمارے آس پاس بھی ایسے بہت سے لوگ ہوتے ہیں۔۔ جن کو اللہ جانے۔۔ اپنا سکھ راس نہیں آتا۔۔ اس لیے فضول میں دوسروں کے متعلق سوچ سوچ کر خود کو ہلکان کرتے رہتے ہیں۔۔!!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بندے کو چاہیے کہ وہ آرام، سکون سے رہے۔۔۔ اپنے کام سے کام رکھے۔۔!! لیکن نہیں ہماری تو ساری انٹرٹینمنٹ ہی دوسروں کے معاملات میں ٹانگ اڑا کر ہوتی ہے۔۔۔!!

اب کیا کریں۔۔!! عادت سے مجبور جو ٹھہرے۔۔!!

Posted On Kitab Nagri

اسی طرح عنقا خود کو لاکھ کوشش کرنے کے باوجود بھی خود کو اس کے متعلق سوچنے سے باز نہیں رکھ پاتی تھی۔۔ مگر وہ اپنی بہن کی محبت میں، اُس کی فکر کرتی تھی۔۔۔اُس کی ٹینشن لیتی تھی۔۔!! کیوں کہ اُسے اس کی بہن بہت عزیز تھی۔۔ کیوں کہ وہ ہر حال میں اسے خوش دیکھنا چاہتی تھی۔۔ بس عدیل کی پرسنیلٹی، کبھی کبھی تھوڑا شک میں ڈال دیتی۔۔!!

××××××

عدیل اور اریزے کی شادی کو دس ماہ گزر چکے تھے، خیر سے اب وہ پریگننٹ بھی تھی۔۔اس کا آٹھواں منتھ چل رہا تھا، ڈاکٹر نے بہت زیادہ احتیاط کی تلقین کی تھی۔

سارا گھرانہ بے حد مسرور تھا، مصطفیٰ صاحب، فوزیہ بیگم، عادل۔۔اریزے کے گھر والے، سبھی بے بی کے دنیا میں آنے کے شدت سے منتظر تھے۔ سبھی لوگ اریزے کا بے حد خیال رکھتے تھے۔

عدیل نے تو ویسے ہی اس کا خیال رکھنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی کہ ڈاکٹر نے مزید تاکید کر دی۔۔ اب تو وہ اسے بیڈ سے نیچے، قدم تک نہیں رکھنے دیتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے خود نہیں سمجھ آتا تھا کہ وہ کیسے اس کے لیے اتنا سب کر گزرتا تھا۔۔ کیوں وہ اس کے دل کے اتنے قریب ہو چکی تھی۔۔!!

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

وہ کبھی کبھی سوچتا کہ بالفرض، خدانخواستہ اگر اریزے، کسی بھی وجہ کے تحت اسے چھوڑ کر چلی گئی تو کیا وہ اس کے بغیر سکون سے رہ پائے گا۔۔!! کیا وہ اس سے دوری سہہ سکے گا۔۔ !!

اور پھر وہ اپنے ہی خیالات پر لعنت بھیجتا۔۔!! کہ نجانے کیا اول فول سوچتا رہتا ہے۔۔!! بھلا وہ کیوں اسے چھوڑ کر جائے گی۔۔!!

××××××××

عنقا، آج پھر، عادل کے کہنے پر، یونیورسٹی سے اس کے گھر آئی تھی۔۔!! فوزیہ بیگم نے ہمیشہ کی طرح آج بھی اس کا پرتپاک ویلکم کیا۔۔ جس پر وہ دل سے خوش ہوئی تھی۔ لیکن اس وہ ذرا جلدی میں تھیں، کیوں کہ انہیں کسی کام کے سلسلے میں اپنی ایک فرینڈ کے ہاں جانا تھا۔ اور جانا بہت ضروری تھا اس لئے انہوں نے اِسے کمپنی دینے سے معذرت کی اور وہاں سے چلی گئیں۔

×××××

عنقا، اریزے سے ملنے اس کے روم میں جانے والی تھی کہ اتنے میں وہ خود ہی احتیاط سے سیڑھیاں اترتے نیچے آئی اور عنقا سے ملی۔

Posted On Kitab Nagri

اب وہ اپنے کمرے میں بیٹھی بیٹھی کافی بور جو ہو چکی تھی۔۔!!

وہ دونوں بیٹھی باتوں میں مصروف تھیں، اتنے میں عادل، اپنی پیاری منگیتر کی مہمان نوازی کی غرض سے، لوازمات سے بھری ٹرالی گھسیٹتے ہوئے لایا۔

ان دونوں نے بھی انعام کے طور پر عادل کو اپنی گپ شپ میں شامل ہونے کی اجازت دی۔ وہ گپ شپ کم اور عادل کی شامت زیادہ تھی۔۔ کیوں کہ دونوں بہنیں مل کر، بڑے مزے سے موصوف کا ریکارڈ لگا رہی تھیں۔

عنقا کا تو ہنس ہنس کے برا حال تھا۔ اور عادل بیٹھا اس کی ہنسی ہر تپ رہا تھا تھا۔۔ "تم ذرا دیکھنا۔۔!! میں، ایک ایک چیز کا بدلا لوں گا تم سے۔۔" اس نے جل کر تڑی دی۔
جس پر عنقا کے مزید قہقہے لگائے۔

وہ کچھ دیر تک، اپنی درگت بنواتے رہنے کے بعد وہاں سے جا چکا تھا۔

××××

Posted On Kitab Nagri

آج تو باتیں کرتے کرتے اچھا خاصہ وقت گزرا تھا۔۔اور ان دونوں کو پتہ بھی نہیں چلا۔

اریزے نے گھڑی کی طرف دیکھا۔۔!!عدیل کے آنے کا وقت تھا۔

"آؤ عنقا۔۔ ہم لوگ میرے روم میں چلتے ہیں۔۔!! وہ عدیل آنے والے ہیں۔۔اور انہوں نے مجھے سختی سے منع کیا تھا کہ بالکل بھی نیچے نہ آؤں۔۔اب اگر یہاں دیکھ لیا تو ناراض ہوں گے۔۔" اریزے نے مسکرا کر کہا۔

عدیل کو لے کر عنقا کے جو بھی خدشات تھے وہ سب ختم ہو چکے تھے۔وہ اریزے کو مطمئن دیکھ کر اب خود بھی مطمئن تھی،وہ عدیل کی پرسنیلٹی کو اچھی طرح سمجھ چکی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ اِسے عجیب بھی نہیں لگتا تھا۔۔ بلکہ اب تو وہ اس کی شخصیت سے بہت متاثر تھی۔اس کا ریزرو سا رویہ،اپنے جذبات اپنی بیوی تک محدود رکھنے کی عادت، فضول گوئی سے اجتناب اور مزاج کی سنجیدگی اور رعب، اسے بھانے لگا تھا۔اس کی نظر میں مردوں کو ایسا ہی ہونا چاہیے تھا۔۔اب تو اسے وہ مرد عجیب لگتے تھے جو اپنی کزنز، سالیوں اور دوسری لڑکیوں سے کھل کر مزاق کرتے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ تقریباً اس کا آئیڈیل بن چکا تھا، وہ عادل کو بھی اپنے بھائی جیسا بننے کا بولتی تھی۔

××××××

عنقا، احتیاط سے، اریزے کا ہاتھ پکڑ کر، اسے لے کر جا رہی تھی، وہ دونوں آخری سیڑھی پر تھیں کہ عنقا کو زوردار چھینک آئی، چھینک روکنے کی غرض سے، غیر ارادی ردِ عمل کے تحت، اس نے اپنا ہاتھ اریزے کے ہاتھ سے چھڑایا، یہ سب اتنا اچانک تھا کہ اریزے کا توازن بگڑا۔۔ !!

وہ تقریباً، عنقا کے سہارے ہی سیڑھیاں چڑھ رہی تھی کہ توازن بگڑنے پر خود کو سنبھال نہ پائی۔۔!!

😧😲

وہ تقریباً، عنقا کے سہارے ہی سیڑھیاں چڑھ رہی تھی کہ توازن بگڑنے پر خود کو سنبھال نہ پائی۔۔!!

اور لڑھکتی ہوئی نیچے کو گری، عنقا نے اپنی طرف سے، اسے بروقت تھامنے کی پوری کوشش کی تھی پر اس کی کوشش رائیگاں گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اس نے بے یقینی سے فرش پر پڑے، اریزے کے وجود کو دیکھا اور تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتے، اُس تک پہنچی، وہ جس قدر بے یقین تھی، عدیل اس سے کہیں زیادہ، شاکڈ تھا، اور اسی شاک کی کیفیت میں میں وہ عنقا سے پہلے اریزے تک پہنچا،

وہ حال ہی میں گزرے ان چند لمحوں کو ان کی تمام تر ہولناکیوں سمیت، اپنی آنکھوں سے بخوبی ملاحظہ کر چکا تھا۔

ایک تکلیف تھی، جو اسے، خود میں سرایت کرتی محسوس ہوئی، اس کی آنکھوں کے سامنے، اریزے بری طرح تکلیف سے مچل رہی تھی، اس کے درد کی شدت کا اندازہ اس کی چیخوں اور اس کے کراہنے کے کی آواز سے، اچھی طرح لگایا جاسکتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عدیل نے مزید وقت ضائع کیے بغیر اسے اٹھایا اور باہر کی طرف نکلا، عادل بھی اریزے کی چیخوں کی آوازیں سنتا وہاں آیا تھا، صرف ایک سیکنڈ میں وہ سارا معاملہ سمجھ چکا تھا، وہ بھی تقریباً بھاگتا ہوا کار پورچ کی طرف بڑھا اور عدیل کے کچھ کہنے سے پہلے ہی کار ان لاک کر کے، اسٹارٹ کر چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عنقا کے آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے، اریزے ابھی تک بری طرح تڑپ رہی تھی، درد کے مارے اسے اپنا سانس اکھڑتا محسوس ہوا، عدیل اس وقت خود کو بے حد، بے بس محسوس کر رہا تھا، اسے بے تحاشہ افسوس تھا کہ سب کچھ اس کی آنکھوں کے سامنے ہوا اور وہ کچھ نہیں کر پایا، وہ اسے بچا نہیں پایا۔

اس وقت اس کا دھیان، ذرا بھی عنقا کی طرف نہیں گیا۔۔ عنقا پر دھیان دینا تو دور کی بات۔۔ اسے تو اس وقت کسی چیز کا ہوش نہیں تھا۔۔ سوائے اریزے کے۔۔!!

××××××

اریزے کو فوراً ایمرجنسی میں لے جایا گیا، عنقا نے خود کو سنبھالتے ہوئے اپنے گھر انفارم کیا، عادل نے بھی فوراً اپنے مام، ڈیڈ کو کال کر کر کے سب کچھ بتایا، اب وہ عنقا کو تسلی دے رہا تھا، اور اریزے کے سارے کام، عدیل خود ہی، بھاگ بھاگ کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عادل نے اس کی ہیلپ کی کوشش کی پر اس نے یہ کہہ کر منع کیا کہ "وہ میری اریزے ہے، میں اس کے کام کر سکتا ہوں۔۔!!" عادل جانتا تھا، وہ اریزے کے معاملے میں کتنا جذباتی ہے۔۔اس لیے اس نے بحث نہیں کی۔

اب عدیل اکیلا ہی، اندر باہر ہو رہا تھا، نرسیں کبھی دواؤں کے لیے دوڑا رہی تھیں تو کبھی انجیکشنز لانے کیلئے، کبھی ڈاکٹرز اسے بلا رہے تھے تو کبھی وہ خود ہی آپریشن تھیٹر کے باہر بے چینی سے چکر کاٹ رہا تھا۔

اریزے اس وقت آپریشن تھیٹر میں تھی، اس کی حالت بہت پیچیدہ تھی، ڈاکٹرز پہلے ہی بتا چکے تھے کہ وہ اس وقت بے بی کو نہیں بچا سکتے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آنسو لڑیوں کی صورت میں عدیل کی آنکھوں سے جاری تھے۔وہ شاید اپنی زندگی میں پہلی بار رویا تھا۔وہ اریزے کے آنے سے زندگی میں پہلی بار، خوش بھی تو اتنا زیادہ ہوا تھا۔۔پر شاید یہ خوشی اسے راس نہیں آئی۔۔یا اس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی اپنی مدت پوری کر چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عنقا کے والدین سلیمان صاحب اور فہمیدہ بیگم بھی وہاں پہنچ چکے تھے۔ان کے آتے ہی عنقا بے قرار ہوتی، اپنی امی سے لپٹی تھی۔۔آنسو، اُس کے بھی شدت سے بہہ رہے تھے۔

سلیمان صاحب بھی بے حد پریشان تھے، انہوں نے عدیل کو تسلی تھی۔۔پر وہ کہاں مطمئن ہونے والا تھا۔

عدیل کو دیکھ دیکھ کر، عنقا مزید دُکھی ہوئی، اب تو وہ جانتی تھی ناں۔۔وہ عدیل کی اریزے سے والہانہ محبت پر یقین کر چکی تھی ناں۔۔اب تو اسے اچھے سے عدیل کے جذبات کا اندازہ تھا۔۔اس لیے اسے، عدیل کے لیے بھی تکلیف محسوس ہوئی۔۔اس کے چہرے پر تواتر سے بہتے آنسو، عنقا کے بھی گال بھگو رہے تھے۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مصطفیٰ صاحب اور ان کی بیگم کے تصور میں بھی نہیں تھا کہ ایسا کچھ ہو گا۔۔وہ دونوں بھی بری طرح شا کڈ تھے۔

تصور تو کسی نے بھی نہیں کیا تھا کہ ایسا کچھ ہو گا۔۔!!پر جو ہونا ہونا ہے۔۔اسے کون ٹال سکتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

××××××

ایک اضطراب تھا۔۔ایک بے چینی تھی، جس سے اس وقت وہ سارے گزر رہے تھے۔۔عدیل کی بھی یہی حالت تھی۔۔اوران سب سے کہیں بڑھ کر تھی۔۔!!اور عدیل کی یہ حالت۔۔عنقا کے لیے دیکھنا محال ہو گیا تھا۔۔!!

ایک تو اس کا اپنا احساسِ جرم۔۔۔جو اسے یہ ماننے پر مجبور کر رہا تھا کہ یہ سب اس کی وجہ سے ہوا ہے۔۔ پھر جو کچھ ہوا تھا۔۔اُس کی تکلیف علیحدہ تھی۔۔اور اوپر سے عدیل کی تڑپ۔۔شاید ان سب لوگوں میں سب سے زیادہ۔۔عنقا،اذیت میں تھی۔

ہر کوئی، مسلسل،اریزے کی عافیت کے لیے دعا گو تھا۔عدیل کا تو رواں رواں "دعا" بنا ہوا تھا۔

www.kitabnagri.com

زندگی میں پہلی دفع،اس نے اتنی شدت سے دعا کی تھی۔پر کچھ دعائیں ہوتی ہیں ناں۔۔جن کے مقدر میں قبولیت نہیں لکھی ہوتی۔۔کچھ دعائیں ہوتی ہیں ناں جو ادھوری رہ جاتی ہیں۔۔بس اُس کی دعا بھی انہی دعاؤں میں سے ایک تھی۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن ہماری یہ ادھوری اور قبولیت سے خالی دعائیں، بروزِ قیامت، ہمارے لیے ڈھیر سارے، اجر و ثواب کا ذریعہ بنتی ہیں، اس لیے ہمیں اپنے دل چھوٹا نہیں کرنا چاہیے۔

عدیل نے بھی دل چھوٹا نہیں کیا تھا۔۔بس وہ بار بار انکار کیے جا رہا تھا۔۔اسے ڈاکٹر کی بات پر یقین نہیں آ رہا تھا۔۔!!اور وہ چند لمحوں تک، ڈر اور خوف سے اریزے کی لاش کے قریب بھی نہیں گیا۔

اریزے کی موت ایک سچ تھا جسے وہ جھٹلانا چاہ رہا۔۔پر نہیں جھٹلا سکا۔۔باقی سب کے ساتھ ساتھ اسے بھی یقین کرنا پڑا۔۔اور جب اسے یقین آیا تو اس نے، اپنی زوردار دھاڑ سے، ایک لمحے کے لیے، سب کو ہی لرزا دیا تھا۔

اس کے بعد وہ خوب رویا۔۔۔!!جتنی شدت سے رو سکتا تھا رویا۔۔!!وہ تڑپا تھا۔۔وہ بری طرح مچلا تھا۔۔!!

×××××

اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کچھ دن تک تو وہ اپنا آپ بھلائے۔۔ اریزے کے غم میں گھلتا رہا۔۔ اور پھر اچانک وہ منظر۔۔ وہ اریزے کا گرنا اسے یاد آیا۔۔اُسے یاد آیا کہ وہ عنقا کی وجہ سے گری تھی۔

اسے احساس ہوا کہ اس کی اریزے کی موت کی ذمہ دار عنقا ہے اور پھر، اس کے وجود میں، انتقام کی آگ، سلگنے لگی۔۔!!

Posted On Kitab Nagri

"میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں۔۔!! ظالم عورت۔۔!! تم نے مجھ سے، میری اریزے کو چھینا ہے۔۔ "!!

اس نے غصے سے آگ بگولا ہوتے ہوئے، اپنے تصور میں عنقا کو مخاطب کیا۔۔۔اور ایک بار پھر تڑپ کر رو دیا۔

😜

اس نے غصے سے آگ بگولا ہوتے ہوئے، اپنے طور میں عنقا کو مخاطب کیا۔۔۔اور ایک بار پھر تڑپ کر رو دیا۔

×××××

اب وہ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، بے چینی سے، بس یہی سوچتا تھا کہ آخر کیسے وہ اپنا انتقام لے۔۔!! کیسے اپنے اندر جلتے الاؤ کو تسکین پہنچائے۔۔!!

Posted On Kitab Nagri

اس کا خیال تھا کہ وہ عنقا سے انتقام لے کر ہی پُر سکون ہو پائے گا۔۔!!اسے گمان تھا کہ اُسے،اس کا سکون عنقا میں ملے گا۔۔!!

یہ تو وقت نے بتانا تھا کہ ،وہ اپنی سوچ،اپنے دعوے میں سچا ہے یا نہیں۔۔!!درست ہے یا نہیں۔۔!! اگر سچا ہے،درست ہے تو کس طرح۔۔؟؟اگر غلط ہے تو کس طرح۔۔؟؟

××××××

عدیل نے،اس کے لیے بہت سی سزائیں سوچیں پر اُسے، عنقا کے لیے کوئی معقول سزا نہیں مل کے دی۔

وہ ابھی بھی۔۔ مسلسل۔۔ غضب ناک سے تیور لیے اسی کے متعلق سوچ رہا تھا کہ اس کے ذہن میں ایک ترکیب آئی،اسے ایک طریقہ سُوجھا،اس ایک مکروہ سی مسکراہٹ اس کے چہرے پر نمودار ہوئی۔

ساتھ ہی،اس کے تاثرات تلخ ہوئے،اس کے انداز میں ایک عجیب کڑواہٹ ابھری۔ذہن شیطان کی شاگردی میں پناہ لینے لگا اور پھر اس نے وہ کرنے کی ٹھانی جو اسے نہیں کرنا چاہیے تھا۔

اس نے وہ کرنے کا سوچا جو اسے سوچنا بھی نہیں چاہیئے تھا۔۔!!

Posted On Kitab Nagri

"تیار رہو۔۔ لڑکی۔۔!! تم نے مجھ سے میری محبت چھینی ہے ناں۔۔!! میں بھی تمہارا کارنامہ تم پر لوٹاؤں گا۔۔!! میں بھی وہی کروں گا جو تم نے کیا۔۔"!!

وہ شدت کا غضب لیے، اپنے خیالوں میں ہی، اُسے، اُس کی زندگی تباہ کرنے کا عندیہ دے گیا۔

××××

اس کا دماغ تیزی سے چل رہا تھا۔۔ وہ اپنے فیصلے پر ملنے والے متوقع ری ایکشنز کے متعلق سوچ رہا تھا، نتائج کا اندازہ لگا رہا تھا اور اُن نتائج کی بنیاد پر، اپنے فیصلے پر عمل درآمد کے مختلف طریقوں پر بھی غور کر رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بہت سوچ بچار کرنے کے بعد وہ اپنی جگہ سے اٹھا، فوراً اپنے کمرے سے باہر نکلا اور چِلا چِلا کر، اپنے مام دینے لگا۔

رات کے ایک بجے کا وقت تھا، اس کے مام ڈیڈ سمیت عادل بھی ہڑبڑاتا ہوئے اپنے روم سے باہر نکلا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہوا بیٹا۔۔؟؟"اس کی مام نے پریشانی سے پوچھا۔

"مجھے آپ دونوں سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔!!"لہجہ سرد تھا،

"ایسی کونسی ضروری بات ہے جو تم نے ایک دم اُدھم ہی مچا دیا۔۔!!"مصطفیٰ صاحب کو اس کا چیخنا بہت برا لگا تھا۔

عدیل نے اپنے ڈیڈ کی بات پر کوئی دھیان نہیں دیا،اس نے سرد مہری سے،عادل پر نظریں گاڑھے، پھر سے اپنا جملہ دہرایا،"مجھے آپ دونوں سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔!!"اس بار وہ، "آپ دونوں"پر زور دیتے ہوئے بولا۔

اس کا عجیب سا رویہ،عادل کی سمجھ سے باہر تھا۔
اس نے سوچا کہ ہوگی کوئی پرائیویٹ بات۔۔!!اس لیے سر جھٹکتے،وہ وہاں سے چلا گیا۔

"بولو۔۔کیا مسئلہ ہے۔۔!!"مصطفیٰ صاحب کو اس کے رویے پر غصہ آرہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرے خیال سے بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔۔"وہ مسلسل، سسپینس بڑھاتا جا رہا تھا۔

اس کا سرد، سپاٹ اور کاٹ دار لہجہ، فوزیہ بیگم کو تشویش میں مبتلا کر رہا تھا۔

عدیل اپنی بات کہتا،۔لاونج کی جانب بڑھا۔فوزیہ بیگم کو تو ہول اٹھ رہے تھے کہ اتنی رات گئے، اس کو ایسی کیا ضروری بات یاد آگئی۔۔!!

مصطفٰی صاحب اور فوزیہ صاحب بھی اس کے پیچھے چل دیے۔

××××

وہ لاونج کے صوفے پر آکر بیٹھا۔اس کے تاثرات تلخ سے تلخ تر ہوتے جا رہے تھے۔اس نے اس وقت اپنا ایک اور گنہگار بھی ڈھونڈ لیا تھا، جس کی وجہ سے، اسے اپنے فیصلے پر تھوڑی سی جو شرمندگی تھی، وہ بھی کہیں غائب ہوگئی۔۔!! اسے کچھ دیر پہلے، تھوڑا سا گلٹ محسوس ہوا تھا کہ وہ جو کرنے جا رہا ہے۔۔ سراسر غلط ہے۔۔ !!

لیکن اب، اپنا نیا گناہگار تلاشنے کے بعد، وہ خود کو حق پر ہونے کی تسلی دے چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے مام ڈیڈ،اس کے کچھ بولنے کے انتظار میں بیٹھے تھے۔۔ جبکہ وہ اپنے ہی انتقامی خیالات میں، گھرا، مسلسل جھلس رہا تھا۔

"بیٹا کچھ بولو بھی۔۔"فوزیہ بیگم نے پریشانی سے کہا۔

"مجھے عنقا سے شادی کرنی ہے۔۔!!"اس کا لفظ لفظ،وحشت سے بھرپور تھا۔

اس کے مام ڈیڈ بے یقینی سے اسے دیکھ رہے تھے۔فوزیہ بیگم شاکڈ تھیں،ان کو سمجھ ہی نہیں آیا کہ اس نے آخر کہا کیا ہے۔۔!!یا شاید وہ سمجھنا نہیں چاہتی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مصطفیٰ صاحب کو تو اس کی عقل پر شک ہوا۔۔!!

وہ دونوں حیران و پریشاں، آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

عدیل کو ان کے رد عمل، ان کے حیرت زدہ ہونے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی اس لیے۔۔وہ ان کی حالت سے بے نیاز، نظریں زمین پر گاڑھے، ان کے جواب کا انتظار کر رہا تھا۔

"دماغ تو صحیح ہے تمہارا۔۔!!" مصطفیٰ صاحب، جیسے ہوش میں آئے تھے۔

"جی ڈیڈ۔۔میں بالکل نارمل ہوں۔۔!!" عدیل نے، ان کا غصہ، خاطر میں لائے بغیر، سختی سے جواب دیا۔

"دیکھیں۔۔اگر آپ لوگوں نے انکار کیا، یا میری بات نہ مانی تو میرے پاس اور بھی بہت سے طریقے ہیں۔۔اور سن لیں۔۔!! پھر انجام کی ساری ذمہ داری، آپ لوگوں پر ہو گی۔۔!!" اس نے تلخی سے دھمکی دی۔

فوزیہ بیگم کو تو اس سے، اس کے ارادوں سے خوف محسوس ہوا۔ "بیٹا۔۔تم جانتے ہو۔۔وہ تمہارے بھائی کے ساتھ منسوب ہے۔۔پھر بھی۔۔؟؟" انہوں نے تکلیف بھرے لہجے میں پوچھا۔۔
انہوں نے اس کی، ایسی تربیت تو نہیں کی تھی کہ وہ ایسی گری ہوئی حرکت کے متعلق سوچا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے کچھ نہیں سننا۔۔!! آپ لوگ بتائیں کہ آپ میری ہیلپ کریں گے یا نہیں۔۔؟؟ "

"نہیں" جواب، مصطفیٰ صاحب کی طرف سے آیا تھا۔

جسے سنتے ہی، عدیل نے اپنی پینٹ کی پاکٹ سے، آٹھ انچ کا، تیز دھار والا چاقو نکالا، اور لمحے کی دیر کئے بغیر، اپنی کلائی پر رکھ کر، بے رحمی سے اپنی نبض کو چیر ڈالا۔

خون کی دھاریں، ابل ابل کر باہر نکلیں، اور اس کے کپڑوں سمیت سارا فرش اس کے خون سے رنگین ہوا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اس کے مام ڈیڈ، چند لمحوں کے لیے تو شدید سکتے میں آئے۔۔ وہ آنکھیں پھاڑے، اپنی تکلیف کو برداشت کرتا،ان کے حیران چہروں کو تک رہا تھا۔

Kitab Nagri

وہ دونوں بیک وقت اس کی طرف بڑھے، فوزیہ بیگم کے انداز میں تڑپ،اور مصطفیٰ صاحب کے انداز میں شدید غضب تھا۔

انہیں،اپنے بیٹے سے ایسی بیوقوفی کی امید نہیں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کوئی ضرورت نہیں ہے میرے قریب آنے کی،" وہ بری طرح چلایا تھا، درد اس کی برداشت سے باہر ہوتا جا رہا تھا۔۔۔ مگر وہ پھر بھی ڈھیٹ بنا، سہہ رہا تھا۔

کوئی ضرورت نہیں ہے میرے قریب آنے کی،" وہ بری طرح چلایا تھا، درد اس کی برداشت سے باہر ہوتا جا رہا تھا۔۔۔ مگر وہ پھر بھی ڈھیٹ بنا، سہہ رہا تھا۔

"تم جو مرضی ڈرامے کر لو میں تمہیں، ایسی گندی حرکت کرنے کی بالکل اجازت نہیں دوں گا۔۔" مصطفیٰ صاحب اس کے باپ تھے، انہوں نے دگنی ہٹ دھرمی سے کہا۔

"کچھ تو خیال کریں بچے کی حالت کا، کیسے باپ ہیں آپ۔۔!!" فوزیہ بیگم تڑپ کر بولیں،

"کیا خیال کروں میں اس کا، آپ نے اس کی حرکت نہیں دیکھی۔۔؟؟" مصطفیٰ صاحب بھڑکے۔

Posted On Kitab Nagri

اب، خون، نسبتاً، ذرا آہستگی سے بہہ رہا تھا، عدیل کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں وہ تقریباً بے ہوش ہونے کو تھا۔

"حد ہے مصطفیٰ۔۔!! میرا بچہ یہاں مرنے کو ہو رہا ہے، اور آپ کو اپنے غصے کی پڑی ہے۔۔!! عادل۔۔!! عادل!!" وہ زور سے چلائیں۔

عادل بھاگتا ہوا وہاں آیا، اس سے پہلے وہ اپنے کمرے میں تھا، اس نے عدیل کی کہی گئی باتیں نہیں سنی تھی اس لیے، فی الوقت وہ لاعلم تھا۔
اور عدیل کی حالت دیکھ کر، اسے زبردست جھٹکا لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اُس میں مزید مزاحمت کرنے کی سکت نہیں تھی، وہ بے ہوش چکا تھا، اس لیے، فوزیہ بیگم نے سب سے پہلے، اپنے دوپٹہ اس کے بازو سے باندھ کر خون کا بہاؤ روکنے کی کوشش کی، فرسٹ ایڈ باکس تو ان کے گھر تھا نہیں کیوں کہ کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی، اور نہ ہی احتیاطاً رکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی، اس لیے اس وقت دوپٹے سے کام چلایا۔

Posted On Kitab Nagri

عادل اور مصطفیٰ صاحب نے بڑی مشکل سے ،اسے اٹھا کر گاڑی میں ڈالا۔

××××××

فوزیہ بیگم ،بہت بے چینی سے ہاسپٹل کی راہداری میں ، یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہی تھیں۔

عدیل ابھی تک بے ہوش تھا، خون زیادہ بہنے کی وجہ سے اس کی حالت بہت خراب تھی، عادل اس کے لیے خون کا انتظام کرنے کے لیے دوڑیں لگا رہا تھا، عدیل کا بلڈ گروپ ، سب گھر والوں سے مختلف تھا اس لیے وہ بھی اسے بلڈ ڈونیٹ نہیں کر سکے۔

وہ ابھی تک نہیں عدیل کی اس حالت کے پسِ منظر کے متعلق بے خبر تھا، اس لیے، پورے خلوص سے، اس کے لیے بھاگ دوڑ کر رہا تھا۔

مصطفیٰ صاحب، وہیں کاریڈور میں بچھے، بینچ پر بیٹھے، پریشانی سے سوچنے پر مجبور تھے کہ کیا کریں اور کیا نہ کریں۔

Posted On Kitab Nagri

ایک طرف ضمیر تھا تو ایک طرف، جان سے عزیز بیٹا۔۔وہ شدید کشمکش میں تھے اور بالآخر، کچھ دیر اسی شش و پنج میں مبتلا رہنے کے بعد انہوں نے حتمی فیصلہ کیا۔

×××××

اللہ اللہ کر کے عدیل کی حالت سنبھلی، اسے ہوش آ چکا تھا، اس وقت صبح کے چار بج رہے تھے، فجر ہونے کو تھی، اس کے ہوش میں آتے ہی فوزیہ بیگم نے اسے دیکھنے سے پہلے ہی پریئر ہال میں جا کر شکرانے کے نفل ادا کیے۔

×××

"شکر الحمدللہ بھائی۔۔!! آپ کو ہوش تو آیا، ورنہ آپ نے تو ڈرا ہی دیا تھا۔۔!! ویسے اب تک میں نے کسی سے پوچھا نہیں۔۔!! کیسے ہوا یہ سب۔۔؟؟" عادل نے اپنے پیارے سے لہجے میں پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

عدیل نے اس کی تقریر سن کر دوسری طرف منہ پھیرا۔

"کیا ہوا بھائی۔۔؟؟آپ ناراض ہیں مجھ سے؟؟"اس نے پریشانی سے پوچھا۔

عدیل، ہنوز خاموش رہا،اس کے ماتھے پر غصہ ابھرتا دکھائی دیا۔
"قاتل کہیں کا۔۔!!یہ بھی میری اریزے کا قاتل ہے۔۔!!یہ اگر اس دن اپنی منگیتر کو وہاں نہ لاتا تو، وہ اس سے ملنے کے لیے نیچے نہ آتی،نہ ہی واپس جاتے ہوئے گرتی۔۔نہ ہی مجھ سے اتنا دور جاتی۔۔!!"
وہ سختی سے لب بھینچے، یہ فضول اور بے تکی باتیں سوچتا گیا۔"

عادل،اس کے رویے سے ابھی تک پریشان تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

××××××

نفل ادا کرنے کے بعد، فوزیہ بیگم، عدیل کے پاس آئیں،اور اس کے قریب،اسی کے بیڈ پر بیٹھیں۔
انہیں دیکھ کر، عدیل، اپنا رخ دوسری طرف پھیر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیسا ہے میرا بیٹا اب۔۔؟؟"انہوں نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا۔

"یہ آپ اپنی جھوٹی کیئر، اپنے پاس رکھیں۔۔!!"اس نے بدتمیزی سے کہا۔

اس وقت، اس پر، بے تحاشہ جہالت سوار تھی، جس کا اظہار وہ بار بار۔۔اپنی حرکتوں کے ذریعے کر رہا تھا۔

فوزیہ بیگم کو، اس کے رویے پر تکلیف ہوئی پر انہوں نے در گزر کرتے ہوئے پیار سے کہا،

" بیٹا۔۔اب تم ایسے بات کرو گے اپنی ماں سے۔۔"

"مام۔۔!!مام۔۔!! پلیز کچھ کریں ناں۔۔!!"وہ ایک دم بدلا تھا۔۔آنسو، اس کی آنکھوں سے جاری ہوئے۔

فوزیہ بیگم اس کے یک دم بدلنے پر حیران ہوئیں۔

Posted On Kitab Nagri

"مام۔۔!!مجھے وہ چاہیئے۔۔!!آپ لا کر دیں مجھے۔۔!!مجھے عنقا چاہیے۔۔!!"وہ کسی عجیب احساس کے تحت بولا،وہ مزید شدت سے رویا۔۔بری طرح بلک رہا تھا۔۔

فوزیہ بیگم کو اس کے رویے سے لگا کہ شاید اسے، عنقا میں اریزے نظر آتی ہو گی۔۔!!شاید وہ اس لیے اس کے لیے تڑپ رہا ہے۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

جبکہ اس کے آنسو تو اریزے کے لیے تھے۔۔ اور وہ اپنے انتقام کی حسرت میں رو یا تھا، وہ تو عنقا کو تڑپانے،اسے ستانے کے لیے تڑپ رہا تھا۔

فوزیہ بیگم کو بھی،اس کی حالت دیکھ کر رونا آرہا تھا۔

"مام۔۔!! مجھے عنقا کو سے شادی کرنی ہے۔۔!! مجھے وہ چاہتے۔۔!!" وہ ایک بار پھر بلک کر،تڑپ کر بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس کے الفاظ،عادل کی سماعتوں پر کسی، تلوار کی طرح حملہ آور ہوئے۔

وہ اپنے اور اپنی مام کے لیے چائے کے کپ لے کر کمرے میں داخل ہوا تھا کہ عدیل کے لفظوں نے اس کے قدم وہیں روک دیے۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی ہمت نہیں ہوئی کہ وہ آگے قدم بڑھاتا۔۔وہ سکتے میں تھا۔۔اسے یقین نہ آیا کہ جو کچھ اس نے سنا وہ سب سچ میں کہا گیا ہے۔۔وہ بے یقین تھا کہ اس کا بھائی ایسا کیسے سوچ سکتا ہے۔۔!!

😲

وہ بے یقین تھا کہ اس کا بھائی ایسا کیسے سوچ سکتا ہے۔۔!!

وہ کچھ کہے سنے بنا، الٹے قدموں وہاں سے لوٹ گیا، اس کی ہمت نہیں ہوئی کہ وہ کچھ دیر مزید وہاں رک پاتا، اور باہر جا کر تو جیسے اس کا دل ڈوب ہی گیا۔

اسے اپنے بدن سے روح نکلتی محسوس ہوئی،

مصطفیٰ صاحب، سلیمان صاحب، ان کی بیگم، عنقا،

مولوی صاحب اس اور دو مزید لوگوں کے ہمراہ، عدیل کے کمرے کی طرف آ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

عنقا، اس مجمعے میں، سب سے پیچھے، اپنی امی کے ساتھ، گردن جھکائے، بہت سے آنسو بہاتی، مرے مرے قدموں سے چلتی ہوئی آرہی تھی۔

اس کی نظریں زمین پر، اس توجہ سے مرکوز تھیں کہ اسے ارد گرد کی خبر تک نہ ہوئی، اسے پتہ ہی نہ چلا کہ وہ عادل کی ایک سائیڈ سے ہو کر گزری تھی۔

پر عادل۔۔!! وہ بے خبر نہیں تھا۔۔!! اسے سب نظر آرہا تھا۔۔!! اور ہر نظر آنے والی چیز نے اسے اندر تک دُکھایا تھا، ہر سنائی دینے والے لفظ نے اس کا مان توڑا تھا، اسے یقین نہ آیا کہ سب کے سب کیسے عدیل کے غلط فیصلے میں اس کا ساتھ دے سکتے ہیں۔۔!!

چلو سب نے کیا سو کیا۔۔!! لیکن عنقا۔۔وہ کیسے ان سب کا ساتھ دے سکتی تھی، وہ تو عادل کو اچھے سے جانتی تھی ناں، اسے بھی اس پر ترس نہیں آیا۔

وہ تو جانتی تھی کہ عادل کتنی شدت سے اسے چاہتا ہے، بھلا وہ، اس کے ساتھ، کیسے اتنا بڑا ظلم کر سکتی تھی۔۔!! عادل شدت سے مچلا تھا، اور اسی شدت سے، وہ اپنے ہاتھ میں موجود دونوں کپ، قریب بچھے، بینچ پر رکھ کر، اس مجمعے کے پیچھے لپکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کمرے میں اتنے سارے نفوس کو داخل ہوتا دیکھ کر، عدیل یک دم ٹِھٹکا تھا،اسے تو یقین نہ آیا کہ اس کی مرادا تنی جلدی پوری ہو گئی تھی۔

پھراس کی نظر گھومتی ہوئی اپنے ڈیڈ تک آئی، کیا کچھ نہ تھا ان کے چہرے پر، غصہ ،دُکھ ،بے بسی اور سب سے بڑھ کر اپنا ضمیر مارنے کی تکلیف، بیٹے کی خاطر خود غرض بن کر، کسی کی بیٹی کی خوابوں کا جنازہ نکالنے کا درد۔۔!!

ہر جو بھی تھا۔۔وہ عدیل کو متاثر نہ کر پایا۔۔!!وہ تو بس اپنی جیت کی خوشی میں خوش تھا۔۔!!
وہ عنقا کو مسلسل روتا پا کر بے حد مسرور ہوا۔۔!!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آہ۔۔!!چلو اچھا ہے۔۔ابھی سے آنسو بہانا شروع کر دیے۔۔!!آگے کے لیے تھوڑی پریکٹس بھی ہو جائے گی۔۔۔!!اور میرے دل کو تو ویسے ہی بہت سکون ملنا ہے۔۔!!"اس نے سفاکیت سے سوچا۔

××××

Posted On Kitab Nagri

"مولوی صاحب نکاح شروع کرائیں۔۔!!" مصطفٰی صاحب کی سرد سی آواز نے خاموشی میں ارتعاش پیدا کیا۔

"کس کا نکاح۔۔!!" عادل نے تڑپ کر دبی سی آواز میں احتجاجی لہجے میں کہا۔

"میرا نکاح۔۔!!" عدیل نے ڈھٹائی سے، تلخ لہجے میں جواب دیا۔

عنقا نے عدیل کا جواب سن کر، اسی تڑپ سے، عادل کی طرف دیکھا۔۔اور پھر نظریں نیچی کر لیں۔۔ اس میں ہمت نہیں تھی کہ وہ اس وقت اسے دیکھ پاتی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کیوں کہ اس کا مسئلہ تھا کہ وہ اسے صرف دیکھتی نہیں تھی۔۔۔بلکہ وہ اسے محسوس کرتی تھی۔۔اور اس وقت جو اس نے، عادل کے چہرے پر اپنی نظر ڈال کر محسوس کیا تھا، وہ اپنے اُس احساس کی تاب نہ لا پائی۔۔اس میں سکت نہیں تھی کہ وہ مزید، اُس کی طرف دیکھ پاتی۔

Posted On Kitab Nagri

وہاں بیٹھا کسی دوسرے بندے نے عادل کے سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔۔شاید وہ بھی اس حالت میں نہیں تھے کہ اس سے آنکھیں ملا پاتے۔

سب کا یہ انجان رویہ، سب کا اسے نظرانداز کرنا۔۔سب کا یہ سلوک۔۔اس کے ناقابل برداشت تھا۔

اسے محسوس ہوا کہ اس وقت یہاں اس کی بات، اس کا وجود کس قدر بے معنی ہے۔۔اسے محسوس ہوا کہ یہاں احتجاج کرنا بالکل بے فائدہ ہے۔۔ !!

مصطفیٰ صاحب کے دوبارہ اشارے پر نکاح شروع ہو چکا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایک پھانس سی اس کے دل میں چبھی تھی۔

وہ بھلا کہتا تو کیا کہتا۔۔؟؟ کرتا تو کرتا؟؟ وہ کیسے روکتا۔۔!! یہاں تو کوئی بھی، اسے اہمیت دینے کو تیار نہ تھا۔۔یہاں تو سب ایک طرف تھے۔۔یہاں کون اسے سمجھتا۔۔!! کون اسے سنتا۔۔!!

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنے ڈوبتے دل اور تکلیف سے نکلتی بے ہنگم سانسوں کو ہموار کرتا، وہاں سے اٹھا اور باہر کو چل دیا، اس میں ہمت نہیں تھی کہ وہ ان دونوں کا ایجاب و قبول سن پاتا۔

×××××

عجب تیزی تھی اس کی رفتار میں۔۔!!

وہ انتہا درجے کی تیزی سے قدم اٹھاتا ہاسپٹل سے نکلا۔۔اور مسلسل چلتا گیا۔۔آنکھیں بار بار آنسوؤں سے بھر رہی تھیں، جنہیں وہ بار بار ہتھیلی کی پشت سے مسل کر صاف کرتا۔

×××××

جس وقت عادل، عدیل کے بلڈ ارینج کرنے میں مصروف تھا اس وقت ڈاکٹر نے بتایا تھا کہ اُس کی حالت بہت خراب ہے، اگلے آدھے گھنٹے تک خون نہ ملا تو اس کا بچنا بہت مشکل ہو جائے گا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی بگڑتی حالت نے مصطفیٰ صاحب کو اس کے حق میں فیصلہ کرنے پر مجبور کیا تھا، اس لیے وہ فیصلہ کرتے ہی وہاں سے غائب ہوئے، سلیمان صاحب کے گھر گئے۔

اُن کے، اتنی رات گئے آنے پر تو ویسے ہی سلیمان صاحب کو اچھنبھا ہوا تھا اوپر سے ان کی ساری بات سن کر وہ مزید پریشان ہوئے۔

مصطفیٰ صاحب نے ہاتھ جوڑ کر اپنے بیٹے کی زندگی کے لیے ان کی بیٹی کا ہاتھ مانگا جسے وہ رد کر دیتے مگر مصطفیٰ صاحب کی بے بسی دیکھتے اور اپنی سالوں پرانی تکلیف کو یاد کرتے انہوں نے ہاں کر دی۔
انہوں نے اپنی بیوی سے پوچھا تو وہ بھی تھوڑے تردد کے بعد، بالآخر مان گئیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انہوں نے بھی کئی سال پہلے اپنا بیٹا کھویا تھا، خیر ان کا بیٹا تو بلڈ کینسر کی وجہ سے فوت ہوا تھا مگر مرا تو تھا ناں۔۔تکلیف انہیں بھی وہی ہوئی تھی جس کا خدشہ لیے، مصطفیٰ ان کے ہاں، آئے تھے۔

بہت سے دوسرے والدین کی طرح جو اپنی بچیوں کو دنیا جہان کی آزادی دیتے ہیں لیکن شریک حیات چننے کا حق ہڑپتے ہیں، انہوں نے بھی، عنقا سے یہ حق ہڑپنے کی ٹھانی، اس کو جگا کر سب کچھ بتایا، بس

Posted On Kitab Nagri

فرق یہ تھا کہ انہوں نے اپنا فیصلہ غصے اور غضب کے زور پر نہیں بلکہ ایمو شنل بلیک میلنگ کے ذریعے، اس پر تھوپا۔اور نجانے کیا کچھ کہہ کر۔۔کیا کچھ کر کے اسے منایا۔

اگلی بھی پتہ نہیں کیسی حالت میں تھی، کیا محسوس کر رہی تھی کہ اس سے انکار ہو ہی نہیں پایا۔۔کوئی اندرونی طاقت تھی جس نے اس سے ہاں کروائی تھی۔

پر جو بھی تھا۔۔وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کی رضامندی درحقیقت اُسی کی رضامندی تھی۔۔فی الوقت، وہ بس اتنا جانتی تھی کہ اس کے خواب ٹوٹے تھے۔۔جو وہ ایک عرصے سے سجاتی آئی تھی،اور بہر حال یہ مرحلہ اذیت کا تو تھا ہی، باقیوں کی طرح اس کی حالت بھی انتہائی دردناک تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اور بہر حال یہ مرحلہ اذیت کا تو تھا ہی، باقیوں کی طرح اس کی حالت بھی انتہائی دردناک تھی۔

×××××

Posted On Kitab Nagri

عنقااور عدیل کا نکاح ہو چکا تھا اس کے بعد عنقا واپس اپنے گھر چلی گئی۔

عدیل ہاسپٹل سے ڈسچارج ہونے کے بعد پہلی فرست میں ہی اپنے مام ڈیڈ کے ساتھ عنقا کے گھر گیا، جس خاموشی اور سادگی سے نکاح ہوا، اس سے کہیں زیادہ سناٹے میں اس کی رخصتی بھی کی گئی، کیوں کہ اریزے کا دُکھ ابھی تازہ تھا۔ان کے گھر کی فضا ابھی تک سوگوار تھی۔

عادل کا تو جیسے گھر سے اور گھر والوں نے ناطہ ہی ٹوٹ چکا تھا۔۔وہ صبح سویرے اٹھ کر تیار ہوتا، یونی جاتا اور واپس آنے کے بعد بھی آوارہ گردیوں میں مصروف رہتا، حتیٰ کہ وہ عنقا کی رخصتی میں بھی شریک نہ ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عدیل کو اس کی حالت بہت مزہ دے رہی تھی، کیوں کہ اس کی انتقامی سوچ ابھی تک برقرار تھی۔

مام، ڈیڈ نے بھی عادل سے اس سلسلے میں کوئی گفتگو نہ کی، وہ بھلا کہتے تو کیا کہتے۔۔؟؟ کس منہ سے اس کا سامنا کرتے۔۔!! ایک بیٹے کی خاطر دوسرے کا دل اجاڑ چکے تھے، اب ان میں حوصلہ نہ تھا کہ وہ اس کا

Posted On Kitab Nagri

سامنا کر پاتے۔۔ سو انہوں نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا۔۔ وہ کوشش میں تھے کہ اپنے اندر ہمت جمع کر پائیں، اور اپنے چھوٹے لاڈلے کو منا سکیں۔۔ !!

××××××××

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

عدیل اسے اپنے گھر لا چکا تھا، وہ اس کے کمرے میں سُکڑی سمٹی، بیڈ کی ایک طرف کو ٹانگیں لٹکائے بیٹھی تھی۔

دل بری طرح دُکھ رہا تھا، اسے اس وقت اپنے آپ سے نفرت محسوس ہو رہی تھی اور دل چاہ رہا تھا کہ عدیل کو تو کچا چبا جائے۔

وہ جو تھوڑی بہت اریزے کی وجہ سے اس کی عزت کرتی تھی، اب وہ بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس لیے تو اس نے سوچا تھا کہ وہ اسے کبھی وہ عزت نہیں دے گی جس کا وہ حقدار ہو گا، وہ اسے اریزے کی طرح "آپ" بھی نہیں کہے گی۔۔ !!

اپنی طرف سے، عدیل سے بدلے لینے کی بے ضرر سی تدبیریں، اس کے ذہن میں آتی جا رہی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی وہ اپنی سوچوں میں مگن تھی کہ عدیل وہاں آیا۔

وہ انداز میں وحشت، آنکھوں میں قہر لیے اس کی طرف بڑھا، عنقا بری طرح سہمی تھی۔عدیل نے اپنی سخت انگلیوں کو اس کے چہرے کی طرف بڑھایا، اور اس کا منہ سختی سے اپنی انگلیوں کی گرفت میں لے کر اسے کھڑا کیا، اس نے بچاؤ کے لیے اپنے ہاتھ سے اُس کا ہاتھ ہٹانا چاہا لیکن بے سود۔۔!!

عدیل نے اسے دیوار کی طرف دھکیلا، عنقا کی کمر بری طرح دیوار سے لگی تھی اور سر لگتے لگتے بچا تھا، وہ کچھ بول بھی نہیں پا رہی تھی، اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے اور عدیل کی انگلیاں بھگونے لگے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عدیل سفاکیت سے گویا ہوا۔۔
" میری بیوی کو مارا ہے ناں تم نے۔۔!!! ڈائن ہو تم ڈائن۔۔!! تم نے مجھ سے میری اریزے چھینی ہے۔۔!! جیسے تم نے اس کو مارا، میں بھی تمہیں ماروں گا۔۔"
اس وقت، وہ بالکل پاگل لگ رہا تھا،

Posted On Kitab Nagri

وہ تو وہ عدیل تھا ہی نہیں جس کی میچورٹی، سمجھداری اور حقیقت پسند طبیعت کو سب سراہتے تھے۔
وہ نجانے کیا بن گیا تھا کہ ایک حقیقت نہیں سہہ پایا، ایک سچ برداشت نہیں کر پایا۔

منہ پر گرفت گہری ہونے کے باعث وہ کچھ بول بھی نہیں پا رہی تھی۔۔اور بس مسلسل، اسل ہاتھ ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی جو بار بار ناکام ہی رہی۔

اس کے چہرے پر گہرے ہوتے، تکلیف کے آثار، عدیل کو سکون پہنچا رہے تھے، جو کہ محض وقتی سکون تھا۔

عدیل کا پاگل پن بڑھتا جا رہا تھا، وہ اپنے ہاتھ اس کے چہرے سے ہٹا کر گردن تک لے کر گیا اور شدت سے دبوچا، عنقا کے روکنے پر، مزاحمت کرنے پر، مزید سخت ردعمل دیا اور جب عنقا تقریباً بے ہوش ہونے کو تھی اس وقت، وہ اسے بیڈ پر پٹخ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

وہ بری طرح سسک رہی تھی، اس نے پہلی مرتبہ اتنا وحشیانہ سلوک سہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر وہ، یونہی بیڈ پر پڑی رہی اور پھر ہمت کر کے اٹھی، واشروم گئی، ہاتھ منہ دھوئے اور اپنا حلیہ درست کیا۔

وہ چاہتے ہوئے بھی اپنے آنسو نہیں روک پا رہی تھی، ہر گزرتے لمحے کے ساتھ، اس کے دل میں عدیل کے لیے نفرت مزید بڑھتی جا رہی تھی۔

"جاہل انسان، بدتمیز، پاگل، شرم نہیں آتی۔۔!!واقعی جاہل ہے یہ جاہل۔۔!!"اس نے روتے ہوئے سوچا۔

"توبہ۔۔اللہ جی۔۔!!ابھی اگر وہ تھوڑی دیر اور تک مجھے نہ چھوڑتا تو میں مر ہی جاتی۔۔!!"اس نے اپنے گلے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے جھرجھری لی۔

"اوہ۔۔خدایا۔۔!!اب میں کیا کروں، دو دن اس جاہل، جنونی کے ساتھ رہی تو یہ تو مجھے مار ہی ڈالے گا۔۔!!نہیں نہیں۔۔!!یہ مجھے ایسے نہیں مار سکتا۔۔۔!!مجھے اس کو روکنا ہو گا۔۔!!ہاں روکنا ہی

Posted On Kitab Nagri

ہو گا۔۔۔!!کسی بھی طرح۔۔!!ورنہ یہ تو مجھے سچ مچ ہی مار دے گا۔۔!!"اس نے دبی دبی سی سسکیاں لیتے ہوئے سوچا۔۔

اور اگلے لمحے اپنی بے بسی کا خیال کرتے۔۔۔اس کی سسکیاں پھر سے بلند ہوئیں۔
نجانے کتنی دیر وہ یونہی سسکتی رہی اور کوئی پوچھنے تک نہ آیا۔

××××××

،اُس کی روتے روتے کب آنکھ لگی، اسے پتہ ہی نہ چلا۔۔وہ جب اٹھی تو رات کا وقت تھا، اس نے یہاں وہاں دیکھا تو کوئی نہ تھا اور کمرے کا سکوت بھی برقرار تھا۔۔جس کا صاف مطلب یہ تھا کہ وہ وحشی ابھی تک دوبارہ کمرے میں نہیں آیا تھا۔

www.kitabnagri.com

اسے اس وقت کچھ بھوک محسوس ہوئی، کچن کا تو اسے پتہ ہی تھا۔۔اور وہ جانتی تھی کہ اس وقت ملازمہ وہاں موجود نہیں ہو گی، اس لیے وہ خود ہی کچھ کھانے پینے کے لیے اٹھی۔
اُسے رہ رہ کر، عدیل پر غصہ آرہا تھا۔۔اسے امید نہیں تھی کہ وہ حقیقت سے بھاگنے والا کوئی بھگوڑا نکلے گا۔۔ !!

Posted On Kitab Nagri

خیر، وہ اُس پر ڈھیر ساری لعنتیں بھیجتی، کچن کی طرف گئی۔۔اب وہ بے چاری کر بھی کیا سکتی تھی سوائے لعنتیں بھیجنے کے۔

×××

اس نے فریج سے اپنے لیے کھانا لیا اور گرم کرنے لگی کہ وہاں عادل آ دھمکا، وہ شاید پانی پینے کی غرض سے وہاں آیا تھا۔۔ کتنا بدلا بدلا سا لگ رہا تھا وہ۔۔!! عنقا کو وہ بالکل اجڑا ہوا، ناراض اور بکھرا سا لگا۔

عادل کو اسے وہاں دیکھ کر ایک دم غصہ سا آیا، وہ غصے میں ہی اس کے قریب گیا۔۔ "تم نے بہت ہی گھٹیا حرکت کی ہے۔۔!! تم تو مجھ سے محبت کرتی تھیں ناں۔۔ تو پھر مجھ پر، اتنا بڑا ظلم کیوں کیا۔۔؟؟ جواب دو۔۔!!" وہ اپنا غصہ دباتا، الفاظ چباتا، تلخی سے گویا ہوا۔۔
اس نے، عنقا کے بازو کو سختی سے دبوچ کر پوچھا تھا۔

عادل کی تکلیف، اس کا کاٹ دار لہجہ، اس کے الفاظ۔۔!! سب کے سب، عنقا کے دل پر برسے تھے،
"عادل۔۔!!" اس نے ہلکی سی آواز میں سسک کر کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اور اگلے لمحے وہاں ایک اور شخص کا اضافہ ہوا۔عدیل ان کی باتوں کا ہلکا ہلکا سا شور سنتا ہوا وہاں آیا تھا۔

ان دونوں کو ساتھ دیکھ کر وہ اندر تک جلا تھا۔

😲

ان دونوں کو ساتھ دیکھ کر وہ اندر تک جلا تھا۔

عادل نے ایک کٹیلی نگاہ عدیل پر ڈالی، تنفر سے عنقا کے بازو کو جھٹکا دے کر دور کیا اور ایک ناگوار نظر، ان دونوں پر باری باری ڈالتا، وہاں سے چلا گیا۔

"کیا کر رہی تھیں اس کے ساتھ۔۔؟؟"عدیل غضب ناک ہوا، اور لفظوں کو چباتے ہوئے غصے سے اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

"ک کچھ نہیں۔۔وہ میں۔۔میں تو اپنے لیے کھانا لینے آئی تھی۔۔"عنقا ڈرتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بے چاری تو مفت میں ہی پھنسی تھی۔

"اچھا۔۔!! تم شاید مجھے اندھا سمجھتی ہو۔۔!! ویسے تمہاری اوقات ہی یہی ہے کہ ایک مرد کے نکاح میں ہوتے ہوئے دوسرے مردوں کے ساتھ تعلقات نبھاتی پھرو۔۔!!" عدیل، طنزیہ مسکراہٹ اچھالتے ہوئے زہریلے لہجے میں بولا۔

اس نے کچھ سوچے سمجھے بغیر ہی، کھلے عام، اس کے کردار پر چوٹ کی تھی، یہ سن کر عنقا کو شدت کا غصہ آیا، اس کا سارا ڈر اور خوف کہیں غائب ہوا اور نجانے اس میں کہاں سے اتنی ہمت آئی کہ اس نے، ایک زوردار تھپڑ عدیل کے منہ پر دے مارا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"It's enough Adeel"

وہ غصے سے چلائی۔۔اور اسے حیرت زدہ چھوڑ کر، تیز تیز قدم بڑھاتی، اپنے کمرے کی طرف گئی۔

وہ بے یقینی سے اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔اس کے جاتے ہی، اِس کا سکتہ ٹوٹا، وہ اپنے حواس میں واپس لوٹا تھا اور لوٹتے ہی، وہ غصے میں دندناتا ہوا، عنقا کے پیچھے گیا۔

Posted On Kitab Nagri

×××

وہ اپنے کمرے کے دروازے پر کھڑا زور زور سے دروازہ پیٹ رہا تھا، "دروازہ کھولو۔۔!! عنقا۔۔!! میں کہتا ہوں۔۔ کھولو دروازہ۔۔!!" وہ گلا پھاڑ کر بلند آواز میں دھاڑ رہا تھا۔

اس کی ماں کو اسکی آوازیں سنائی دے رہی تھیں لیکن وہ شاید اس کے معاملے میں مداخلت نہیں کرنا چاہتی تھیں۔۔ اگر وہ مداخلت کر بھی لیتیں تو وہ جانتی تھیں کہ اس وقت عدیل جس حالت میں ہے۔۔ وہ مزید کوئی بگاڑ پیدا کر لے گا۔۔ سو کبوتر کی طرح آنکھیں بند کیے۔۔ اس کو اس کے حال پر چھوڑ کر، اپنے مشاغل میں مصروف رہیں، یہی حال مصطفیٰ صاحب کا بھی تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عدیل کے، پانچ منٹ تک مسلسل دروازہ بجانے کے باوجود بھی، عنقا اپنی جگہ سے نہیں ہلی۔۔ نہ ہی اس نے، اٹھ کر دروازہ کھولا، بلکہ وہ تب سے اب تک، کمرے کے ایک کونے میں دُبک کر بیٹھی تھی۔۔ اور مسلسل رو رہی تھی۔

اس کی حالت عجیب تھی، وہ ڈر بھی رہی تھی اور نہیں بھی۔۔ وہ اس سے بھاگنا بھی نہیں چاہتی تھی اور اس میں سامنا کرنے کی ہمت بھی نہیں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

×××××

"عنقا۔۔!!میں آخری بار کہہ رہا ہوں۔۔دروازہ کھولو۔۔!!"وہ بری طرح بپھرا تھا۔۔اور اب،اچھا خاصا زِچ ہو چکا تھا۔

"اگر نہیں کھولا تو۔۔؟؟"نہ چاہتے ہوئے بھی،اس کی آواز میں،ہلکی سی کپکپاہٹ در آئی تھی۔

"نہیں کھولا تو میں دروازہ توڑ کر اندر آجاؤں گا اور پھر تم اپنا حشر دیکھنا۔۔!!زندہ نہیں بچو گی میرے ہاتھوں۔۔!!"اس نے دھمکی دی۔

"نہیں۔۔پھر میں نہیں کھولتی۔۔دروازہ توڑو اور آجاؤ۔۔!!"وہ دروازے کے پاس آکر کھڑی ہوئی اور سکون سے مکالمے بازی کرنے لگی۔۔

"عنقا۔۔!!!"وہ غصے سے دھاڑا۔۔اب بس،اس کی برداشت ختم ہوتی جا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہے۔۔!!"اس نے ڈھیٹوں کی طرح، سکون سے، الٹا سوال کیا، جس پر عدیل کو مزید تپ چڑھی۔

"دروازہ کھولو۔۔!!"اس نے چِڑھ کر کہا۔

"اچھا۔۔اگر کھول دیا تو کیا گارنٹی ہے کہ تم مجھے کچھ نہیں کہو گے۔۔!!"اس نے متوقع خدشہ سامنے رکھتے ہوئے، شرط رکھنے والے انداز میں کہا۔

"تمہاری تو۔۔۔!!دروازہ کھولو۔۔!!"اس نے دروازے پر زور سے لات مارتے ہوئے کہا۔

"اچھا بابا۔۔!!کھولتی ہوں۔۔لیکن پہلے وعدہ کرو۔۔مجھے کچھ کہو نہیں کہو گے۔۔!!"اس نے باقاعدہ شرط رکھی۔

عدیل کو اس پر بے تحاشا غصہ آرہا تھا، اس نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ وہ ایسی حرکتیں کرے گی۔۔!!

Posted On Kitab Nagri

اور دیکھو تو۔۔ میڈم۔۔ شرطیں ایسے رکھ رہی ہے جیسے وہ اس کی لاڈلی بیوی ہو۔۔اور وہ ابھی ہاں میں ہاں ملاتا ااس کی بات مان جائے گا۔

اس کا تھپڑ والا غصہ ،راستہ بھٹک کر کہیں اور ہی چلا گیا،اب تو بس اسے ایک ہی ٹینشن تھی۔۔اور وہ بھی دروازہ کُھلوانے کی۔۔!!

وہ سارا دن ،اِدھر اُدھر آوارہ گردیاں کرتا رہا تھا،اور اسے جب شدت سے آرام کی طلب محسوس ہوئی تو وہ گھر لوٹا،گھر آنے کے بعد ایک ڈرامے نے،اس کی بچی کُچی انرجی بھی ہڑپ لی تھی۔

"نہیں کھا رہا میں تمہیں۔۔!!اب کھولو دروازہ۔۔!!"وہ سُلگ کر بولا۔

"نہیں ایسے نہیں۔۔پہلے وعدہ کرو۔۔"عنقا کی ڈھٹائی عروج پر تھی،

Posted On Kitab Nagri

اس نے اپنا ہاتھ دروازے کے ہینڈل پر رکھا تھا کہ اس کے وعدہ کرتے ہی وہ سچ مچ میں کھول دے گی، لیکن پھر پتہ نہیں اسے کیا سوجھی اس نے پورے دس سیکنڈ تک ہینڈل کو گھورا،اور مزید ڈائیلاگ بازی کا ارادہ ترک کرتے، تھوڑا ڈرتے ڈرتے ہینڈل گھمایا۔

وہاں عدیل،دروازہ توڑنے کی غرض سے تھوڑا پیچھے سرکنے کے بعد تیزی سے آگے کو لپکا تھا۔۔

اسی لمحے عنقا بھی دروازہ کھول چکی تھی، نتیجتاً، عدیل کا توازن بگڑنے سے، دھڑام سے، سامنے کھڑی عنقا سمیت زمین بوس ہوا۔

"ہائے میری کمر۔۔!!" عنقا چیخ کر بولی۔

✖ 😲

"ہائے میری کمر۔۔!!" عنقا چیخ کر بولی۔

عدیل فوراً سے پہلے اٹھا،اور عنقا زمین پر لیٹی کراہ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"جنگلی آدمی۔۔!!کمرے میں ایسے داخل ہوتے ہیں کیا؟"عنقا غرائی۔

"دروازہ کھولنا تھا تو بتا نہیں سکتی تھیں۔۔!!"عدیل ناک چڑھا کر تھوڑا برہمی سے کہا۔

عنقا نے،اس کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا اور "سی"کی آواز نکالتی کراہتی ہوئی اٹھی۔

عدیل،اس کے دیکھنے کے انداز پر تپا تھا اور اس سے بڑھ کر کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

"اب کیا ہے۔۔ایسے کیوں دیکھ رہے ہو۔۔؟؟" عنقا اپنا ہاتھ پیچھے کی طرف، ہلکا سا موڑ کر، اپنی کمر سہلاتے ہوئے، غصے سے بولی۔

"تم۔۔کچھ زیادہ ہی فرینک ہو رہی ہو۔۔!!" عدیل لفظوں کو چباتے ہوئے، غضب ناک ہو کر بولا اور اس کے قریب آیا۔

"بس اب بہت ہو گیا، اپنی اوقات میں رہنا سیکھو!! اور اپنے یہ کڑے تیور ذرا قابو میں رکھا کرو۔۔!! سمجھیں۔۔!!" عدیل نے اپنا ہاتھ، اس کے سر تک لے جا کر، اس کے بالوں کو سختی سے اپنی مٹھی میں جکڑ کر کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"آہ۔۔!! جنگلی کہیں کے میرے بال چھوڑو۔۔!!" عنقا، اس کے احکام پر کان دھرے بغیر، زور چلائی۔

عدیل کو اس کی ہٹ دھرمی پر رج کے غصہ آیا اور پھر اس کا مارا ہوا تھپڑ بھی یاد آ گیا۔
اس لیے، اس نے اس کے بال چھوڑ کر، چہرے پر زوردار طمانچہ مارا اور عنقا کے مارے گئے تھپڑ کا بدلہ لیتے ہوئے سختی سے خبردار کیا۔۔

"اب مجھے اس نام سے پکارا تو واقعی جنگلی بن کر دکھاؤں گا، اور یہ جو تم تھوڑی بہت سلامت نظر آ رہی ہو ناں، یہ بھی نہیں آؤ گی۔۔!! اور دوسری بات۔۔ میں کوئی تمہارا عاشق یا بوائے فرینڈ نہیں جو یہ "تم، تم" کہہ کر بدتمیزی سے مخاطب کرتی ہو۔۔ آئندہ اپنے لیے، تمہارے منہ سے، یہ طرزِ تخاطب دوبارہ نہ سنوں۔۔!! تم بھی مجھے اریزے کی طرح۔۔"آپ" کہہ کر مخاطب کیا کرو۔۔!! میری باتیں اچھی طرح ذہن میں بٹھالو۔۔۔"!!
وہ، اسے اپنی قہر آلود نظروں سے گھورتا ہوا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

عدیل کی حرکات اور اس کے الفاظ نے ایک بار پھر عنقا کو رُلایا،

"تم جنگلی ہو۔۔اور میں تمہیں جنگلی ہی کہوں گی۔۔!! چاہے۔۔ جو مرضی کرلو۔۔اور تم بھی یہ بات اپنے ذہن میں رکھ لو کہ میں اریزے نہیں ہوں۔۔ میں تمہیں "تم" ہی کہوں گی۔۔اریزے تم سے محبت کرتی تھی اور تمہاری عزت بھی۔۔!! جبکہ میں تم سے نفرت کرتی ہوں۔۔اور عزت کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔!!" عنقا ڈھیٹ بنی رہی۔

عدیل نے اُس کی ہٹ دھرمی پر برہمی سے گھورا اور غصے سے "میری طرف سے بھاڑ میں جاؤ" کہتا اپنی واڈروب تک گیا، اور رات کے پہننے کے کپڑے نکالنے لگا،

"اور تم میری طرف سے بڑی والی بھاڑ میں جاؤ۔۔" عنقا بھی، اسی کا لہجہ، اسے واپس لوٹاتی، پیر پٹختی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

××××

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

عنقا، کمرے سے باہر نکل کر دوبارہ کچن کی طرف گئی، اتنی لڑائیوں کے بعد اس کی بھوک مزید بڑھ چکی تھی۔

کچن تک جاتے ہوئے، اس کی نظر، لاؤنج میں بیٹھے عادل پر پڑی تھی جسے وہ بڑی شان سے نظرانداز کر گئی، "تم نے بھی سارا الزام مجھ پر ڈال دیا۔۔ ہو تو تم بھی اپنے بھائی جیسے۔۔!!" اس نے دُکھ سے سوچا اور پھر، اس کے متعلق مزید کچھ بھی سوچنے سے خود کو باز رکھتے ہوئے اپنے کام میں مشغول ہو گئی۔

اس کا دل، عادل سے بھی کھٹا ہو چکا تھا۔

ظلم صرف اس کے ساتھ تو نہیں ہوا تھا۔۔ عنقا بھی تو مفت کی سزا بھگت رہی تھی۔۔ پھر وہ کیسے سارا الزام اس پر دھر سکتا تھا۔۔ کیسے اس سے شکوہ کر سکتا تھا کہ اُس نے گھٹیا حرکت کی۔۔ !!
وہ تو مجبور تھی، اپنے ماں باپ کے آگے، وہ مجبور تھی۔۔ عدیل کی زندگی کے آگے۔۔!! اگر وہ نہ مانتی تو عدیل پھر سے خودکشی کی کوشش کر سکتا تھا۔۔ اور ایسے میں، اُسے اپنا آپ، عدیل کا قاتل لگتا۔۔ وہ کیسے اس گلٹ کے ساتھ زندہ رہتی کہ ایک اور شخص اس کی وجہ سے مرا ہے۔۔!! اریزے والا دکھ کم تھا جو وہ ایک اور تکلیف بھی، اپنے حصے میں لے لیتی۔۔!!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

××××

عنقا، کھاناوانا کھا کر، برتن سمیٹ کر واپس گئی تو عدیل نے دروازہ اندر سے لاک کر رکھا تھا۔

عنقا نے، شدت سے تلملائی تھی۔

" اللہ کرے۔۔ تمہیں ساری رات نیند نہ آئے، اللہ تم سچ مچ میں بھاڑ میں جاؤ۔۔!!"وہ، اس کو، اونچی آواز میں کوستی ہوئی وہاں سے چلی گئی اور جا کر گیسٹ روم میں سوئی۔

عدیل نہ اس کی بددعائیں، ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکالنے کی کوشش کی، پر نکال نہ سکا۔

اسے۔۔ عجیب سی بے چینی کا احساس ستانے لگا تھا۔۔ جسے وہ کوئی نام نہ دے پایا، رات کے دو بج چکے تھے اور وہ کروٹوں پر کروٹیں بدلے جا رہا تھا۔ نیند تو جیسے آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:"جو لوگ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بغیر کسی جرم کے تہمت لگا کر تکلیف پہنچاتے ہیں، تو یقیناً وہ لوگ بڑے بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔"

Posted On Kitab Nagri

(سورۃالاحزاب:58)

عدیل نے بھی تو مفت میں عنقا پر تہمت لگائی تھی کہ اس نے، اریزے کو مارا ہے۔۔ جبکہ ایسا کچھ نہیں تھا۔۔اور یہ بات وہ خود بھی اچھے سے جانتا تھا۔۔لیکن پھر بھی، اس نے ایسا کیا۔۔ پھر بھی یہ سارا ڈرامہ رچایا۔۔ پھر بھی وہ اس کو اذیت پہنچا رہا تھا۔۔اور بہت گناہوں کا بہت سارا بوجھ، اپنی روح پر لاد رہا تھا۔

اپنی من مانی کر کے۔۔اس کی انا کو قرار آیا تھا۔۔ مگر یہ کیا۔۔انا کے ہاتھوں کٹھ پتلی بننے کے چکر میں، اس نے جو، اپنے ضمیر کو بے ہوشی کی نیند سلایا تھا۔۔وہ ضمیر اب جاگنے لگا تھا۔

رات کی تاریکی میں۔۔۔اس کے ذہن پر چھائے اندھیرے، ختم ہونے لگے تھے۔۔ابھی تو ایک دن بھی نہیں گزرا تھا عنقا پر ظلم کیے۔۔اور ابھی سے وہ بے چین ہو گیا تھا۔۔ابھی سے، اس کی عقل پر پڑا پردہ، اترنے لگا تھا۔

خیر ابھی تو اس کے اندر کی یہ تبدیلیاں رونما ہونے کے اولین مراحل میں تھیں۔۔ابھی رونما ہوئی نہیں تھیں۔۔ سو۔۔ ذرا سا وقت تو لگنا تھا۔۔اسے اپنی غلطی کا احساس ہونے میں۔۔ذرا سا وقت تو لگنا تھا سنبھلنے میں۔۔!!

Posted On Kitab Nagri

وہ کچھ دیر مزید، اس نا سمجھ میں آنے والی بے چینی کا شکار رہا اور پھر اللہ اللہ کر کے، تین بجے کے بعد، نیند اس پر مہربان ہوئی اور اس کی بے چینی میں کمی واقع ہوئی۔

❌🚫.. 😮

وہ کچھ دیر مزید، اس نا سمجھ میں آنے والی بے چینی کا شکار رہا اور پھر اللہ اللہ کر کے، تین بجے کے بعد، نیند اس پر مہربان ہوئی اور اس کی بے چینی میں کمی واقع ہوئی۔

وہ دو گھنٹے ہی سویا تھا کہ پھر اس کی نیند میں خلل پیدا ہوا اور وہ جاگ گیا۔ اسے بلا وجہ ہی ہلکے ہلکے پسینے آنے لگے، اس کا حلق بھی قدرے خشک ہوا تھا، سو وہ اٹھا اور کمرے کا لاک کھول کر پانی پینے کے لیے کچن تک گیا، پھر اسے یاد آیا کہ اس نے تو رات کو عنقا کو کمرے میں آنے ہی نہیں دیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس نے پانی پینے کے بعد ادھر اُدھر نظریں دوڑا کر دیکھا تو وہ کہیں نہیں تھی، سامنے عادل کا کمرہ تھا، اس سے پہلے وہ اس پر کسی قسم کا شک کرتا، اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی، اسے عنقا کا مارا گیا تھپڑ یاد آیا تھا، وہ حیران تھا کہ یہ یاد آنے پر وہ مسکرایا کیسے۔۔!!

Posted On Kitab Nagri

بہر کیف،اس کے قدم گھر کے گیسٹ روم کی طرف مائل ہوئے،اسے یقین تھا کہ وہ وہیں ہو گی، وہ گیسٹ روم تک گیا تو وہاں کا دروازہ چوپٹ کھلا تھا اور وہ اندر شہزادیوں کی سی بے فکری لیے، بڑے مزے سے گہری نیند میں غرق تھی۔

عدیل کو اس کی پر سکون نیند پر بڑا رشک آیا،اس کا دل کیا کہ اسے جگا کر اس کی نیند کا بیڑہ غرق کر دے، اس کا سکون تہس نہس کر دے لیکن اگلے لمحے،اس نے اپنی یہ جارحانہ سوچ جھٹک کر،اس معصوم پر مہربانی کی اور خود،بیڈ کی بائیں جانب پڑے صوفے پر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا،اس نے اپنی پلکیں،ذرا سی جھکا لی تھیں اور پھر نجانے کیوں۔۔!! وہ وہاں بیٹھا،بے مقصد ہی،اپنی ادھ کھلی آنکھوں سے عنقا کا معصوم اور طمانیت سے بھرپور چہرہ دیکھتا گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس کے بعد چند منٹوں میں،ایسی بے آرام سی حالت میں بیٹھا ہونے کے باوجود بھی وہ سو چکا تھا،کچھ دیر بعد، فجر کی اذان کی آواز سے اس کی دوبارہ آنکھ کھلی،وہ نماز پڑھنے کے خیال سے وہاں سے اٹھا اور وضو کرنے چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد وہ خود کو کافی ہلکا پھلکا محسوس کر رہا تھا، اریزے کے جانے کے بعد یہ اس کی پہلی نماز تھی اوراس کے آنے سے پہلے بھی وہ بہت بے قاعدگی سے، کبھی کبھی ہی پڑھا کرتا تھا۔

اریزے جتنی بھی ماڈرن سہی لیکن نماز کی پابند ضرور تھی اوراپنی موجودگی میں عدیل کو بھی پابند بنا چکی تھی۔

یقیناً، وہ عدیل کی زندگی میں ایک حسین اضافہ تھی۔

×××××××

عنقا کی صبح جس وقت آنکھ کھلی، تب تک عادل اپنی یونیورسٹی اور عدیل اپنے آفس جا چکا تھا، مصطفیٰ صاحب کو آج اپنا منتھلی چیک اپ کرانے ڈاکٹر کے ہاں جانا تھا،اس لیے وہ آج آفس نہیں گئے اور فوزیہ بیگم کی بھی آج کوئی خاص مصروفیت نہ تھی اس لیے وہ بھی آج گھر پر ہی موجود تھیں۔

عنقا کو حیرت تھی کہ اس جنونی پلس جنگلی آدمی نے، دوبارا کوئی وحشیانہ حرکت نہیں کی، وہ اٹھتے ہی اپنے کمرے میں واپس آئی، اس نے واڈروب کھول کر، عدیل کے کپڑوں کے ساتھ، ہینگرز میں لٹکے، نفاست

Posted On Kitab Nagri

سے استری کیے گئے، اریزے کے نئے نکور کپڑوں میں سے رائل بلو اور وائٹ کلر کے کامبینیشن والا، ایک ڈریس نکالا اور فریش ہونے کے لیے چلی گئی۔

×××××

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اپنا جائزہ لے رہی تھی، اریزے کا سوٹ، اس پر کافی جب رہا تھا، اسے اس لمحے شدت سے اریزے کی یاد آئی، اسے رونا بھی آیا کہ کیسے وہ کچھ دن پہلے تک، ہر اس چیز کی مالکن تھی جس کا حق، آج، قسمت نے بڑے وثوق سے، عنقا کے سپرد کیا تھا، اور اسے نہ چاہتے ہوئے بھی، اپنی بہن کی چھوڑی گئی ہر چیز پر، زبردستی، اپنا قبضہ لینا پڑا۔۔۔وہ حقیقتاً، اندر تک دکھی تھی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

بہر کیف،اس نے بہت کوشش کر کے، بڑی مشکل سے،اپنے تواتر سے بہتے آنسوؤں کو،مزید بہنے سے روکا اور پھر سے منہ دھو کر آئی،اس کے بعد اس نے اپنے الجھے ہوئے خراب حال بالوں کو سنوار کر، سلیقے سے، پونی ٹیل میں سیٹ کیا اور میک اپ کے نام پر، سامنے ڈریسنگ ٹیبل پر ترتیب سے رکھی گئی لپ اسٹکس میں سے،لائٹ پنکش، کیرٹ کلر کی لپ اسٹک لے کر لگائی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

×××××

اب، تقریباً، صبح کے دس بجے کا وقت تھا،اس وقت ملازمہ بھی گھر پر تھی،اس لیے عنقا نے اسے اپنے ناشتے کا کہا اور خود ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھی انتظار کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

اتنے میں مسٹر اینڈ مسز مصطفیٰ بھی وہاں تشریف لے آئے، شاید ان دونوں نے بھی ابھی تک ناشتہ نہیں کیا تھا۔ ان دونوں کے آنے پر عنقا نے بڑے احترام اور عزت سے، لہجے کو بالکل نارمل رکھتے ہوئے، سلام ہی کیا تھا کہ ملازمہ بھی آن بھی پہنچی، اس نے ناشتہ سرو کیا اور چلی گئی، عنقا بھی اپنے سلام کا جواب پا کر، کھانے میں مشغول ہو گئی، جبکہ وہ دونوں، پیچھے متعجب تھے کہ یہ اتنی نارمل کیسے ہے۔۔!!

ایک ان کا بیٹا تھا کہ بات بات پھر طوفان کھڑا کر دیتا تھا اور یہ تھی کہ جس پر گزرے واقعات کی تکلیفوں کی کوئی چھاپ تک نظر نہ آئی، ان دونوں کے عدیل کے ہر سلوک کی مکمل سُن گن تھی، اب تو اپنے آپ میں ہی حد درجہ شرمندگی محسوس کر رہے تھے۔

جبکہ عنقا نے اپنے کسی عمل سے، ان کو شرمندہ کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی، کیوں کہ ہر دفعہ کسی کی زیادتیوں کا بدلہ جوابی کارروائی سے نہیں لیا جاتا، کبھی کبھار، اپنے حوصلے اور ظرف کی طاقت سے بھی اگلے کو شکست دی جا سکتی ہے، اور وہ، اس وقت غیر دانستہ طور پر، ان کو اسی طرح شکست دے چکی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اس کے علاوہ، اس کا قسمت اور اس کے ہر کھیل پر بھرپور اعتقاد تھا، اس لیے وہ اپنے ساتھ ہوئے سانحے، اپنے ساتھ ہوئی ٹریجڈی پر، اللہ سے، جو تھوڑا سا شکوہ کرنے کا اردہ رکھتی تھی، اس نے وہ بھی ترک کر دیا۔

وہ بہت صبر کے ساتھ، اللہ سے گلے کرنے کی تمام نیتیں بھی بدل چکی تھی، اس نے اپنی قسمت سے سمجھوتا کر لیا تھا، اس نے ہر چیز کو قبول کر لیا تھا۔۔شاید اپنے رشتے کو بھی۔۔!! شاید عدیل کو بھی۔۔!!

××××

ناشتے کے بعد، اس نے عدیل کے کمرے سے اپنے لیے کچھ چیزیں اکٹھی کیں اور گھر کے لا کڈ کمروں میں سے ایک کمرہ کھلوا کر اسے اپنے لیے سیٹ کروایا۔

اب اس کی روزانہ کی روٹین یہ تھی کہ وہ عدیل کی موجودگی میں خود کو کمرے میں بند کر لیتی اور اس کے جانے بعد کچھ دیر گھر کے لان میں واک کرتی یا پھر اپنی امی سے فون پر باتیں کر لیتی تھی۔۔اس کا ظرف تھا کہ اس نے اپنے والدین سے بھی کوئی گلہ نہیں کیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

عنقا کو ایک بات پر شدید تعجب تھا کہ عدیل نے اُس کے ،اس اقدام پر کیوں کسی قسم کا کوئی رد عمل ظاہر نہیں کر رہا۔۔؟؟ باقی گھر والے تو اس کے لیے، تھے ہی گونگے بہرے۔۔!! اور پتہ نہیں کیسے۔۔!! عادل میں سے بھی اس کا سارا انٹرسٹ خود بخود ختم ہو چکا تھا۔۔!!

تقریباً دو ہفتے گزرنے کو تھے اور عدیل کی طرف سے خاموشی برقرار تھی، نہ عنقا کی روٹین تبدیل ہوئی، نہ عدیل کا سکوت ٹوٹا۔۔!! اس کے پہلے دن والی حرکات دیکھ کر تو عنقا کو ایسا لگا تو نہیں تھا کہ وہ اسے ، اس طرح سکون سے جینے دے گا۔۔۔اس لیے، اس کا بے ضرر برتاؤ، عنقا کو شدید حیرت میں مبتلا کر رہا تھا۔۔!!

عدیل کو خود بھی اپنا یہ رویہ، بالکل سمجھ نہ آیا۔۔!! وہ تو خود بھی اس کو، مستقل اذیتیں دینے کے ارادے سے بیاہ کر لایا تھا۔۔!! پھر وہ کیوں اسے، اس کے حال پر چھوڑ کر سکون سے جینے دے رہا تھا۔۔وہ کیوں اسے کوئی تکلیف نہیں دے پا رہا تھا۔۔!!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

شاید وہ سمجھ چکا تھا۔۔ کہ اریزے کی موت میں عنقا کا کوئی ہاتھ نہیں۔۔ شاید اس نے یقین کر لیا تھا۔۔ کہ اس کی موت حادثاتی تھی۔۔ جس میں کسی اور کا کوئی ہاتھ نہیں تھا۔۔!!

اور اب تو اسے اپنی حرکت پر بھی کچھ کچھ افسوس ہونے لگا تھا۔۔ عادل کی شکل دیکھ کر اسے احساس ہوتا تھا۔۔ کہ اس نے، اس کے ساتھ بالکل اچھا نہیں کیا۔۔ !!

اور اب تو اسے اپنی حرکت پر بھی کچھ کچھ افسوس ہونے لگا تھا۔۔ عادل کی شکل دیکھ کر اسے احساس ہوتا تھا۔۔ کہ اس نے، اس کے ساتھ بالکل اچھا نہیں کیا۔۔ !!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لیکن اس افسوس کی شدت اتنی تیز نہ تھی کہ وہ مکمل طور پر اپنی غلطی تسلیم کرتا یا پھر معافی مانگ کر سب کچھ ٹھیک کرنے کی کوشش کرتا۔ وہ ابھی تو وہ پچھتاوے کے ان مراحل میں تھا جہاں صحیح اور غلط، اُس پر واضح ہونے لگے تھے۔

××××

Posted On Kitab Nagri

دو ہفتے اطمینان سے ضائع کرنے کے بعد عنقا کو یونیورسٹی کی یاد آئی۔۔اس لیے اس نے، کل صبح سے، یونیورسٹی جانے کا ارادہ کیا، اس مقصد کے لیے اسے اپنی کتابیں اور دوسری ضروری چیزیں درکار تھیں، جو اس کی امی کے گھر پر تھیں۔

شام کا وقت تھا۔۔اس وقت سب گھر پر ہی تھے۔۔ لیکن اسے پریشانی ہو رہی تھی کہ وہ کس کو امی کے گھر لے جانے کا بولے۔۔!!اس نے سوچا کہ عادل کو کہہ دے۔۔!! لیکن پھر اس نے، اس گھر میں، اپنی بدلی ہوئی حیثیت کا خیال کرتے ہوئے، اپنی سوچ کو جھٹکا۔۔!!

اب اس نے سوچا کہ کیوں نہ عدیل کے سر یہ ذمہ داری ڈالی جائے۔۔!! لیکن مسئلہ یہ تھا کہ آخر وہ اس کو کیسے جا کر کہے۔۔!!ایک تو وہ ویسے ہی عنقا کو بہت برا لگتا تھا۔۔!! بھلے اس نے، اسے ایکسیپٹ کر لیا تھا، لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں تھا کہ وہ اس کو پسند ہی کرنے لگ جائے۔۔!! بلکہ وہ تو اس سے نفرت کرتی تھی۔۔!! شدید نفرت۔۔!!اب قبول کرنا اور پسند کرنا تو دو مختلف چیزیں ہیں ناں۔۔ !!

Posted On Kitab Nagri

بھلے ہی اس کا دل، عادل سے اچاٹ ہو چکا تھا۔۔!! اور وہ اب اس کے متعلق کچھ خاص محسوس نہیں کر پاتی تھی۔۔ لیکن جو کچھ عدیل نے اس کے ساتھ کیا تھا۔۔ وہ اپنی جگہ قابلِ مذمت تھا۔۔ جس قدر گری ہوئی حرکت، اس نے انجام دی تھی۔۔ اس کے صلے میں وہ اس سے نفرت ہی کر سکتی تھی۔۔ !!

کافی سوچنے کے بعد، اسے واحد حل یہی نظر آیا کہ وہ عدیل کو جا کر بولے۔۔!!

اسے معلوم تھا کہ وہ اس وقت اپنے روم میں ہی موجود ہو گا۔۔ اس لیے اِدھر اُدھر جانے کی بجائے، وہ ڈائریکٹ، اس کے کمرے میں گئی، وہاں داخل ہونے سے پہلے اس نے ناک کرنا ضروری سمجھا۔۔!!

وہ اپنا لیپ ٹاپ، گود میں رکھے۔۔ شاید آفس کا کوئی کام کرنے میں مصروف تھا، ڈارک براؤن کلر کی کاٹن کی شلوار قمیض، اس پر خاصی جچ رہی تھی، لیپ ٹاپ کے کی پیڈ پر تیزی سے حرکت کرتی انگلیاں، عنقا کی آمد پر رکی تھیں۔

وہ منہ اٹھا کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔۔ یقیناً وہ حیران تھا۔۔ اور عنقا کا ایسے اچانک، اس کے سامنے آنا۔۔ اسے تعجب میں مبتلا کر گیا۔۔ کیوں اس کی آمد بالکل غیر متوقع تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے امی کے گھر جانا ہے۔۔!!" عنقا نے کڑے تیوروں سے گھورتے ہوئے تحکم بھرے لہجے میں کہا۔

عدیل کو، اس کا لہجہ بہت برا لگا تھا۔۔ وہ آرام سے کہتی تو شاید وہ اٹھ بھی جاتا۔۔ لیکن، بے وجہ۔۔ اتنا سخت لہجہ۔۔!! عدیل نہیں برداشت کر پاتا تھا۔

"میں بزی ہوں۔۔ خود چلی جاؤ۔۔۔ یا کسی اور کو لے جاؤ" اس نے عنقا کی طرف دیکھے بغیر، لیپ ٹاپ کی اسکرین پر نظر جماتے ہوئے جواب دیا۔

اس کے لب و لہجے میں، طرزِ تکلم میں، بدلاؤ سا تھا۔ وہ پہلے کی طرح جارحانہ اور بد تمیزی سے معمور نہیں تھا۔ بلکہ وہ تو پورا کا پورا بدلا ہوا سا لگ رہا تھا۔۔ جیسے کسی گہرے روگ کی زد میں ہو۔

اس کے لہجے میں بھی ٹھہراؤ سا تھا۔۔ عنقا کو جواب دیتے وقت ناگواری کا اظہار اپنی جگہ۔۔ لیکن لہجے کا ٹھہراؤ بھی اپنی جگہ قائم تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اور شکل صورت تو صدیوں کے بیمار جیسی لگ رہی تھی۔۔ وہ اریزے کے لیے، اندر ہی اندر گُھلنے لگا تھا۔۔اس کی حالت ایسی تھی کہ جیسے کچھ عرصے میں وہ بالکل ہی ختم ہو جائے گا۔

"مسٹر۔۔!! مجھے کسی اور کے ساتھ نہیں۔۔ تمہارے ساتھ جانا ہے۔۔!! " عنقا کی سابقہ ٹون اب بھی برقرار تھی۔

"اور میں مصروف ہوں۔۔ "!!

"اچھا۔۔!! اگر میں آج گئی تو دوبارا نہیں آؤں گی۔۔"!!

"مت آؤ۔۔مجھے کیا۔۔،ویسے بھی میں نے سوچا تھا کہ تم سے کہوں، واپس چلی جاؤ۔۔!! اچھا ہے خود جا رہی ہو۔۔!! "انداز ہنوز لاپرواہ اور مصروف تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

عنقا اس کے کہنے پر تلملا کر رہ گئی، اس نے، اس ہے کمرے سے جاتے ہی سامان پیک کیا اور اوبر منگوا کر گھر کو روانہ ہوئی۔

اسے رہ رہ کر عدیل پر غصہ آ رہا تھا۔۔"اتنا بے زار تھا۔۔ تو لایا کیوں۔۔؟؟ چھوڑنا ہی تھا، کوئی ذمہ داری نہیں اٹھانی تھی تو پھر کیوں شادی کی۔۔"!!
اس نے بگڑ کر سوچا۔۔اور پھر اگلے لمحے اپنی استفساری سوچوں کا جواب بھی دیا۔۔

"افففف۔۔!! میں بھی کیسے جذباتی ہو کر سوچ رہی ہوں۔۔ انتقام لینے کے لیے شادی کی تھی اس نے۔۔!! کوئی لو میرج تھوڑی ہے۔۔جو میری بات مانے گا یا ذمہ داری اٹھائے گا۔۔"!!

"اگر انتقام کے لیے شادی کی تھی۔۔ تو کم سے کم وہ ہی لے لیتا۔۔!! ایسے جانے کا کیوں کہہ رہا ہے۔۔!!"اس نے ایک نئے پہلو پر غور کیا۔۔ عنقا کو۔۔اس کی بات کچھ ہضم نہیں ہوئی تھی۔۔

"اوہ ہو۔۔اچھا ہے کہ وہ کچھ نہیں کہہ رہا۔۔۔ میں بھی پتہ نہیں کیا کیا سوچ رہی ہوں۔۔ میری طرف سے تو وہ بھاڑ میں جائے۔۔ کیا پتہ عقل آگئی ہو گی اس کو۔۔!! جنگلی کہیں گا۔۔!!"اس نے سوچا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں نہیں۔۔اب تو اس نے کوئی جنگلیوں والی حرکت نہیں کی۔۔!!"اس نے اپنے خیال کہ تصیح کی۔

××××

وہ اپنے گھر پہنچ چکی تھی اور بہت خوش تھی۔۔اس کی امی بھی اس کے آنے پر بہت خوش ہوئیں۔اور اس کے مستقل واپس آنے کا سن کر،ان کو عجیب فکر لاحق ہوئی۔

وہ اپنے گھر پہنچ چکی تھی اور بہت خوش تھی۔۔اس کی امی بھی اس کے آنے پر بہت خوش ہوئیں۔اور اس کے مستقل واپس آنے کا سن کر،ان کو عجیب فکر لاحق ہوئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بے شک جیسے بھی حالات میں،اس کی شادی ہوئی ہو۔۔اور جس کسی سے بھی ہوئی ہو۔۔ لیکن ایسے مستقل طور پر گھر آکر بیٹھنا،واقعی پریشان کن تھا۔لیکن جو بھی ہو۔۔وہ اب اپنی بیٹی کو کسی چیز کے فورس نہیں کرنا چاہتی تھیں، سلیمان صاحب کا بھی یہی کہنا تھا کہ جب تک وہ چاہے، یہاں رہ سکتی ہے۔

۔ل

Posted On Kitab Nagri

×××××

صبح اس کے ابو اسے یونیورسٹی چھوڑ کر آئے اور باقی واپسی کے لیے، یہ اپنے وین والے کو کال کر کے بتا چکی تھی۔ یونیورسٹی میں سب پہلے جیسا تھا، وہاں کے ہنگامے، چہل پہل، رونق، کچھ نہیں بدلا تھا سوائے اس کے، عادل کے اور غانیہ کے بھی۔

اس سارے عرصے میں اس کا غانیہ سے کوئی رابطہ نہیں تھا۔ اب وہ یونیورسٹی آئی تو غانیہ سے ملاقات ہوئی۔ اسے حیرت تھی کہ غانیہ نے، گزرے دنوں کی بابت، اس سے کوئی سوال نہ کیا۔ بلکہ وہ تو الٹا۔۔ اسے خود سے ذرا کھینچی کھینچی نظر آئی، اس کے علاوہ اُسے ایک اور چیز بھی دیکھنے کو ملی کہ غانیہ اور عادل کی آپس میں کافی اچھی انڈرسٹینڈنگ ہو چکی تھی، بالکل ویسی جیسے پہلے اس کی اور عادل کی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یہ دیکھ کر، اس کے دل میں پھانس سی چُبھی، آدھا ادھورا سا آنسو بھی آنکھ سے بہہ نکلا۔۔ لیکن پھر، اس نے ایک گہری سانس خارج کرتے ہوئے خود کو پر سکون کیا اور سوچا۔۔ "کچھ غلط نہیں کر رہا وہ، پچھلی باتیں بھلا کر زندگی میں آگے بڑھنے کا حق اسے بھی ہے۔۔ "

Posted On Kitab Nagri

اس نے ہر چیز، بہت کشادہ دلی سے قبول کی۔اور پھر اپنے جھمیلوں میں مصروف ہو گئی، دن رات، اپنی رفتار سے گزر رہے تھے، وہ دن بہ دن عجیب سی ہوتی جارہی تھی۔۔ خود کو کافی اکیلا اکیلا سا محسوس کرنے لگی تھی، طبیعت میں بھی عجیب چڑ چڑا پن درآیا تھا۔

دن بھر پڑھنے لکھنے کے علاوہ، اس کی کوئی دوسری مصروفیت بھی نہیں تھی۔اس لیے جس وقت وہ فارغ ہوتی، خوب بور ہوتی تھی۔اس کی امی بھی اب چاہتی تھیں کہ وہ واپس چلی جائے، انہوں نے ایک دو دفع اس سے بات کرنے کی کوشش بھی کی لیکن یہ اس موضوع پر بات کرنے سے اتنا چڑ جاتی کہ اس کی امی کی پھر دوبارہ کچھ کہنے کی ہمت ہی نہیں ہوئی۔

وہاں اُن موصوف کا بھی حال کچھ ایسا تھا، عدیل بھی عجیب چڑ چڑا اور بد مزاج ہو گیا تھا، خیر یہ سب تو وہ پہلے بھی تھا لیکن اب اسکی بد مزاجی کی شدت پہلے سے بڑھ کر تھی، عموماً وہ خاموش اور اکیلا رہتا تھا، کسی سے بات بھی نہیں کرتا تھا، لیکن جب کوئی اس سے بات کرنے آتا تو وہ فضول میں ہی کڑوے کسیلے، الٹے سیدھے جواب دیتا، اور اس انداز میں دیتا کہ اگلا سلگ کر رہ جائے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اور ساتھ ہی وہ کافی کمزور اور بیمار سا لگنے لگا تھا۔اس کی حالت دیکھ کر اس کے پیرینٹس کو خاصی تشویش ہوئی،وہ جو اس کے معاملات سے لاتعلق ہوئے بیٹھے تھے،انہیں بھی اپنی اس کوتاہی کا احساس ہوا۔

وہ جس کنڈیشن میں تھا،اسے توجہ کی سخت ضرورت تھی،پہلے ہی سب کچھ عدیل کی مرضی پر چھوڑ کر وہ لوگ کافی غلط فیصلے کر چکے تھے،ان کا گھر تھا کہ مردہ خانہ جیسا لگنے لگا تھا،ہر جگہ سکوت،سرد پن اور خاموشی تھی،کوئی کسی سے بات نہیں کرتا تھا،عادل تو گھر ہی بہت کم آتا تھا،اب اس کے مام ڈیڈ نے، ہمت کر کے،ان دونوں سے کئی بار بات کرنے کی بھی کوشش کی،وہ ان دونوں کو اپنی توجہ دینے کی کوشش کرتے،لیکن پھر بھی،وہی حال تھا۔وہی خاموشی قائم تھی۔

فوزیہ بیگم کو،اتنے دنوں سے عنقا کا گھر سے غائب رہنا بھی کھلنے لگا تھا۔سو وہ عدیل کے پاس گئیں،وہ حسب توقع اپنے روم میں تھا۔"مام آپ۔۔!! مجھے بلا لیا ہوتا۔۔"اس نے اپنی عادت سے بڑھ کر تمیز سے بات کی۔

"نہیں بیٹا۔۔کام مجھے تھا تو اس لیے میرا آنا بنتا تھا۔۔"انہوں نے مسکرا کر جواب دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کام؟ مجھ سے۔۔؟؟؟"اس نے تعجب سے پوچھا۔۔کیوں کہ عام طور پر،اس کی مام کو اس سے کوئی کام نہیں پڑتا تھا۔

"ہاں۔۔تم سے کام ہے۔۔!!وہ میں کہنے آئی تھی کہ عنقا کو واپس لے آؤ،کافی دن ہو چکے ہیں اسے گئے ہوئے،تمہارے ڈیڈ بھی اسے یاد کر رہے تھے۔۔"ان کے لہجے میں مان بھرا تحکم تھا۔

"مام۔۔!!آپ کو اس کی یاد کیسے آگئی۔۔؟؟"اس نے بھی مسکرا کر،ان کے ساتھ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"مجھے نہیں پتہ کہ کیسے آئی ہے۔۔!! میں بس کہنے آئی ہوں کہ اس کو لے آؤ اور لانے کے بعد اس کے ساتھ کوئی بدتمیزی نہیں کرنا۔۔!!" انہوں نے منت کی۔

"میں نہیں لا رہا۔۔اپنی مرضی سے گئی تھی وہ، جب آنا ہوگا آجائے گی۔۔" اس نے دو ٹوک جواب دیا۔

"بیٹا ایسے نہیں کرتے۔۔ تم نے گھر دیکھا ہے۔۔ کیسا خالی خالی سا ہو گیا، اتنا عرصہ ہو گیا ہے۔۔ گھر کی رونق ہی ختم ہو کر رہ گئی، بس اب بہت ہو گیا، ختم کرو یہ سب۔۔ انسانوں کی طرح رہو۔۔" انہوں نے تھوڑی تلخی سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"بس مام۔۔میں اسے واپس نہیں لا سکتا۔۔"اس کا لہجہ بھی اٹل تھا۔

"بس مام۔۔میں اسے واپس نہیں لا سکتا۔۔"اس کا لہجہ بھی اٹل تھا۔

"تو پھر اس کو طلاق دے دو۔۔!! کوئی فیصلہ لو۔۔!! یوں فضول میں اس بچی کی زندگی کی خراب مت کرو۔۔!! تم نے بہت پاگل پن دکھایا ہے اب تک، اور میں نے برداشت کیا۔۔!! پر اب نہیں بیٹا۔۔!!"اس مام سنجیدگی سے بولیں۔

"لیکن۔۔مام۔۔!!وہ۔۔"ابھی وہ بول ہی رہا تھا کہ اس کی مام نے بات کاٹی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"It's over now!! I can't listen your nonsense excuses anymore!! Please!! My son!! Be serious"

(بہت ہو گیا!! اب میں مزید تمہارے فضول بہانے نہیں سنوں گی۔۔!! خدارا۔۔!! سنجیدہ ہو جاؤ۔۔!!میرے بچے۔۔!!)

Posted On Kitab Nagri

انہوں نے دوٹوک کہااور وہاں سے چلی گئیں۔

عدیل نے زندگی میں پہلی دفع، اپنی مام کو اتنا سنجیدہ دیکھا تھا۔۔!! اور وہ کیا کہہ گئی تھیں۔۔"اس کو طلاق دے دو۔۔"""کیا میں یہ کر سکتا ہوں۔۔؟؟"اس نے خود سے سوال کیا۔۔پر کوئی جواب نہ پاسکا۔

××××

واقعی سب کچھ بہت بگڑ چکا تھا، اتنا کہ اس کا ٹھیک ہونا اب بے حد مشکل تھا۔اب تو عدیل نے بھی یہ بگاڑ محسوس کرنے لگا تھا۔۔اب تو وہ بھی چاہتا تھا کہ سب ٹھیک ہو جائے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ عادل کو دیکھتا، تو اسے رہ رہ کر خود پر غصہ آتا کہ آخر وہ کیسے اتنا خود غرض بن گیا۔۔اس نے ایک آدھی مرتبہ سوچا کہ عنقا کو طلاق دے ہی دے، اور عادل سے بھی معافی مانگ لے، ان دونوں کو پھر سے ایک کردے لیکن طلاق والی سوچ پر تو جیسے وہ مچل کر رہ جاتا، دماغ تھا کہ خاموشی اختیار کر لیتا، اور دل۔۔اس کی کوئی آواز اب تک اس کے شعور تک نہیں پہنچی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے علاوہ عادل سے معافی مانگنا۔۔اس کے لیے کوئی آسان کام نہیں تھا۔۔آخر کیا منہ لے کر جاتا۔۔ اور اریزے۔۔وہ بھی تو اب تک اس کے دل و دماغ پر قابض تھی۔اب تک اس کی جدائی، اسے اندر سے گھائل کرتی تھی، تڑپاتی تھی، درد دیتی تھی، وہ بے حد مشکل اور پریشانی سے گزر رہا تھا۔۔وہ اذیت کا شکار تھا، اس کا ضمیر اسے ملامت کرنے لگا تھا، اسے سمجھ نہیں آتا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔وہ ہزاروں مشکلات کے بھنور میں پھنسا، زندگی سے دور ہوتا جا رہا تھا۔۔وہ دن بہ دن گھٹتا جا رہا تھا، اس کی حالت ایسی تھی کہ اسے دیکھ کر، اس کی ماما کو خوف آتا۔۔وہ اپنی ہر مشکل، ہر الجھن میں بالکل اکیلا تھا۔

اس وقت اسے ضرورت تھی کسی ایسے شخص کی، جو اسے سمجھے، جو اسے، اس کی ہر مصیبت سے رہائی دلا سکے، کوئی ایسا جو اریزے کی کمی پوری کرے اور یقیناً عنقا کے علاوہ ایسا کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔اور یہ بات اس بے خبر انسان کو معلوم نہ تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

××××

عنقا کو گھر آئے کافی عرصہ ہو چکا تھا۔۔اب تو اس کے پیرینٹس نے بھی اپنا ارادہ بدل لیا تھا۔۔وہ اسے واپس بھیجنا چاہتے تھے۔۔ظاہر ہے۔۔وہ بھی کب تک، اسے ایسے گھر میں بٹھا سکتے تھے۔۔!!

Posted On Kitab Nagri

لیکن عنقا سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔۔وہ تو عدیل کا نام سنتے ہی تپ جاتی تھی۔

×××××

عدیل نے بہت سوچ بچار کرنے کے بعد عادل سے، بالآخر معافی مانگنے کی ٹھانی۔اس نے دو دفع اس سے بات کرنے کی کوشش کی پر وہ اسے مکمل طور پر نظرانداز کر دیتا۔۔عدیل کو خود میں کچھ ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا۔۔وہ اپنے کمرے میں بیٹھا۔۔ہاتھوں میں سر گیا، رو رہا تھا۔

اس کا احساس جرم اسے رلا رہا تھا۔۔وہ خود کو بہت بے قرار محسوس کر رہا تھا۔۔اسے ہر حال میں اپنے چھوٹے بھائی سے معذرت کرنی تھی۔پر کیسے۔۔؟؟وہ تو اسے سننے کو تیار ہی نہ تھا۔وہ تو اس سے کوئی بات ہی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔وہ بھی تو حق پر تھا۔۔بھلا ایسے کیسے عدیل کو سنتا۔۔اس کی بات کو اہمیت دیتا۔۔اس نے جو ظلم کیا تھا۔۔جو گھٹیا پن دکھایا تھا۔۔اس کے بعد تو اس سے کوئی تعلق جوڑے رکھنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔۔پھر وہ کیسے اس کی سن لیتا۔۔!!

Posted On Kitab Nagri

×××××

عدیل۔۔ سے اب اپنا اضطراب سنبھالا نہیں جا رہا تھا۔۔ وہ انا اور خود پرستی کا مارا شخص، بالآخر اپنی انا قربان کرنے پر آمادہ ہوا۔۔اس نے سوچا کہ آج چاہے جو بھی ہو۔۔ وہ اس سے بات کر کے ہی دم لے گا، اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر کے سکون کا سانس لے گا۔

×××

وہ اپنی سوچ کو حقیقت کا جامہ پہنانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ عادل کے کمرے کی طرف بڑھا۔۔ کچھ دیر پہلے اس نے، اسے وہیں جاتے ہوئے دیکھا تھا۔۔اس لیے وہ ڈائریکٹ وہیں گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

توقع کے مطابق عادل وہاں موجود تھا۔۔ وہ ٹاول سے اپنے گیلے ہاتھ منہ خشک کرتا ہوا، واشروم سے باہر نکل رہا تھا۔۔ کہ اس کی نظر عدیل پر پڑی۔۔

"آپ یہاں۔۔؟؟" وہ بے حد حیرت زدہ ہوتا، تھوڑی ناگواری سے بولا۔

"ہاں۔۔ وہ مجھے کچھ کہنا تھا۔۔!!" اس نے شرمندہ ہو کر کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ ایسا کیوں لگا کہ میں آپ کی بات سنوں گا؟؟"اس نے تضحیک آمیز لہجے میں کہا۔

"مت سنو۔۔!!لیکن میں کہہ کر رہوں گا۔۔!"اس نے اٹل لہجے میں کہا۔

"جب میں سنوں گا ہی نہیں تو آپ کہیں گے کیسے۔۔؟؟"اس نے تمسخر اڑایا۔

اور ساتھ ہی آگے بڑھ کر اپنے ہاتھ سے دھکیل کر،اسے بد تمیزی کمرے سے باہر نکلنے کا اشارہ کیا۔

🚫❌

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اور ساتھ ہی آگے بڑھ کر اپنے ہاتھ سے دھکیل کر،اسے بد تمیزی کمرے سے باہر نکلنے کا اشارہ کیا۔

"نکلیں میرے کمرے سے۔۔"وہ بدلحاظ ہوا۔

"عادل۔۔آپ جیسے گھٹیا اور گندے آدمی کی کوئی بات نہیں سننا پسند نہیں کرتا"اس نے "کمینے"اور "گندے"پر خاصا زور دیتے ہوئے،لہجے میں طنز کی آمیزش کی،اور حقارت سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

عدیل کو اس کا ایسا انداز بہت برا لگا، اسے اندازہ ہوا کہ وہ بالکل بھی آرام اور تحمل سے، اسکی بات نہیں سننے والا۔۔اس نے عادل کے لہجے میں موجود حقارت اور طنز کو محسوس کرتے ہوئے، سلگ کر اس پر حملہ کیا۔

عدیل نے لپک کر اس کا گریبان پکڑا۔۔اور اسے اپنے قابو میں کیا۔

عدیل کے لیے یہ حملہ انتہائی اچانک اور غیر متوقع تھا۔۔"کیا بدتمیزی ہے یہ۔۔!!" وہ خود کو چھڑانے کی کوشش کرتا ہوا غرایا۔

عدیل نے اس کے گریبان پر اپنی گرفت سخت رکھی۔۔اور سختی سے اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھتے ہوئے بولا۔

"سکون سے بات سنو میری۔۔!! میں تم سے معافی مانگنے آیا ہوں۔۔!! میں بہت بہت شرمندہ ہوں۔۔اپنی ہر حرکت پر نادم ہوں۔۔ تم ہو کہ آگے سے فضول باتیں کر رہے ہو۔۔"!!

Posted On Kitab Nagri

"واٹ۔۔ نانسینس۔۔!! یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔!! ایسے کون معافی مانگتا ہے۔۔؟؟" عادل نے غصے سے کہا۔

"میں مانگتا ہوں۔۔اور مانگ رہا ہوں۔۔!! اللہ کا واسطہ دیتا ہوں تجھے یار!! معاف کر دے اپنے بھائی کو۔۔!!" وہ اس کا گریبان چھوڑتے ہوئے بے تکلف ہوا، اور اپنے دونوں ہاتھ جوڑ کر، ملتجی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

اس کا یکدم ایسے بدلنا۔۔عادل کو حیران کر گیا۔۔ لیکن اس نے ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے، عدیل کی طرف سے چہرہ پھیرا۔۔"شاید آپ کو آپ کے جرم کا اندازہ نہیں۔۔!! شاید آپ جانتے نہیں کہ آپ کے اس جرم کی کوئی معافی نہیں۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہر جرم کی معافی ہوتی ہے۔۔!! اور مجھے معافی چاہئے۔۔ ہر حال میں۔۔ چاہئے۔۔ ورنہ میرا احساس جرم میری جان لے لے گا۔۔ میرا دم گھونٹ دے گا۔۔!!" اس کی آنکھیں ضبط سے سرخ ہونے لگی تھیں۔۔اور لہجہ تھا کہ بے بسی کی تصویر بنا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عادل نے ایک خفا سی نظر عدیل پر ڈالی۔۔ اور ماتھے پر تیوریاں چڑھاتا، سختی سے بولا۔۔ "بھائی پلیز۔۔!! مجھے آپ کی مزید کوئی بات نہیں سننی۔۔اور معافی کی مجھ سے کوئی توقع مت رکھیں۔۔آپ نے بہت دل دکھایا ہے میرا۔۔بلکہ صرف آپ نے نہیں ہر کسی نے دکھایا ہے۔۔"

عدیل۔۔اس کے شکوے پر کٹ کر رہ گیا،اسے اور کچھ سمجھ نہ آیا تو۔۔وہ گرتا ہوا اس کے قدموں میں بیٹھا۔۔آنکھیں تھیں کہ اپنا ضبط کھو چکی تھیں۔۔آنسو امڈ کر باہر آنے لگے۔

"میں یہاں تمہارے پیروں میں بیٹھا رہوں گا۔۔جب تک تم مجھے معاف نہیں کرتے۔۔اور سنو اگر تم عنقا سے شادی کرنا چاہو تو میں اسے تمہارے لیے طلاق دے دوں گا۔۔" وہ ٹوٹتی ہوئی آواز لیے، بے بس ہوتا ہوا بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عادل نے بدک کر پیچھے ہونا چاہا، پر عدیل سر جھکائے،اس کے پیروں کو تھامے،اسے عجیب سی کیفیت میں مبتلا کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جو بھی تھا، عدیل اس سے بڑا تھا۔۔اور وہ زندگی میں ہمیشہ اس کی دل سے عزت کرتا آیا تھا۔۔اب اسے کیسے۔۔اپنے قدموں میں گرا ہوا دیکھتا۔۔ سو اس نے آگے بڑھ کر، اپنے بھائی کو کندھوں سے تھامتے ہوئے، اٹھایا۔۔اور لمحے کی بھی دیر کئے بغیر اسے سینے سے لگایا۔۔ وہ اسے معاف نہیں کرنا چاہتا تھا پر عدیل کی معافی کی اس حد تک طلب دیکھتے ہوئے اس نے اپنا فیصلہ بدلا۔

اسے لگا کہ وہ واقعی شرمندہ ہے، اور ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ لوگ اپنی غلطیاں مان کر، کھلے دل سے اعتراف کر کے معافیاں طلب کریں۔اگر وہ اپنی انا قربان کر کے، سچے دل سے معافی کا طلبگار تھا تو عادل کو بھی اسے معاف کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔ کیوں کہ جو کچھ ہو چکا تھا وہ بدلنے والا تو تھا نہیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مگر پھر بھی، دل میں دبی شکایتوں نے عادل کو گلہ کرنے پر مجبور کیا۔۔وہ شدت سے عدیل کے گلے سے لگا، روٹھا روٹھا بول رہا تھا۔۔

"بھائی آپ سچ میں بہت برے ہیں۔۔!! میں معاف کرتا ہوں آپ کو۔۔ لیکن میں بہت بہت ناراض ہوں۔۔!! آپ کو پتہ ہے ہر روز کتنی تکلیف سے گزرتا تھا میں۔۔!! اور آپ ہیں کہ آپ کو اب جا کر خیال آیا ہے۔۔!!" وہ کہتے ساتھ ہی اس سے الگ ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"آئم سوری ناں۔۔ پتہ تو ہے۔۔ تمہارا بھائی ان معاملوں میں کتنا نکما ہے۔۔!! اینڈ تھینکس ٹو یو آ لوٹ۔۔(اور تمہارا بہت بہت شکریہ) اگر تم آج مجھے معاف نہ کرتے ناں۔۔ تو اذیت کے مارے میں نے پھر سے خودکشی کر لینی تھیں۔۔"اس نے نم آنکھیں لیے۔۔ ہلکی سا مسکرا کر کہا۔

"شٹ اپ برو۔۔!! زندگی ختم کرنے کے لیے نہیں ہوتی۔۔"اس نے تیز لہجے میں سمجھا کر کہا۔

"اچھا۔۔ چھوڑو یہ سب۔۔"عدیل نے ٹاپک بدلا اور نظریں چراتے ہوئے کہا۔۔

"مجھے بتاؤ۔۔ کیا تم اسے اب بھی اپنانا چاہتے ہو۔۔؟؟ آئی مین۔۔ اگر چاہو تو میں اسے۔۔"وہ ابھی بول ہی رہا تھا کہ عادل نے اس کی بات کاٹی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مجھے بتاؤ۔۔ کیا تم اسے اب بھی اپنانا چاہتے ہو۔۔؟؟ آئی مین۔۔ اگر چاہو تو میں اسے۔۔"وہ ابھی بول ہی رہا تھا کہ عادل نے اس کی بات کاٹی۔

Posted On Kitab Nagri

"بھائی۔۔!!میں نے محسوس کیا ہے، اب وہ مجھ میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتی۔۔اور نہ ہی میرا اس سے کوئی لینا دینا ہے، پلیز آپ کبھی تو اپنی عقل استعمال کیا کریں۔۔وہ لڑکی ہے، جیتی جاگتی انسان، کوئی بے جان کھلونا نہیں کہ ہم جب چاہیں، اپنے مطالبات کے مطابق اس کا استعمال کریں۔۔!!"عادل کو واقعی عدیل کی اس پیشکش پر تاؤ آیا تھا۔

عدیل۔۔ بھی کب چاہتا تھا کہ وہ اسے چھوڑ دے، لیکن برا ہو اس کی کم فہمی کا، جو وہ اپنے دل کی بات سمجھنے سے ہی قاصر تھا۔۔اور عادل کی ناراضگی دور کرنے کے لیے وہ اتنی بڑی آفر کر بیٹھا۔

ابھی اگر عادل اگر اس کی پیشکش قبول کر لیتا تو۔۔عدیل کا بہت نقصان ہو جانا تھا۔۔شکر تھا کہ اس نے، دل کھول کر عدیل کو جھاڑا تھا۔۔ ورنہ اس نے اپنی بے وقوفیوں کے مظاہرے دکھانے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عدیل، عادل کے جواب پر متذبذب ہوتا، وہاں سے چلا گیا۔

×××××

Posted On Kitab Nagri

عدیل تو عدیل، عادل بھی اس سارے واقعے کے بعد خود کو کافی ہلکا محسوس کر رہا تھا، اس کے دل پر بھی تو بوجھ تھا کہ کسی کو اس کا خیال نہیں۔۔ وہ بھی تو دکھی تھا کہ کسی کو اس کی ناراضگی کی پروا نہیں۔۔!! اب ایسی معافی تلافی کے بعد، اسے بھی کافی اچھا محسوس ہو رہا تھا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

××××

عنقا کے ایگزامز شروع ہونے والے تھے،اور عنقا تو چاہتے ہوئے بھی اپنی پڑھائی میں دھیان نہیں لگا پا رہی تھی۔۔اسے ہر چیز سے بیزاری اور اکتاہٹ محسوس ہوتی۔

ابھی بھی۔۔وہ۔۔کتابوں میں گھسی بیٹھی تھی۔۔دماغ تھا کہ کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا،اسے رہ رہ کر خود پر غصہ آیا کہ آخر وہ کیوں دھیان نہیں لگا پا رہی۔۔اتنے میں اس کی امی کافی کا مگ لیے اس کے روم میں آئیں،اسی نے تھوڑی دیر پہلے اپنی امی کو کافی کا بولا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیسی تیاری ہو رہی ہے۔۔؟؟"انہوں نے پیار سے پوچھا۔

ان کے پوچھنے کی دیر تھی کہ عنقا کی آنکھیں فوراً موٹے موٹے آنسوؤں سے بھر گئیں،"امی۔۔کچھ بھی نہیں سمجھ آ رہا۔۔کچھ تیار نہیں ہو رہا۔۔"وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی امی تو اس کے اچانک ،ایسے رد عمل پر پریشان ہی ہو گئیں۔۔"بیٹا۔۔کیا ہوا۔۔؟؟اس میں ایسے رونے والی کیا بات ہے۔۔؟؟ابھی تیار نہیں ہو رہا تو تھوڑی دیر بعد کوشش کر لینا۔۔"انہوں نے پیار سے پچکارتے ہوئے کہا۔

"نئ۔۔امی۔۔مجھے پتہ ہے۔۔مجھے ایک لفظ بھی تیار نہیں ہو گا۔۔پتہ نہیں کیا مسئلہ ہے۔۔دل پر عجیب بوجھ محسوس ہوتا ہے۔۔کوئی کام نہیں ہوتا۔۔کچھ سمجھ نہیں آتا۔۔ہر وقت سوگوار سی کیفیت طاری رہتی ہے۔۔"وہ امی سے لپٹتے ہوئے،رو رو کر اپنا حال بتا رہی تھی۔

اس کی امی کو اس کی یہ حالت خوب اچھی طرح سمجھ میں آ رہی تھی۔۔اور اس کی کیفیت کے بارے میں سنتے ہی،انہوں نے دھیما سا مسکرا کر،اس کی پیشانی کو چوما۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اچھا۔۔چلو۔۔میں کچھ کرتی ہوں۔۔"وہ آہستگی سے اس کو خود سے علیحدہ کرتے ہوئے بولیں۔

××××

Posted On Kitab Nagri

"سلیمان صاحب۔۔اب بہت ہو گیا۔۔ ہمیں عنقا کے سلسلے میں اس کے سسرال والوں سے بات کرنی چاہیے۔۔" عنقا کی امی نے شام کی چائے کے دوران بات شروع کی۔

"ہاں۔۔ میں بھی سوچ رہا تھا۔۔ لیکن ہم لوگ لڑکی والے ہیں۔۔ کیا ہمارا بات کرنا ٹھیک رہے گا۔۔اور عنقا بھی تو۔۔ جانے کو راضی نہیں۔۔ پھر کیسے بات کریں گے۔۔!!" انہوں نے پریشانی سے اپنی ایک انگلی ماتھے پر رگڑتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں پتہ سلیمان صاحب۔۔!! اگر میری بچی کچھ دن اور یہاں رہی ناں۔۔ تو نفسیاتی مریضہ بن جائے گی۔۔ میں نہیں چاہتی اسے کچھ ہو۔۔!! بس آپ ان لوگوں سے بات کریں کہ وہ آ کر لے جائیں اسے۔۔" وہ جذباتی ہوئیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اچھا۔۔ چلیں میں دیکھتا ہوں۔۔!!" وہ سہولت سے جواب دیتے ہوئے بولے۔

Posted On Kitab Nagri

"دیکھیں نہیں۔۔ کچھ کریں۔۔ پتہ ہے سارا سارا دن۔۔ وہ اپنے شوہر کو سوچ سوچ کر کڑھتی رہتی ہے۔۔ زبان سے بے شک وہ کچھ نہ کہے پر۔۔ میں ماں ہوں اس کی۔۔ سب سمجھتی ہوں کہ اس کے دل میں کیا کچھ چل رہا ہے۔۔" انہوں نے جلدی مچاتے ہوئے کہا۔

ان کی جلد بازی دیکھتے ہوئے، سلیمان صاحب نے مصطفیٰ صاحب کو کال ملائی، پہلی بیل پر کال ریسیو کی گئی۔انہوں نے رسمی علیک سلیک کے بعد فون کرنے کا مقصد بیان کیا۔

مصطفیٰ صاحب تو خود بھی یہی چاہتے تھے کہ عنقا، ان کے گھر واپس آ جائے۔انہوں نے مزید بات کرنے کے لیے، فون اپنی بیگم کو تھمایا، فون کی دوسری طرف بھی۔۔اب عنقا کی امی موجود تھیں۔ انہوں نے آپس میں گفتگو کی اور عنقا کو گھر واپس لانے کا سارا پلین ترتیب دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

××××

Posted On Kitab Nagri

اگلے روز، عنقا کی امی اس کے پاس آئیں، ویک اینڈ تھا تو یونیورسٹی بند تھی۔۔اس لیے وہ گھر پر ہی تھی۔

"بیٹا۔۔!! جلدی۔۔ سے اپنی ساری چیزیں پیک کرو۔۔ ہمیں فوراً نکلنا ہے۔۔" انہوں نے جلدی جلدی کہا۔

"کیوں کیا ہوا۔۔؟؟" وہ ان کے اچانک ایسے رویے میں دیے گئے حکم پر ہڑبڑا کر رہ گئی۔

"وہ تمہارے ساس سسر کی کال آئی ہے۔۔وہ تمہیں لینے آرہے ہیں۔۔!!" انہوں نے بتایا۔

"آتے رہیں۔۔ میں نے ان کے ساتھ کہیں بھی نہیں جانا۔۔" اس نے ان کی بات سن کر سکون سے جواب دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پاگل مت بنو۔۔!! اللہ اللہ کر کے تو وہ تمہیں لینے آرہے ہیں۔۔ آگے سے ایسی باتیں کر رہی ہو۔۔!!" اس کی امی نے اسے ڈانٹا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے ان کے پیر نہیں پکڑے کہ مجھے لینے آئیں۔۔اس لیے میں نے نہیں جانا ان کے ساتھ۔۔"
اس نے ضد سے کام لیا۔

وہ ابھی اپنی ضد اور ہٹ دھرمی جاری رکھے ہوئے تھی کہ اس کے ابو کمرے میں داخل ہوئے اور اپنی رعب دار آواز اور سخت لہجے میں اسے اپنی چیزیں پیک کرنے کا حکم دیا۔ان کے آگے، تو یہ "چوں" بھی نہیں کر پائی۔

وہ چاہتے تو کب کا اسے واپس بھیج دیتے۔۔ لیکن اب تک انہوں نے اس کے معاملے میں نرمی اختیار کی ہوئی تھی۔۔ مگر اب وہ اسے مزید ڈھیل نہیں دے سکتے تھے۔آخر کو وہ اس کے باپ تھے۔۔اور اس کے مستقبل کی پرواہ بھی کرتے تھے۔

××××

Posted On Kitab Nagri

وہ واپس جانے کے لیے بالکل تیار نہیں تھی۔۔لیکن اس میں بڑوں کے حکم اور فیصلے کے آگے بولنے کی زیادہ ہمت بھی نہیں تھی۔اس نے اپنی طرف سے کمزور کمزور سا انکار کیا،مزاحمت کی لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا اور وہ کڑھتی ہوئی اپنے ساس سسر کے ساتھ روانہ ہوئی۔

عدیل نے تو اپنی طرف سے لاتعلقی کے سارے ریکارڈ توڑ رکھے تھے۔۔اسے اپنی کافی بے عزتی محسوس ہوئی کہ وہ خود ہی زبردستی واپس آگئی۔۔

خیر اب کیا ہو سکتا تھا۔۔اب تو وہ واپس آچکی تھی۔

×××

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عدیل کی ماما، بڑے پیار اور اہتمام سے اسے عدیل کے کمرے میں چھوڑ کر آئیں۔

عدیل کی ماما، بڑے پیار اور اہتمام سے اسے عدیل کے کمرے میں چھوڑ کر آئیں۔

شکر تھا کہ عدیل اپنے روم میں نہیں تھا۔۔ورنہ وہ بے چاری،اسے کیسے فیس کرتی۔۔!!

Posted On Kitab Nagri

فوزیہ بیگم کے جانے کے بعد اس نے احتیاط سے کمرے کے باہر جھانکا، اور پھر واپس اندر آ کر اپنی ساری چیزیں اٹھائیں۔۔اس نے سوچا تھا کہ وہ عدیل کے آنے سے پہلے ہی اپنے دوسرے والے کمرے میں چلی جائے گی۔۔اور اس کو، اس کے آنے کا پتہ بھی نہیں چلے گا۔

اسی لیے وہ تیزی سے اپنی چیزیں اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھی تھی لیکن سامنے سے آتے عدیل کو دیکھ کر ٹھٹھک کر رہ گئی، اس وقت اسے اپنی اچھی خاصی بے عزتی محسوس ہوئی، "اف۔۔!! کیا سوچ رہا ہوگا یہ۔۔!! کتنی بے شرم ہوں میں۔۔بن بلائے ہی اٹھ کر آ گئی۔۔!!" وہ زمین میں گڑھنے والی ہو رہی تھی اور اوپر سے عدیل کا اپنی حیران نظروں سے اسے گھورنا۔۔اسے مزید کوفت میں مبتلا کر رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دوسری طرف، عدیل کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ اس وقت یہاں ہو گی۔۔!! اسے، عنقا کو اپنی نظروں کے سامنے دیکھ کر خوشگوار حیرت ہوئی۔ لیکن اس عقل کے آدھے انسان نے اپنی خوشگواری کا تاثر کہیں اندر چھپاتے ہوئے صرف حیرت کا مظاہرہ کیا۔

"تم۔۔یہاں۔۔؟؟" اس نے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اس کے پوچھنے پر عنقا کو مزید انسلٹ فیل ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہمم۔۔!!انکل آنٹی زبردستی لائے ہیں۔۔"اس نے بات بنائی۔

"اچھا اچھا۔۔!! یہ بات ہے۔۔!! میں سمجھا شوہر کی یاد ستا رہی تھی، اس لیے بن بلائے بھاگی بھاگی چلی آئیں،"عدیل نے زوردار قہقہہ لگا کر اسے چڑاتے ہوئے کہا۔وہ اس کی شکل دیکھ کر سمجھ چکا تھا کہ وہ اس وقت کیسا فیل کر رہی ہے، اس لیے، اس نے جان بوجھ کر ستانے کے لیے ایسی بات کی۔

"غلط فہمیاں۔۔!!تو دیکھو اپنی۔۔!! مجھے کیا پڑی ہے کسی جنگلی کو یاد کرنے کی، اور تم ناں۔۔ میرے راستے سے ہٹو۔۔مجھے اپنے روم میں جانا ہے۔۔!!"وہ تیز لہجے میں بولی۔

اپنے لیے جنگلی کا لفظ سن کر، عدیل کو تاؤ آیا،"اے لڑکی۔۔!!ذرا زبان سنبھال کے بات کیا کرو۔۔!! سخت چڑھ ہے مجھے اس لفظ سے۔۔اب تم نے دوبارہ کہا ناں تو کچھ بہت برا کر دوں گا تمہارے ساتھ۔۔ اور ہزار بار بولا ہے کہ ذرا ادب لحاظ سے بات کرنا سیکھو۔۔یہ مجھے "تم"مت کہا کرو۔۔!!"عدیل نے بالکل سیریس ہو کر وارننگ دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"مسٹر جنگلی۔۔!! تم مجھے زہر لگتے ہو۔۔انفیکٹ نفرت ہے مجھے تم سے۔۔اس لیے مجبوری ہے۔۔ ادب نہیں کر سکتی تمہارا۔۔" عنقا نے بھی سلگتے لہجے میں جواب دے کر اپنا بدلہ پورا کیا۔۔وہ بھی تو کیسے واپس آنے والی بات پر اسے ایمبیریس (embarrass) کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

وہ اس کی ہٹ دھرمی پر کڑے تیوروں سے گھورنے لگا۔

"یہ مجھے گھورنا بند کرو۔۔اور راستہ دو۔۔مجھے اپنے روم میں جانا ہے۔۔" عنقا نے بدتمیزی سے کہا۔

"تم ایسے نہیں سدھرا گی۔۔!!تمہارا علاج کرنا پڑے گا۔۔!!" وہ قہر برساتی نظروں سے گھورتا ہوا اس کے قریب آیا۔اس کے وحشت ناک تیور دیکھ کر۔۔عنقا کی تو ساری دادا گری جھاگ کی طرح بیٹھ گئی۔۔اسے، عدیل کے ایکسپریشنز ڈرنے پر مجبور کر رہے تھے۔

اسے دھڑکا سا لگا کہ اللہ جانے، یہ آدمی کیا غضب ڈھانے والا ہے۔۔!!وہ ابھی تک اس کا، گلا دبانے والا اٹیک (attack) نہیں بھولی تھی۔۔!!اس کی ڈر اور توقعات کے خلاف جاتے ہوئے۔۔عدیل نے کوئی وحشیانہ حرکت نہیں کی، بلکہ اس کے ہاتھ سے اس کا سامان لیا۔۔اس میں سے کتابیں علیحدہ کر کے،

Posted On Kitab Nagri

اپنی کتابوں کے ریک پر، اس کی بکس کے جگہ بنا کر ان کو وہاں رکھا۔ جو تھوڑے بہت کپڑے اور دوسری چیزیں تھیں،ان کو بذات خود، واڈروب میں رکھا۔

وہ ہونقوں کی طرح اسے دیکھ رہی تھی۔۔اس کے سخت ایکسپریشنز کے آگے، وہ کچھ بولنے کی ہمت نہ کر پائی۔

وہ سب چیزوں کو ان کی جگہ پر رکھ کر اس کی طرف پلٹا۔۔!!

"کہیں نہیں جاؤ گی تم۔۔!! یہ ہی تمہارا روم ہے۔۔اور یہاں سے کہیں جانے کی سوچی تو ٹانگیں توڑ دوں گا۔۔!!"اس نے،اپنی شہادت کی انگلی لہراتے ہوئے، سختی سے وارن کیا۔

عنقا کا تو حلق خشک ہونے لگا تھا۔۔"وہ۔۔وہ۔۔میں نے پڑھنا ہوتا ہے۔۔!! ایگزامز ہونے والے ہیں میرے۔۔!! میں یہاں کیسے پڑھوں گی۔۔!!"وہ منمنائی۔

Posted On Kitab Nagri

"پڑھ لینا یہیں پر۔۔ میں نے پڑھنے سے تو منع نہیں کیا۔۔بس یہاں سے باہر نہیں جاؤ گی۔۔!!"اس نے حکم دیا۔

"نہیں نہیں۔۔ایسے نہیں کرو۔۔اس طرح۔۔ تمہاری موجودگی میں تو بالکل مجھ سے کچھ نہیں پڑھا جائے گا۔۔!! پلیز جانے دو۔۔!! دیکھو میں تمہیں آئندہ جنگلی بھی نہیں کہوں گی۔۔!! اور بدتمیزی کرنے کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہو گا۔۔!! سچی۔۔!! پلیز جانے دو۔۔!!" وہ باقاعدہ منتیں کرنے پر اتر آئی تھی۔۔ واقعی۔۔ وہ اس کے ہوتے ہوئے کیسے پڑھ سکتی تھی۔۔ اگر وہ سامنے ہوتا تو اس کا سارا دھیان اپنی طرف کھینچے رکھتا۔

لاشعوری طور پر اسے یہ اندیشہ تھا۔۔ جس کے پیش نظر وہ الگ روم۔۔ میں جانے کی اتنی منتیں کر رہی تھی۔

عدیل، اس کی حالت سے اچھا خاصا لطف اندوز ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں مسز۔۔!!آپ یہاں سے کہیں نہیں جائیں گی۔۔!!اور میں آپ کو اب آخری دفع کہہ رہا ہوں کہ مجھے "تم "نہیں کہنا۔۔!!"عدیل نے جلانے والی مسکراہٹ اچھالتے ہوئے کہا۔

اور عنقا واقعی جل کر رہ گئی تھی۔

"عدیل۔۔ پلیز۔۔ جانے دیں ناں مجھے۔۔ دیکھیں۔۔!! یہاں ایک لفظ بھی نہیں پڑھا جائے گا مجھ سے۔۔آپ میری پرابلم کو سمجھیں ناں۔۔!!"اس نے مصلحت کا کڑوا گھونٹ پیتے ہوئے،عدیل کے حکم کی تعمیل کی کہ شاید اس کو عنقا پر ترس آئے اور وہ اسے جانے دے دے۔

اس وقت ایسے منتیں کرتے ہوئے۔۔وہ اسے بہت معصوم لگی۔۔ساتھ ہی اس بے چاری کی حالت پر، اسے مزہ بھی خوب سارا آیا۔۔!!جو بھی تھا۔۔!!بے شک وہ اس کی بات مان چکی تھی لیکن یہ اس کی بات نہیں ماننے والا تھا۔۔اس نے سوچ لیا تھا۔۔کہ اس کو اچھی طرح تنگ کرے گا۔۔!!

ابھی اس نے آگے سے کوئی جواب نہیں دیا تھا کہ وہاں عادل آدھمکا۔۔عنقا کو وہاں دیکھ کر وہ سرپرائز ہوا تھا لیکن اب اس کا،اس سے کیا لینا دینا سو وہ اپنی مام کا پیغام عدیل تک پہنچا کر واپس چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

مام نے عدیل کو بلوایا تھا۔ وہ ان کے پاس گیا۔۔ اس نے بلانے کا مقصد پوچھا تو مام نے اتنا لمبا لیکچر دیا۔۔ کہ عنقا کے ساتھ اب کسی قسم کی کوئی بد تمیزی نہ کرے، اسے پیار سے ڈیل کرے، اس کا خیال رکھے اور وغیرہ وغیرہ۔۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ انہوں نے عدیل سے اپنی ساری نصیحتوں پر عمل کرنے کا وعدہ بھی لیا۔اور وہ بھی مزے سے پرامس کر کے آگیا۔

اب اس کا بھی دل کرتا تھا کہ وہ نارمل لوگوں کی طرح سکون سے رہے۔۔ اس مقصد کے لیے ضروری تھا کہ وہ اپنے سے جڑے رشتوں کو مان دے، ان کی خواہشات کا احترام کرے، خاص طور پر اپنے مام ،ڈیڈ کا کہا مانے۔۔ نہ کہ اپنی من مانیاں کرتے ہوئے ان کے لیے پریشانیاں پیدا کرے۔۔!! اس لیے۔۔اس نے اپنی مام سے پرامس کیا۔

××××

عدیل کے جاتے ہی عنقا پریشانی سے، وہیں بیڈ پر بیٹھ گئی، "کاش کہ میں یہاں نہ آتی۔۔!!" اس نے افسوس سے سوچا۔۔!!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ ابھی کسی طرح واپس جانے کی کو سکیم سوچنے لگی تھی کہ اس کی امی کی کال آئی۔۔انہوں نے سلام دعا کے بعد، فوراً ہی اسے اس بات سے آگاہ کیا کہ وہ اور اس کے بابا، تقریباً ڈیڑھ ہفتے کے لیے اس کے ماموں کے ہاں جا رہے ہیں۔۔اس لیے وہ گھر واپس آنے کے متعلق سوچنے کی بھی کوشش نہ کرے۔

وہ بھی اس کی ماں تھیں، اس کی رگ رگ سے واقف تھیں۔۔اس لیے انہوں نے پہلے ہی سے اس کی واپسی کے سارے دروازے بند کیے۔

وہ بھی اس کی ماں تھیں، اس کی رگ رگ سے واقف تھیں۔۔اس لیے انہوں نے پہلے ہی سے اس کی واپسی کے سارے دروازے بند کیے۔

وہ تو بس دل مسوس کر رہ گئی۔اتنے میں عدیل، مسکراتا ہوا واپس آتا دکھائی دیا۔اس وقت، عنقا کو اپنی مسکراہٹ سمیت، وہ، خود بھی بہت برا لگ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"بس مجھے نہیں پتہ۔۔ میں نے اپنا پڑھنا ہے۔۔ میں دوسرے کمرے میں جا رہی ہوں۔۔ اب مجھے روکنے کی کوشش مت کیجیئے گا۔۔!!"اس نے معصوموں والی شکل بناتے ہوئے اپنی بات منوانے کی اپنی سی کوشش کی،عدیل کو خوشی ہوئی تھی کہ اب کی بار، پھر سے اس نے تمیز سے بات کی تھی۔

"نہیں مسز۔۔!! میں نے کہا ہے ناں کہ آپ یہاں سے کہیں نہیں جائیں گی۔۔!! اس لیے آپ عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے میرا حکم سکون سے مان لیں، ورنہ مام نے مجھ سے پرامس لیا ہے کہ میں آپ کو پیار سے ڈیل کروں۔۔اب اگر سچ مچ پیار سے ڈیل کر لیا ناں۔۔ تو آپ کو لگ پتا جائے گا۔۔!!" عدیل نے اسی کے لہجے میں، تپا دینے والی، معنی خیز مسکراہٹ لیے، اس کے بہت قریب آ کر، اسے وارن کیا اور پھر اس کے گال تھپتھپاتا ہوا، فریش ہونے کی غرض سے واشروم کی طرف بڑھ گیا۔

وہ پیچھے، گنگ سی بیٹھی، اس کے الفاظ اور بہکے ہوئے لہجے پر غور کر رہی تھی۔۔ "توبہ توبہ۔۔!! کتنے گندے ہیں یہ۔۔!!"اس نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے ڈر کر سوچا اور پھر جلدی جلدی، اپنی کتابیں وغیرہ لے کر، پڑھنے کے لیے صوفے پر، اچھی سی سیٹنگ کی۔

××××

Posted On Kitab Nagri

عدیل باہر آیا، تو عنقا کو بڑی توجہ سے اس کی بکس میں مگن پایا۔۔وہ ڈر کے مارے، عدیل کی طرف دیکھنے سے بھی پرہیز کر رہی تھی۔۔اس نے اپنے، ایک چھوٹے جملے سے، عنقا کا پورا دماغ سیٹ کر دیا تھا۔

××××

عنقا کو لگا تھا کہ اس کے ہوتے ہوئے تو، اس کو اپنے کام کی کچھ سمجھ نہیں آنے والی۔۔اور پہلے جو تھوڑا بہت وہ پڑھ پا رہی تھی۔۔اب اس سے بھی جانے والی ہے۔۔ لیکن سب، اس کی توقع کے برعکس ہوا۔

حیرت انگیز طور پر، جس سوال کو لے کر وہ دو دن سے پریشان تھی۔۔وہ اسے صرف پندرہ منٹ میں تیار ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ تیار کرنے کے لیے اگلا سوال دیکھ رہی تھی کہ اس نے غیر ارادی طور پر ہی اپنی نظروں سے، سامنے بیٹھے عدیل کی طرف، دیکھا۔۔وہ بھی لیپ ٹاپ سامنے رکھے۔۔اپنے آفس ورک میں مصروف تھا۔۔ اور ہمیشہ کی طرح بہت ڈیشنگ لگ رہا تھا۔۔ لیکن اس کی ڈیشنگ پرسنیلٹی سے عنقا کا کیا لینا دینا، اس نے اطمینان کا سانس لیا تھا۔۔وہ تو شکر کر رہی تھی کہ اس نے دوبارہ، اس کو تنگ نہیں کیا۔۔ !!

Posted On Kitab Nagri

"آہاں۔۔دلربا نظاروں سے، بہت لطف اندوز ہو رہے ہیں کچھ لوگ۔۔!!" عدیل نے، اس کی طرف دیکھے بغیر، خود کو مصروف، ظاہر کرتے ہوئے، سنجیدگی سے کہا۔وہ عنقا کی نگاہوں کی تپش خود پر محسوس کر چکا تھا۔

عدیل کے اچانک بولنے پر عنقا بری طرح سٹپٹائی۔۔۔اور پھر کوئی جواب دے بغیر ہی کتابوں میں سر دے کر بیٹھ گئی، اب تو اس نے توبہ کی کہ وہ بالکل بھی ادھر اُدھر نہیں دیکھے گی۔۔!! اسے اچھی خاصی خفت محسوس ہوئی تھی۔

عدیل نے اس کی طرف دیکھا، اس کی حرکات ملاحظہ کیں۔۔ایک دھیمی سی مسکراہٹ نے، اس کے لبوں کا احاطہ کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

" تم تو تم تھیں۔۔پر تمہاری بہن۔۔!! ہر چیز میں تم سے چار ہاتھ آگے ہے۔۔!! اس کی معصومیت، خوبصورتی، انداز۔۔الغرض ہر چیز۔۔!! بس محبت کی کمی ہے۔۔!! یہ مجھ سے ویسی محبت نہیں کرتی جیسی تم کرتی تھیں۔۔!!" وہ مسکراتے ہوئے ہی، اپنی نظریں عنقا پر گاڑھے، اپنے تصور میں اریزے سے مخاطب ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ پہلی مرتبہ تھا کہ وہ اریزے کو سوچ کر مسکرایا تھااور وہ بھی عنقا کی وجہ سے۔۔!!اس لڑکی کی وجہ سے ، جسے وہ کبھی اپنی جان، اپنی اریزے کا قاتل مانتا تھا۔۔!! جسے اس نے بے وجہ ہی اتنی تکلیف دی تھی۔۔!! جسے وہ مارنے کے درپر تھا۔۔!! جسے وہ اپنے انتقام کے لیے استعمال کرنا چاہتا تھا۔۔!!

××××

رات کے دو بج چکے تھے۔۔وہ ابھی تک تو اپنی پڑھائی میں مگن تھی۔۔ لیکن اب یوں بیٹھے بیٹھے، اسکی کمر اکڑنے لگی تھی۔۔اسے نیند بھی، بہت زیادہ آرہی تھی۔۔اس سے اپنی کتابیں بند کیں۔۔ایک بڑی سی جمائی لی اور کھڑی ہوئی۔

"ہائے اللہ۔۔!!اب سوؤں کہاں۔۔!!"اس نے پریشانی سے سوچا۔

صوفہ بھی اتنا بڑا نہیں تھا کہ وہ، وہاں لمبی ہو کر لیٹ پاتی۔۔!!اور عدیل کے ساتھ سونے کا تو وہ تصور بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔اس لیے کچھ دیر سوچنے کے بعد۔۔ وہ دبے قدموں سے دروازے کی

Posted On Kitab Nagri

طرف بڑھی۔۔ دروازے تک پہنچ کر،اس نے آہستگی سے ،دروازے کا ہینڈل گھمایا۔۔تاکہ وہ یہاں سے باہر نکل کر۔۔اپنے دوسرے والے روم میں جاسکے۔۔

پر براہوا اس کی قسمت کا کہ عدیل اب تک ،سونے کی ایکٹنگ کر رہا تھا،در حقیقت تو وہ جاگا ہوا تھا۔۔اور اس کے دروازہ کھولتے ہی وہ بھی۔۔اپنی پوری آنکھیں کھولے۔۔ بڑے خونخوار سے تیور لیے عنقا کی طرف دیکھ رہا تھا۔

عنقا کی تو ڈر کے مارے جان نکلنے کو ہو رہی تھی۔۔اسے عدیل کی وارننگ یاد آئی تھی۔۔اور وہ اب تک، اس کا پہلے دن والا رویہ بھی یاد تھا۔۔ "ایک تو اس بندے کا پتہ بھی نہیں چلتا۔۔ نجانے کب کیا کردے۔۔کب کیسا ہو جائے۔۔"اس نے ڈرتے ہوئے سوچا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

در حقیقت،وہ ابھی تک۔۔اس کے بدلے ہوئے رویے سے مطمئن نہیں ہوئی تھی۔۔نہ ہی اسنے کوئی خوش فہمی پالی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کہاں جارہی ہو۔۔؟؟"عدیل نے سختی سے پوچھا۔اسے تھوڑا تھوڑا غصہ سا آرہا تھا کہ وہ اس کی بار بار کی کہی گئی بات آخر کیوں نہیں مان رہی۔۔!!

اسے یہ ہر گز پسند نہیں تھا کہ کوئی اس کے حکم کو اگنور کرے۔۔!!خاص طور پر ایسا شخص۔۔ جس پر وہ اپنے دل کے، بہت ہی خاص جذبے لٹانے کے لیے تیار ہو۔۔!!جسے وہ اپنانے کو، اور اپنا ماننے کو تیار ہو۔۔۔!!

اریزے نے بھی، کبھی بھی۔۔اس کے کسی عام سے حکم کو بھی نہیں ٹالا تھا۔۔ کبھی اختلاف نہیں کیا تھا۔۔!!عادتیں ہی بگاڑ ڈالیں تھیں اس کی۔۔!!

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

اریزے نے بھی، کبھی بھی۔۔اس کے کسی عام سے حکم کو بھی نہیں ٹالا تھا۔۔ کبھی اختلاف نہیں کیا تھا۔۔!!عادتیں ہی بگاڑ ڈالیں تھیں اس کی۔۔!!

"وہ۔۔وہ۔۔میں پانی پینے جا رہی تھی۔۔!!" عنقا نے عدیل کے تیوروں سے ڈرتے ہوئے جھوٹ گھڑا۔

"میرے خیال سے، یہ۔سائیڈ ٹیبل پر پڑا جگ، پانی سے ہی بھرا ہے۔۔!!" وہ اس کا جھوٹ پکڑتے ہوئے بولا۔۔اور اب وہ باقاعدہ اٹھ بیٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"نن۔۔ نہیں یہ تو گرم ہے ناں۔۔ مجھے ٹھنڈا پانی چاہیے تھا۔۔!!" وہ گھبرا کر بولی۔۔ اور اسے سمجھ نہیں آئی کہ وہ آخر ایسے گھبرا کیوں رہی ہے۔

ایسے تو وہ، عدیل اس وقت بھی گھبراتی تھی۔۔ جس وقت اس کا جنون، انتقام اور وحشت، انتہا پر تھی۔۔ پھر اب کیوں وہ اتنا گڑبڑا رہی تھی۔۔!! کیوں ایسے گھبرا رہی تھی۔۔!! کیا تھا۔۔ جو اسے عدیل کے سامنے، ثابت قدمی سے، ڈٹنے نہیں دے رہا تھا۔۔!! کیا تھا جو اسے، گھبرانے پر مجبور کر رہا تھا۔۔!! شاید عدیل کے، عنقا کے متعلق بدلے ہوئے خیالات اور محسوسات کی آنچ تھی۔۔ جس کی وہ تاب نہیں لا پائی۔۔ شاید اسی لیے وہ ڈگمگا رہی تھی۔۔ نروس ہو رہی تھی۔۔!!

"اچھا۔۔ چلو۔۔ جاؤ پی کر واپس آؤ۔۔ میں انتظار کر رہا ہوں۔۔ اور اگر واپس نہ آئیں تو اپنا انجام دیکھنا۔۔!!" عدیل نے دھمکایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عنقا نے بے بسی سے اس کی طرف دیکھا۔۔ اس کا حلق سچ مچ میں خشک ہو گیا تھا۔۔ اور اب اسے، سچ میں، ٹھنڈے یخ پانی کی شدت سے طلب ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ پانی پی کر واپس آئی تو۔۔عدیل اپنے بستر کے بالکل کنارے کے قریب ہی۔۔ایک طرف کو ہو کر لیٹا تھا۔۔اس نے عنقا کے لیے اچھی خاصی جگہ بنائی تھی۔۔ عنقا بھی خاموشی سے۔۔ سکڑ کر ایک طرف کو لیٹ گئی۔۔عدیل نے اس سے مزید کوئی بات نہیں کی۔۔تاکہ وہ پر سکون ہو کر سو سکے۔۔کیوں کہ پہلے ہی وہ دیر تک پڑھنے کی وجہ سے، کافی دیر تک جاگی تھی۔۔اب وہ چاہتا تھا کہ وہ بالکل مطمئن ہو کر آرام کرے۔

جبکہ دوسری طرف۔۔عدیل کے اتنا پاس ہوتے ہوئے وہ کیسے مطمئن ہو سکتی تھی۔۔!!

یہ تو صرف عنقا جانتی تھی کہ اس وقت کیسے اس کی سانسیں اٹکی ہوئی تھیں۔۔ !!

اس کا تیزی سے دھڑکتا دل، ماتھے پر نمودار ہوتی پسینے کی بوندیں اور بے ترتیب ہوتی سانسیں، اس کی نیند میں بہت سا خلل پیدا کر رہی تھیں۔۔!!

وہ چاہ کر بھی نہیں سو پا رہی تھی۔۔ !!

بہت کوشش کے بعد، نجانے کیا کیا دعائیں اور ورد پڑھ پڑھ کر اس پر کچھ غنودگی طاری ہوئی۔۔ وہ غنودگی کی حالت میں بھی بار بار، اللہ سے، اپنے ساتھ لیٹی بلا یعنی عدیل کے شر سے پناہ مانگ رہی تھی۔۔!!اور یوں کرتے کراتے، بالآخر، اس نے اپنا آپ، نیند کے حوالے کیا۔۔اور ہر طرح کی پریشانی بھلائے مزے سے سو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

×××

صبح، عدیل نے اس کو، اس کی غضب کی گہری نیند سے جگانے کی کوشش کی۔۔کیوں کہ وقت تھوڑا تھا۔۔اگر وہ فوراً نہ اٹھتی تو ممکن تھا کہ وہ اپنی یونیورسٹی سے لیٹ ہو جاتی۔۔عدیل اسے مسلسل آوازیں دے رہا تھا۔۔مگر وہ تھی کہ منہ کھولے تیز تیز سانس لیتی رہی۔

جب آنکھیں کھلنے کے کوئی آثار نہ نظر آئے تو عدیل نے بہت سوچ سمجھ کر، اپنا نرم سا تکیہ اٹھایا، اور زور سے عنقا کو دے مارا۔۔وہ بے چاری چونک کر اٹھی۔۔ابھی بھی، اس پر نیند کا کافی غلبہ تھا۔۔اس لیے اس معصوم عورت کو عدیل کی کارروائی کی سنگینی کا احساس نہ ہوا۔۔ویسے وہ بھی سچ مچ کا جنگلی تھا۔۔!! اب بندہ ہلا جلا کر بھی تو جگا سکتا ہے ناں۔۔!! لیکن نہیں جی۔۔!! خود کو جنگلی بھی تو ثابت کرنا ہوتا ہے۔۔!!

"مسسز!! اٹھو۔۔!! جاگ جاؤ۔۔!! ورنہ یونی سے لیٹ ہو جاؤ گی۔۔!!" اب کی بار عدیل نے، انسانوں کی طرح، آرام سے اس کا گال تھپتھپا کر جگانے کی کوشش کی۔

Posted On Kitab Nagri

اس کا لمس محسوس ہونے پر عنقا کی ساری حسیں بیدار ہوئیں۔اس کی نیند،اچھے سے اکھڑی تھی۔۔!! وہ سٹپٹا کر اٹھی تھی۔۔!!اور کچھ کہے سنے بغیر،سامنے نصب وال کلاک پر وقت دیکھتے ہوئے،واڈروب سے اپنے کپڑے نکالے اور فریش ہونے چلی گئی۔

جلدی جلدی ناشتہ کرنے کے بعد وہ اپنی بکس اور بیگ اٹھا کر جانے لگی تھی کہ اسے یاد آیا۔۔وین والے کو تو اس نے انفارم ہی نہیں کیا ، نہ ہی ایڈریس بتایا۔۔ اب وہ کیسے یونیورسٹی جائے۔۔ کس سے کہے۔۔!!ابھی وہ اس پریشانی میں تھی کہ عدیل نے اسے خود ہی ڈراپ کرنے کی آفر دی،پریشانی کے باوجود بھی وہ اس کے ساتھ نہیں جانا چاہتی تھی لیکن پھر اس کے،اتنے استحقاق اور پیار سے کہنے کے بعد وہ منع نہیں کر پائی اور خاموشی سے اس کے ساتھ چل دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسے سمجھ نہیں آئی کہ وہ اس کے ساتھ اتنا اچھا برتاؤ کیوں کر رہا ہے۔۔!!آخر وہ کرنا کیا چاہتا ہے۔۔!! خیر فی الحال اسے،اس الجھن میں اپنا دماغ نہیں دکھانا تھا،اس لیے،اس نے اس معاملے پر سوچ بچار بعد کے لیے رکھ کر،اپنا دھیان انگیزامز اور ان کی فضول ٹینشن لینے میں لگا یا۔

×××

Posted On Kitab Nagri

ہر بدلتے دن، گزرتے لمحے اور ڈھلتی ساعت کے ساعت کے ساتھ، عدیل کی عنقا کے لیے پرواہ بڑھتی جا رہی تھی۔اب تو عنقا کو بھی اس کی عادت سی ہونے لگی تھی اور عدیل کا تو جیسے اس کے بغیر رہنا ہی ناممکن سا ہو گیا تھا۔۔اسے تو جیسے اس کی اریزے واپس مل گئی تھی۔۔!!اور وہ یہی تو چاہتا تھا کہ وہ اسے واپس مل جائے، لیکن پھر بھی اس نے بہت بار اپنے محسوسات کو جھٹلانے کی کوشش کی، اس نے بہت بار یہ سوچنا چاہا کہ عنقا ہر گز اریزے نہیں ہو سکتی۔۔!!لیکن دل۔۔وہ تو اسے عنقا کے وجود میں تلاش چکا تھا۔۔وہ تو اس کی جھلک، عنقا میں دیکھ چکا تھا۔۔اور وہ اب مکمل، اسی کا ہو چکا تھا۔

×××

اب معمول یہ تھا کہ عدیل عرف "جنگلی" نے، بہت فراخدلی اور بہت خوشی سے عنقا کے لاکھ منع کرنے کے باوجود، اس کی، یونیورسٹی کی پک اینڈ ڈراپ سروسز اپنے ذمے لی تھیں، یعنی وہ اسے روز صبح جگانے کے بعد، زبردستی اپنی پسند کا ناشتہ کرواتا، اب بھلے عنقا کو اس کی پسند، اچھی لگے یا نہ لگے، لیکن اس معاملے میں، اس پر دھونس جمانا، وہ اپنا فرض سمجھتا تھا۔۔بے شک وہ کافی حد تک بدل چکا تھا اور اپنی طرف سے عنقا کو، بہت خوش رکھنے کی کوشش کرتا لیکن ایسی چھوٹی چھوٹی سی ضدیں، شرارتیں اور

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

زبردستیاں کرنے کا حق رکھتا تھا، خیر ناشتے کے بعد وہ خود اسے ڈراپ کر کے آتا اور واپسی پر بھی خود ہی لے کر آتا، گھر آنے کے بعد بھی وہ زیادہ تر اسی کے آس پاس رہتا۔

وہ حتی الامکان، اس کے لیے آسانی پیدا کرنے کی کوشش کرتا۔۔اور ایسی کوششیں خود بہ خود ہی، اس سے سرزد ہوتی تھیں۔۔وہ نہیں جانتا کہ وہ کیوں اس میں اس قدر انوالو (involve) ہوا۔۔اور وہ انوالو ہونا بھی کب چاہتا تھا۔۔ یہ بس انجانے میں ہی۔۔اس کا دل دل عنقا کی طرف کھینچتا چلا گیا۔۔وہ انجانے میں ہی اسے اریزے کی طرح چاہنے لگا تھا۔۔اور اب اس کی بس ایک خواہش تھی۔۔کہ وہ بھی اسے اریزے کی طرح پیار کرنے لگے۔۔وہ بھی اس کی غلطیاں معاف کر کے، اسے دل و جان سے، محبت اور مان سے قبول کرے۔۔اور اسے یقین تھا کہ وہ ایسا ضرور کرے گی۔۔ !!

⊘✕

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اور اسے یقین تھا کہ وہ ایسا ضرور کرے گی۔۔ !!

××××

عنقا کا آخری پیپر تھا۔۔وہ بہت توجہ سے اس کی تیاری میں مشغول تھی، یہ سبجیکٹ اس کو ہمیشہ ہی سب سے مشکل لگتا تھا، اس لیے، اس کی تیاری میں، اس کا اچھا خاصہ وقت صرف ہوا۔

×××

Posted On Kitab Nagri

تقریباً صبح کے ساڑھے چار بجے کا وقت تھا۔۔اور وہ ابھی تک تیاری میں مگن تھی۔عدیل کی آنکھ کھلی تو اس نے عنقا کو کتاب میں گھسا ہوا پایا۔

"تم ابھی تک پڑھ رہی ہو؟؟؟" وہ حیران ہوتا ہوا بولا،

"جی۔۔!!میرا پیپر ہے کل۔۔!!میرا خیال ہے کہ اس میں اتنی حیرانی والی کوئی بات نہیں۔۔!!" عنقا نے عدیل کے فکرزدہ لہجے کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے بیزار ہوتے ہوئے تڑخ کر جواب دیا۔

ایک تو وہ پڑھ پڑھ کر بے تحاشا تھک چکی تھی اوپر سے نیند سے بوجھل ہونے کی وجہ سے عجیب چڑچڑا پن اس پر طاری تھا، تبھی اس نے اتنا بدلحاظ ہو کر جواب دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عدیل نے اس کے بدلحاظ سے جواب کا بالکل برا نہیں منایا، بلکہ وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور تھوڑی دیر کے بعد ہاتھ میں میں کافی کے دو مگ اٹھاتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا، اس وقت، واقعی عنقا کو شدت سے اس کی طلب محسوس ہو رہی تھی۔۔۔اب اسے اپنے گندے رویے پر افسوس ہوا اور کچھ شرمندگی بھی محسوس ہوئی، لیکن وہ ہر گز،، عدیل کے سامنے اپنی شرمندگی کا اظہار نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔اس

Posted On Kitab Nagri

لیے اس نے خود کو بالکل سنجیدہ ظاہر کرتے ہوئے، بڑی ڈھٹائی سے، عدیل کے ہاتھوں سے کافی کا مگ لیا اور جلدی جلدی کافی غٹکنے لگی۔۔ حد تو یہ تھی کہ اس نے عدیل کا شکریہ ادا کرنے کی بھی زحمت نہیں کی، خیر وہ بے چارہ بھی اس کی اکڑ کو برداشت کرتا ہوا، بڑے سکون نے کافی پی رہا تھا۔

کافی ختم کرنے کے بعد، وہ عنقا کے پاس سے اس کی ساری کتابیں سمیٹنے لگا، "یہ کیا کر رہے ہیں آپ ؟؟؟" عنقا نے ماتھے پر بل چڑھا کر، نا سمجھی کا اظہار کرتے ہوئے سوال کیا۔ "تمہاری بکس سمیٹ رہا ہوں۔۔ دکھائی نہیں دے رہا؟؟" اس نے نارمل لہجے میں جواب دیا۔

"پر کیوں۔۔؟؟ آپ کو پتہ نہیں کہ میں نے پڑھنا ہے اپنا۔۔!!" اس نے احتجاج کیا۔

"توبہ کرو لڑکی، اور کتنا پڑھو گی؟؟ وقت دیکھا ہے تم نے؟؟ چار بج چکے ہیں۔۔!! اگر اب تھوڑی دیر بھی اور کتابوں میں گھسی ناں۔۔ تو سارے پیپر میں سوتی رہو گی۔۔!! اس لیے شرافت کے دائرے میں رہتے ہوئے بیڈ پر پہنچو اور سو جاؤ۔۔!!" عدیل نے رعب جما کر کہا۔

عنقا کو بھی اس کی بات کچھ حد تک ٹھیک لگی تھی۔۔ اس لیے وہ بھی گندا سا منہ بناتے ہوئے اٹھی اور سونے کے لیے بیڈ پر چلی گئی، اب یہ جتانا بھی تو ضروری تھا ناں کہ عدیل نے جبراً اس کو پڑھنے سے روکا

Posted On Kitab Nagri

ہے۔۔ ورنہ تو اس کا خود بھی سونے کا، خوب دل تھا۔۔ یعنی اس وقت، اس کے تھکن اور نیند سے بے حال وجود کو اطمینان سے سونے کی اشد ضرورت تھی۔

کافی پینے کے بعد، اس کی تھکاوٹ زدہ وجود کو، کچھ حد تک تسکین پہنچی تھی۔۔ مگر پھر بھی وہ سونا چاہتی تھی۔

××××

صبح، وہ معمول سے لیٹ اٹھی اور اب جلدی جلدی تیاری کرنے میں مصروف تھی۔ تیار ہونے کے بعد وہ عدیل کے ہمراہ یونیورسٹی پہنچی۔ شکر تھا کہ وہ یونیورسٹی سے لیٹ نہیں ہوئی تھی، اب یہاں اسے ساری ٹینشن اس کے پیپر کی تھی کہ اللہ جانے اچھا ہو گا بھی یا نہیں، اس کی شکل ایسی تھی کہ کوئی بھی دیکھ کر سمجھ سکتا تھا کہ وہ اس وقت بڑی ٹینشن میں ہے، اسے پریشان دیکھتے ہوئے غانیہ اس کے پاس آئی، "خیر تو ہے۔۔!! اتنی پریشان لگ رہی ہو۔۔؟؟" غانیہ نے بالکل نارمل ہو کر پوچھا، اس کے لہجے سے لگتا ہی نہیں تھا کہ ان دونوں کے درمیان کبھی کوئی کدورت، کوئی رنجش پیدا ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

" آپ کون۔۔؟؟" عنقا نے جل کر طنز کیا اور اس کے پاس سے اٹھ کر چلی گئی، بے شک وہ جتاتی نہیں تھی لیکن غانیہ کے سابقہ، کھنچے کھنچے رویے نے، اسے کچھ تکلیف تو پہنچائی تھی۔

شکر تھا کہ اس کا سامنا، عادل سے نہیں ہوتا تھا، ورنہ ممکن تھا کہ وہ، اپنی زندگی کے سب سے بڑے حادثے کے افسوس سے باہر نہ نکل پاتی۔۔۔!! ممکن تھا کہ وہ عدیل کے ساتھ ایڈجسٹ نہ ہو پاتی۔۔!!

×××

غانیہ سمجھ سکتی تھی کہ عنقا نے ایسے ری ایکٹ کیوں کیا۔!! اسے بھی اپنے دل میں، فضول سا کینہ پالنے پر خاصی شرمندگی اور افسوس تھا، کہ آخر اس نے کیسے عنقا کا سابقہ منگیتر ہڑپ کر، اسی سے کنارا کر لیا، لیکن وہ بھی کیا کرتی۔۔!!! پیشکش تو عادل کی طرف سے ہوئی تھی ناں، اور اس سے دوستی کے بعد، اس میں ہمت نہیں تھی کہ وہ عنقا کا سامنا کرتی، اسی لیے، اس نے، اپنی پیاری سی دوست سے دوری اختیار کی۔ پر اب وہ سب سدھارنا چاہتی تھی، اسی میں سب کی بھلائی تھی۔

××××

Posted On Kitab Nagri

عنقا، اپنا پیپر دے کر، بڑی خوش خوش باہر نکلی، وہ امید سے زیادہ اچھا پرفارم کر کے آئی تھی، اس لیے بے حد مطمئن بھی تھی، غانیہ بھی پیپر دے کر آئی تو عنقا کو ڈھونڈ کر اسی کے پاس آ کر بیٹھی۔۔"لگ رہا ہے۔۔ پیپر کچھ زیادہ اچھا ہو گیا۔۔؟؟"اس نے جھکتے ہوئے پوچھا۔

"تم سے مطلب؟؟"عنقا بگڑ کر بولی۔

"یار ایسے تو بات نہیں کرو۔۔!!"غانیہ نے منت کی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

"شکر کرو۔۔ بات کر رہی ہوں۔۔!! ورنہ تم نے تو مجھے اس لائق بھی نہیں سمجھا۔۔!! مجھے سمجھ نہیں آتی کہ آخر جو برا ہوا۔۔ میرے ساتھ ہوا۔۔ تمہیں تو چاہیے تھا تم لوگ میری مدد کرتے، مجھے سپورٹ کرتے یا کم سے کم میرا دکھ بانٹتے۔۔!! لیکن نہیں۔۔!! تم لوگوں نے تو الٹا مجھے ہی اکیلا کر دیا۔۔!!" عنقا نے بالآخر اپنے دل کی بھڑاس نکالی۔

یہ چھوٹی چھوٹی باتیں، بظاہر وہ نظر انداز کرتی تھی اور اسے لگتا تھا کہ وہ ان بالکل کوئی اثر نہیں لیتی۔۔ لیکن، اسے ہر ایک کی زیادتی، ہر ایک کی بد سلوکی، اندر ہی اندر، بہت چبھتی تھی، تکلیف پہنچاتی تھی۔۔ !!

اسے اس وقت عادل کے وہ تلخ لہجے میں کہے گئے، اذیت ناک الفاظ بھی یاد آئے، جو اس نے، عنقا کو الزام دیتے ہوئے کہے تھے۔۔۔!!

")تم نے بہت ہی گھٹیا حرکت کی ہے۔۔!! تم تو مجھ سے محبت کرتی تھیں ناں۔۔ تو پھر مجھ پر، اتنا بڑا ظلم کیوں کیا۔۔؟؟ جواب دو۔۔)"!!

Posted On Kitab Nagri

اسے ایک ایک لفظ یاد آیا، اور یاد آتے ہی آنسو، اس کی آنکھوں سے ابل بڑے، یہ نہیں تھا کہ عادل میں اس کی کوئی دلچسپی باقی تھی، بس رویوں کا دکھ تھا، جسے وہ کہہ کر، اظہار کر کے ختم کرنا چاہتی تھی۔

غانیہ کھڑی اسے دیکھ رہی تھی، بے شک وہ اس کی سوچ نہیں پڑھ سکتی تھی لیکن اس کی شکایتیں سن چکی تھی ناں، اس کے درد کا اندازہ تو لگا چکی تھی ناں، اور اس کے اس طرح بے اختیار رونے پر وہ بھی تو بے چین ہوئی تھی، اس لیے تو اس نے لپک کر اسے گلے لگا یا۔

"آئم سوری۔۔ عنقا۔۔!! پلیز معاف کر دو۔۔!! مجھ سے غلطی ہو گئی۔۔ بہت بڑی غلطی۔۔!! میں سچ میں بہت شرمندہ ہوں۔۔!!" غانیہ نے ندامت سے چور لہجے میں سسک کر کہا۔۔ آنسو اس کی آنکھوں سے بھی جاری تھے۔

اس کے ایسا کہنے پر عنقا کو مزید رونا آیا۔۔ "گندی چڑیل۔۔!!" وہ اس کے گلے لگی، روٹھے ہوئے سے لہجے میں بولی۔۔ کہنے کے انداز سے صاف ظاہر تھا کہ اس کے دل میں غانیہ کے لیے اب کوئی میل نہیں۔ اس کے جواب پر غانیہ مسکرا اٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اوہووو۔۔!! بڑی ہگز دی جا رہی ہیں ایک دوسرے کو۔۔!!" ذرا فاصلے پر کھڑے، اسٹوڈنٹس میں سے کسی ایک نے نعرہ لگایا، وہ دونوں ہڑبڑا کر علیحدہ ہوئیں، باقی اسٹوڈنٹس دانت نکالنے لگے۔۔!!

"ہاں۔۔ تو تم کیوں جل رہے ہو۔۔!!" غانیہ نے بھی اپنا اعتماد بحال کرتے ہوئے، ہانک لگا کر حساب برابر کیا۔

××××

معمول کی طرح، عدیل آج بھی اسے لینے آیا تھا۔۔ پیپرز ختم ہونے کی تو، اس کو، عنقا سے زیادہ خوشی تھی، کیوں کہ اب وہ سکون سے اس کو تنگ کر سکتا تھا۔

عنقا بھی، اپنی پڑھائی کی طرف سے مکمل آزاد ہو چکی تھی اس لیے خاصہ ریلیکس، فیل کر رہی تھی اور ایگزامز کی ٹینشن بھی بالکل ختم ہو چکی تھی سو اب اس دماغ بالکل خالی تھا، اس میں، کوئی نئ تکلیف، کوئی نئ ٹینشن یا کوئی نیا شوشہ چھوڑنے کے لیے کافی جگہ بن گئی تھی۔

یہ انسانوں کا دماغ بھی کب زیادہ دیر تک خالی رہتا ہے۔۔!!

سو اس لیے، اس کا دماغ بھی، اس کا چین برباد کرنے کے لیے، ایک زبردست سا، خرافاتی خیال، اس کے شعور میں منتقل کر چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اور وہ بھی کار میں، عدیل کے قریب ہی، ✕

اور وہ بھی کار میں، عدیل کے قریب ہی، فرنٹ سیٹ پر بیٹھی۔۔!! نیا پھڈا ڈالنے کے لیے، بالکل تیار تھی۔

" عدیل۔۔!!"اس نے سخت لہجے میں پکارا۔

"جی۔۔!!"چاہت سے مخمور لہجے میں جواب آیا۔

"مجھے امی کے ہاں جانا ہے۔۔!!"وہ کر ختگی سے بولی۔

"چلی جانا۔۔!!لیکن تم اتنے عجیب طریقے سے کیوں بول رہی ہو۔۔؟؟"اس نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"میری مرضی۔۔!!میں جس کسی سے۔۔ جیسے بھی بات کروں۔۔!!اور میں نے آپ سے، امی کے گھر جانے والی بات، کوئی اجازت لینے کے لیے نہیں بولی، میں یہ کہہ رہی ہوں کہ مجھے ابھی امی کے گھر چھوڑ کر آئیں۔۔!!"وہ عجیب پاگلوں طرح ہائپر ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"ریلیکس عنقا۔۔!! کچھ ہوا ہے کیا۔۔؟؟ تم اس طرح کیوں بات کر رہی ہو؟؟" عدیل پریشان ہوا تھا۔۔

گاڑی چلاتے ہوئے، اس کی نظریں تو سامنے روڈ پر مرکوز تھیں لیکن دھیان عنقا کی طرف تھا۔

"کچھ نہیں ہوا۔۔!!! میں نے کوئی انوکھی بات تو نہیں کی۔۔ جو آپ اتنا حیران و پریشان ہو رہے ہیں۔۔!!" لہجے میں درشتی برقرار تھی۔

"میں کب کہہ رہا ہوں کہ کوئی انوکھی بات کر دی تم نے۔۔!! میں تو بس یہ پوچھ رہا ہوں کہ آخر ہوا کیا ہے جو تم اچانک اتنے عجیب لہجے میں بات کر رہی ہو۔۔!! مطلب صبح تک تو سب ٹھیک تھا۔۔اب کیا ہوا ہے تمہیں۔۔!!" عدیل نے بھی اس بار ذرا کھردرا لہجہ اپنایا، ساتھ ہی، اس کی پیشانی پر بل بھی نمودار ہوئے، حالانکہ وہ ابھی بھی اس کے لیے فکر مند اور پریشان تھا لیکن عنقا کا طرزِ کلام، اسے غیظ دلا رہا تھا، تبھی وہ تھوڑی سختی سے بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سخت لہجوں کی، اسے عادت نہیں تھی ناں۔۔!! عنقا کا یہ بدلا ہوا، بے تکا، ترش انداز بھی اسے پسند نہیں آیا تھا اور وہ پریشان بھی تو ہوا تھا کہ کہیں کوئی مسئلہ تو نہیں ہو گیا اس کے ساتھ۔۔!!

"میں ابھی بھی بالکل ٹھیک ہوں۔۔!! بس مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا۔۔!! مجھے امی کے گھر جانا ہے۔۔!! مجھے آپ زہر لگتے ہیں، اور مجھے ذرا سا بھی انٹرسٹ نہیں ہے آپ میں۔۔ بس آپ ابھی کے ابھی، مجھے امی کے گھر چھوڑ کر آئیں۔۔!!" وہ ضد کرتے ہوئے مچل کر بولی۔۔۔ اور وہ حتی الامکان عدیل کی تحقیر کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔ اور تو اور۔۔ وہ اب رونے بھی لگی تھی۔۔ نجانے اسے کیا ہوا تھا۔۔!!

اس کے الفاظ، کس حد تک سچ تھے یا کس حد تک جھوٹ تھے۔۔ یہ تو وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عدیل کو اس کی لفاظی سن کر، ذرا تاؤ آیا تھا۔۔ مگر پھر ایک نظر اس کی طرف دیکھ کر سب سمجھ گیا، وہ جان گیا تھا۔۔ کہ وہ کس احساس کے تحت یہ سب کہہ رہی ہے۔۔!!

Posted On Kitab Nagri

وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ کیوں ایسے مچل رہی ہے۔۔!! اسے پتہ چل گیا تھا کہ اس کے اندر چل کیا رہا ہے۔۔!! اس لیے ذرا سا سوچنے کے بعد اس نے روتی ہوئی، عنقا کو مخاطب کر کے کہا، "اچھا ٹھیک ہے۔۔ رونا بند کرو۔۔۔!! میں ٹرن لیتا ہوں۔۔!! چھوڑ کر آتا ہوں تمہیں تمہاری امی کے گھر۔۔۔!!" وہ سپاٹ و سرد لہجے میں بولا اور موڑ لینے لگا۔

اپنی امی کے گھر والے راستے پر، گاڑی کو مڑتا دیکھ کر، عنقا کو تسلی ہوئی تھی۔۔ اسے کچھ حیرت بھی ہوئی۔۔ کیوں کہ عدیل عموماً، ایک دم ایسے کسی کی بات تو نہیں مانتا ہوتا۔۔ خیر وہ اس کے کہنے پر رونا بند کر چکی تھی۔۔ لیکن ہلچل تھی۔۔ جو اس کے اندر پیدا ہونے لگی تھی۔۔ وہ اپنے دل کی بھڑاس نکال کر بھی سکون محسوس نہیں کر پائی، وہ اتنی جلدی اپنی بات منوا کر بھی۔۔ خوش نہ ہو سکی۔۔!!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ ابھی اپنی الجھی الجھی سی کیفیت میں ہی مبتلا تھی کہ ٹرن لینے کے بعد وہ دوبارہ گویا ہوا، "مجھے ایک بات بتاؤ۔۔!! یہ جب تم اتنے دنوں سے میرے ساتھ، چپ چاپ، سکون سے رہ رہی تھیں تو اس وقت تمہیں احساس نہیں ہوا کہ تمہیں اپنی امی کے گھر جانا چاہیے۔۔!! مجھ سے خدمتیں کراتے ہوئے اور روز کی پک اینڈ ڈراپ سروس لیتے ہوئے، تمہیں فیل نہیں ہوا کہ میں تمہیں زہر لگتا ہوں۔۔!!" اس نے جی بھر کر طنز کیا۔

Posted On Kitab Nagri

عنقا اس کی بات سن کر خوب کچی ہوئی تھی پر ڈھیٹ بنتے ہوئے، اس نے بھی عدیل کے طنز کا بھرپور دفاع کیا، "دیکھیں، میں نے اس وقت بھی آپ کے پیر نہیں پکڑے تھے کہ مجھے اپنے ساتھ رہنے دیں، نہ میں نے خدمات لینے کی کوئی خواہش ظاہر کی تھی۔۔اور آپ خود بتائیں کہ میں ایگزامز کے دوران کوئی ایسا ایشو کیسے کھڑا کرتی، جس سے میری پڑھائی ڈسٹرب ہونے کا خدشہ رہتا۔۔!!اب میں بالکل فری ہوں ناں۔۔اس لیے سکون سے اپنے لیے اسٹینڈ لوں گی۔۔!!"اس نے پہلے تو عدیل کے طنز کا حساب برابر کیا اور پھر ذرا اترا کر اپنا پلین بتایا۔

اس کی باتیں سن کر عدیل کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑی۔۔اس کے ذہن میں ایک زبردست سا آئیڈیا کوندا،اب وہ بڑے مزے سے عنقا کو پاگل بنانے والا تھا۔۔ عنقا نے اپنی طرف سے تو،امی کے گھر جانے والا کوئی بہت ہی ہنگامہ خیز شوشہ چھوڑا تھا۔۔لیکن بے چاری۔۔اسے کیا پتہ تھا کہ اس نے عدیل سے پنگا لیا ہے۔۔ عدیل جیسا شاطر تو اگلے کو اسی کی چال میں پھنسانے کا ہنر رکھا کرتا ہے۔۔ ہائے معصوم۔۔!!اب اس کی چالبازی کا شکار ہونے لگی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ایک بات بتاؤ۔۔!! تم سچ میں اسی لیے جانا چاہ رہی ہو۔۔ کہ میں تمہیں واقعی بہت برا لگتا ہوں۔۔!!"عدیل نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے، بڑے انہماک سے پوچھا۔

"ظاہر ہے۔۔!!اور کیا وجہ ہو گی بھلا۔۔!!"عنقا نے سر جھٹکتے ہوئے جواب دیا۔۔ جیسے وہ عدیل کی کم فہمی کا مذاق اڑا رہی ہو۔۔ کہ لو بھئی۔۔ اتنے بڑے آدمی کو، اس سے دوری اختیار کرنے کا مقصد ہی نہیں سمجھ آیا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

"مجھے تو کچھ اور وجہ لگتی ہے۔۔!!"اس مشکوک لہجے میں کہا۔

"سیریسلی۔۔!! پھر تو آپ وہ وجہ بھی بتا دیں۔۔!! جو آپ کو لگ رہی ہے۔۔!!"وہ مضحکہ خیز لہجے میں بولی۔

پتہ نہیں، آج اسے ہو کیا رہا تھا۔ وہ اس کا مذاق اڑانے سے باز ہی نہیں آ رہی تھی۔۔!!

"دیکھ لو۔۔۔!! اگر وجہ بتا دی ناں۔۔ تو تمہارے چھکے چھوٹ جائیں گے۔۔!!"عدیل نے اس کا تجسس بڑھایا۔

وہ واقعی متجسس بھی ہوئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"حیرت کی بات ہے۔۔!! ویسے اب آپ یہ باتوں کو یہاں وہاں مت گھمائیں۔۔ سیدھا ٹاپک پر آئیں ۔۔ سمجھے۔۔!!" وہ دھونس جماتے ہوئے کہنے لگی۔

"اے۔۔۔ مسز۔۔!! ذرا ٹون سیٹ کرو اپنی۔۔!! یو نو، مجھے پسند نہیں ہے ایسا لہجہ۔۔!!" عدیل نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے۔۔ الٹا وارن کیا۔

"اووو۔۔ مسٹر۔۔!! آپ بھی بات گول مول نہ کریں۔۔ بلکہ سیدھا سیدھا جواب دیں۔۔!!" اس نے دھونس جمانے والی ٹون برقرار رکھی۔۔ وہ بھی کہاں ماننے والی تھی۔

"اچھا۔۔!!! تو سنو۔۔ مسسز۔۔!! تمہیں میں بالکل زہر نہیں لگتا۔۔ ان فیکٹ اب تو میں تمہیں بہت اچھا لگنے لگا ہوں۔۔!! اب یہ مت پوچھنا کہ مجھے کیسے پتہ چلا۔۔!! میں یہ محسوس کر سکتا ہوں۔۔!! یونو۔۔!!" اس نے مزے لیتے ہوئے کہا۔

جیسے جیسے وہ یہ لفظ، اپنی زبان سے ادا کر رہا تھا، ویسے ویسے عنقا کے دل کی حالت تبدیل ہو رہی تھی۔۔ اس نے بڑی مشکل سے خود پر قابو پاتے ہوئے اپنی زبان کھولی۔۔،،

Posted On Kitab Nagri

"خوش فہمیاں ہیں آپ کی۔۔!!" کہنے کو اس نے، عدیل کے اندازے کی نفی کی تھی۔۔پر اتنا سا جملہ کہتے ہوئے وہ لرزی تھی۔۔اٹکی تھی۔۔کپکپائی تھی۔

اس کے اتنے سے جملے کی ادائیگی۔۔نے عدیل پر بہت کچھ واضح کر دیا تھا۔۔وہ اپنے اندازے میں سو فی صد درست تھا۔۔!!اور اس کا اندازہ، عنقا کو ابھی ہوا تھا۔۔اسے، اپنے آپ میں ہی ایک شور سا اٹھتا محسوس ہوا۔۔وہ شور جن آوازوں پر مشتمل تھا۔۔جو کچھ عنقا ہر آشکار کر رہا تھا۔۔یہ تو اس نے اپنے وہم وگمان میں بھی نہیں سوچا تھا۔۔بھلا وہ کیسے اس جنگلی کو اپنا دل سونپ سکتی تھی۔۔ !!

اسے خود پر یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔پھر اس نے، ایک کمزور سا دفاع کیا۔۔اس نے اپنے سبھی جذبوں کو وہم کا نام دے کر خود کو تسلی دی۔۔اور آگے سے کچھ نہیں بولی۔

"خوش فہمی نہیں، یقین ہے۔۔!!اگر چاہو تو ثابت کر سکتا ہوں۔۔!!!"اس نے چیلنج کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کریں ثابت۔۔!!" وہ بھی آگے سے جوش میں آکر جلدی جلدی بول گئی۔۔اور اب پچھتائی۔۔!! کیوں کہ وہ جانتی تھی کہ اب عدیل ضرور ایسا کچھ بولے گا۔۔!! جس سے وہ اپنی بات سچ میں ثابت کرے گا۔۔!!

"دیکھو۔۔ سمپل سی بات ہے۔۔!! تمہیں مجھ سے محبت ہو گئی ہے ناں۔۔!! اس لیے تم مجھ سے بھاگنا چاہ رہی ہو۔۔!! کیوں کہ تم مجھ سے صرف نفرت کرنا چاہتی تھیں۔۔اب غلطی سے میں تمہیں پسند آ گیا ہوں۔۔!! اور تم اس بات کا اقرار کرنے سے ڈرتی ہو۔۔!! اس لیے تم نے مجھ سے دور جانے کا فیصلہ کیا ہے۔۔!! اگر ایسا نہ ہوتا تو تم۔۔یوں اچانک کیوں۔۔دور بھاگنے کی کوشش کرتیں۔۔!! اگر ایسا نہ ہوتا تو تم۔۔پہلے کہ طرح ہی کامپر ومائز کرتے ہوئے، سکون سے میرے ساتھ رہتیں۔۔!! تم بتاؤ۔۔میں صحیح کہہ رہا ہوں ناں۔۔۔؟؟؟" عدیل نے بڑا خوش ہوتے ہوئے، عنقا کو جلا جلا، نان سٹاپ ،اپنے خالص خیالات پلس اندازے بتائے، اور آخر میں تصدیق بھی چاہی۔

عنقا، بھلا کیسے، اس کی ہر بات، ہر اندازے کی تصدیق کر دیتی۔۔ !!!

✕

Posted On Kitab Nagri

عنقا، بھلا کیسے، اس کی ہر بات، ہر اندازے کی تصدیق کر دیتی۔۔!!!

"آہاں۔۔!!آپ بالکل غلط کہہ رہے ہیں۔۔مجھے پہلے کی طرح آج بھی آپ میں کوئی انٹرسٹ نہیں اور اگر آپ سمجھتے ہیں کہ میں آپ کی باتوں میں پھنس کر آپ کے ساتھ واپس جانے پر راضی ہو جاؤں گی تو یہ آپ کی بھول ہے۔۔میں بالکل آپ کے جھانسے میں نہیں آؤں گی۔۔۔ابھی اس لیے آپ اپنے الفاظ مجھ پر ضائع مت کریں اور مجھے خاموشی سے گھر لے کر چلیں میں نے آپ کے ساتھ نہیں رہنا سو نہیں رہنا۔۔"وہ بڑی دلیری سے اپنے اپنے دل کی حالت پر قابو پاتی، صفائی سے جھوٹ پہ جھوٹ بولتی گئی۔

عدیل کو، عنقا سے اس ڈھٹائی کہ توقع نہیں تھی، "کافی سمارٹ ہو۔۔!!اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہیں بے وقوف بنانا، تھوڑا مشکل ہے۔!"اس نے دل ہی دل میں عنقا کے متعلق سوچا، اور اس کے بعد مکمل طور پر خاموش رہا۔اس کی خاموشی سے ماحول میں ایک عجیب کھچاؤ پیدا ہو گیا تھا۔۔!!جیسے اگر اس خاموشی میں کوئی ارتعاش پیدا ہوا تو کوئی قیامت کھڑی ہو جائے گی۔۔!!

××××

وہ لوگ، عنقا کی امی کے گھر تک پہنچ چکے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ان دونوں کی طویل خاموشی کا عجیب اثراب تک، خود بخود ہی زائل ہو چکا تھا، عدیل نے سکون سے ان کے گیٹ کے آگے اپنی کار روکی۔۔ اور سرد اپنی نظروں میں یک دم، ایک سرد تاثر بھرتا ہوا عنقا کی طرف دیکھنے لگا۔

اس نے کار لاک کی ہوئی تھی اس لیے عنقا باہر نہیں نکل پائی۔

"اسے ان لاک کریں۔۔ مجھے باہر نکلنا ہے۔۔۔!!" عنقا نے عدیل کو کچا چبا جانے والی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"کرتا ہوں۔۔!! پہلے میری بات سن لو۔۔!!" وہ ذرا ٹھہر کر، دبدبے سے بولا۔

"فرمائیں۔۔!!" عنقا نے بیزاری سے جواب دیا۔۔ اور اس کی یہ بیزاری، سطحی تھی۔۔ کیوں کہ اندر سے تو وہ اچھی خاصی لرزی تھی۔۔ عدیل کا بدلتا لہجہ اسے کچھ خوفزدہ سا کر گیا تھا۔

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"عنقا۔۔!!! میں جانتا ہوں کہ میرا تمہاری زندگی میں آنا کسی برے حادثے سے کم نہیں تھا۔۔اس کے بعد تمہارے ساتھ، میرا جو برتاؤ رہا، وہ بھی بلاشبہ قابل مذمت تھا اور ہے۔۔!! لیکن یقین کرو۔۔ میں اس سب کے لیے گے حد شرمندہ ہوں۔۔!! لیکن میں اپنی غلطی کا اعتراف اور شرمندگی کا اظہار کرنے کے بعد یہ نہیں کہوں گا کہ مجھے معاف کردو۔۔!! کیوں کہ میں معافی مانگنا ہی نہیں چاہتا۔۔!! اس لیے میں نے اب تک معافی نہیں مانگی اور نہ ہی مانگوں گا کیونکہ میں اپنی غلطیوں کا ازالہ معافی مانگ کر نہیں بلکہ اپنے عمل سے، اپنے رویے سے کرنا چاہتا ہوں۔۔!! یقین کرو۔۔!! اس سب کے لیے

Posted On Kitab Nagri

مجھے خود پر بہت جبر کرنا پڑتا ہے۔۔!! میں آج بھی عادتوں کا بے حد برا ہوں۔۔!! لیکن میں تمہارے لیے خود کو اچھا بنانے کی کوشش کرتا ہوں۔۔!! میں نے اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کی کہ تمہیں احترام اور اعزاز کے ساتھ اپناؤں۔۔!! لیکن تم ہو کہ میرا ساتھ دینے پر ہی راضی نہیں ہوتیں۔۔!! مجھے چھوڑنا چاہتی ہو۔۔!! دو بھاگنا چاہتی ہو۔۔!! میں حالات کو بہتر بنانے کے لیے، اپنی خطاؤں کے ازالے کے لیے جو کر سکتا تھا۔۔ میں نے کیا۔۔!! میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کر پاؤں گا۔۔!! تم نے جانا ہے تو شوق سے جاؤ۔۔!! می۔ تمہیں بالکل نہیں روکوں گا۔۔ لیکن پھر مجھ سے کسی بھلائی امید مت رکھنا۔۔!!" وہ بہت رعب دار سی آواز میں، مسلسل عنقا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولتا گیا۔

عنقا بھی ششدر ہو کر، اسے سنتی گئی۔۔ اور اس کے خاموش ہونے پر تو جیسے۔۔ وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی تھی۔۔۔!!

"یو نو۔۔!!! یو آر این ایڈیٹ۔۔!! اتنی لمبی بات کی۔۔ اور وہ بھی بالکل فضول۔۔!! معافی مانگنے سے کیا ہوتا ہے۔۔ ہاں۔۔!! اگر مانگ لیں گے تو کیا ناک کٹ جائے گی آپ کی۔۔!! اور یہ آپ۔۔۔!! باتیں۔۔!! کس قسم کی کر رہے ہیں۔۔!! مطلب۔۔ کوئی ایسے بولتا ہے۔۔ کہ میں نہیں روکوں گا۔۔ جانا ہے تو شوق سے جاؤ۔۔!! اور رر یہ بتائیں کہ کیا کوشش کی ہے آپ نے۔۔؟؟ ہاں۔۔؟؟؟ تھوڑا سا بی ہیویر درست کیا تھا بس۔۔ اور تھوڑا سا خیال رکھا تھا۔۔!! اگر آپ سچ میں مجھے اور ہمارے ریلیشن کو

Posted On Kitab Nagri

لے کر سیریس ہیں تو ہمارے درمیان موجود تلخیوں کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔۔!! یہ کیا عجیب باتیں کررہیں ہیں۔۔ !!

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔۔ جو میں نے آپ سے دور بھاگنے کا فیصلہ لیا۔۔!! مجھے بالکل کوئی شوق نہیں ہے کہ میں کسی ایسے بندے کے لیے اپنی فیلنگز برباد کروں۔۔ جو خود تو جنگلی ہے ہے۔۔ لیکن اس کی عقل اس سے زیادہ جنگلی۔۔!! آئی مین اگر آپ میں انسانوں والی عقل پائی جاتی ناں۔۔ تو کوئی عقل کی بات کرتے۔۔!!! اب آپ شرافت سے لاک کھولیں کھولیں۔۔!! تاکہ میں باہر نکلوں۔۔ اور آپ سے دور بھاگوں۔۔!! ہنہہ پاگل کہیں کے۔۔۔!!!" عدیل کی باتوں پر تپی ہی تو تھی وہ۔۔۔ تبھی۔۔ اتنا بے دھڑک ہو کر اس نے اپنے اندر کی ساری بھڑک باہر نکالی۔

عدیل کے لیے۔۔ عنقا کا زبردست قسم کا جوابی حملہ بالکل غیر متوقع تھا۔۔ تبھی وہ حیرانی سے اس کا منہ تک رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عدیل کے لیے۔۔ عنقا کا زبردست قسم کا جوابی حملہ بالکل غیر متوقع تھا۔۔ تبھی وہ حیرانی سے اس کا منہ تک رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عنقا کے تحکم بھرے لہجے کا کمال تھا۔۔ کہ فوراً۔۔بے اختیار ہی اس نے کار ان لاک کی، عنقا فوراً ہی کار سے باہر نکلی اور اس کا دروازہ زور سے مارتے ہوئے آگے بڑھی۔

"ایڈیٹ۔۔۔!!!" اس نے جل کر منہ ہی منہ میں کہا۔

اسے رہ رہ کر عدیل پر غصہ آرہا تھا۔۔!! اگر وہ اسے سچ میں روکنا چاہتا تھا تو کوئی عزت اور تمیز والے طریقے منا سکتا تھا ناں۔۔ عنقا بھی تھوڑے تردد کے بعد مان جاتی۔۔ لیکن وہ بھلا ایسا کیسے کر سکتا تھا۔۔!! اگر ایسا ہو جاتا تو پھر وہ اپنے آپ کو ایڈیٹ کیسے ثابت کرتا۔۔ !!

اس کے جاتے نکلتے ہی۔۔!! عدیل نے بھی کار اسٹارٹ کی۔۔!! اور تھوڑا سا بھی وقت ضائع کیے بغیر، وہاں سے رفو چکر ہوا۔۔!! اسے تو سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔ کہ عنقا آخر کیسے۔۔ اس قدر حاضر جواب ہو سکتی ہے۔۔!! وہ سارے راستے اس کی باتیں سوچتا رہا۔۔!! بلکہ وہ اس کی باتوں کے پیچھے چھپے مطلب بھی ڈھونڈھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔!!

×××

Posted On Kitab Nagri

عدیل کے وہاں سے جانے کے بعد، عنقا نے گھر کی بیل کے بٹن پر انگلی رکھی۔۔!! دروازہ کھولنے کے لیے اس کی امی آئی تھیں۔۔!! اسے وہاں دیکھ کر۔۔ انہیں خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔۔ انہوں نے دروازے پر ہی بہت گرمجوشی سے اسے گلے لگایا۔۔ اور اس کے بعد "آؤ بیٹا۔۔ اندر آؤ" کہتے ہوئے، محبت سے اندر آنے کا بولا۔

اس کے اندر آنے کے بعد انہوں نے عدیل کو بھی اندر بلانے کے لیے، جھانک کر باہر دیکھا تو وہاں وہ موجود نہیں تھا۔۔!! ظاہر ہے۔۔!! وہ وہاں کیسے موجود ہو سکتا تھا۔۔ وہ تو پہلے ہی وہاں سے جا چکا تھا۔۔ !!

اسے باہر نہ پا کر۔۔ وہ واپس مڑیں۔۔ اندر آئیں اور عنقا پر اپنی مشکوک نظروں کا گھیرا تنگ کیا۔۔!!

"عدیل کہاں ہے۔۔!!" انہوں نے پوچھا۔

"وہ مجھے چھوڑنے آئے تھے۔۔ چھوڑ کر واپس چلے گئے۔۔!!" اس نے لاپروائی سے جواب دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ کیا بات ہوئی۔۔!!بیٹا کم سے کم اندر تو بلا لیتیں۔۔!!"انہوں نے، ملامتی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"امی۔۔وہ جلدی میں تھے۔۔اس لیے نہیں رکے۔۔!!اور آپ۔۔آپ کیسی ماں ہیں۔۔!!بیٹی اتنے دنوں بعد گھر آئی ہے۔۔اسے پوچھنے کی بجائے۔۔!!اپنے اس گندے سے داماد کے متعلق سوال جواب کیے جا رہی ہیں۔۔!!ایسے بھی کوئی کرتا ہے۔۔!!"وہ ناراض ہوتے ہوئے بولی۔

"گندا سا داماد۔۔۔!!!"انہوں نے تعجب سے عنقا کی طرف دیکھا۔

"مطلب لڑائی ہوئی ہے تم دونوں کی۔۔۔!!بتاؤ۔۔!!کیا کیا ہے تم نے۔۔!!"انہوں نے بھرپور تفتیشی انداز اپناتے ہوئے سوال کیا۔

"توبہ ہے امی۔۔!!یوں نہیں کہ بچی یونیورسٹی سے تھکی ہاری، اپنا پیپر دے کر آئی ہے۔۔!!اوپر سے،اتنے دنوں بعد میکے کا چکر لگایا ہے۔۔!!اس کی کوئی آؤ بھگت کر لوں۔۔!!نہیں بس۔۔آپ کو تو اپنے داماد کی پڑی ہے۔۔!!آپ کو میری کوئی پرواہ نہیں۔۔!!آپ اور ابو تو چاہتے ہی نہیں۔۔کہ میں

Posted On Kitab Nagri

سکون سے رہوں۔۔اس لیے۔۔ بار بار۔۔اپنے گندے سے داماد کے پاس بھیج دیتے ہیں۔۔!!اب پلیز۔۔جب تک میں خود یہاں سے نہیں جاتی تب تک۔۔۔مجھے بھیجنے کی بالکل کوئی کوشش مت کیجئے گا۔۔!!اور۔میری پیاری امی۔۔ پلیز کچھ کھانے کو دے دیں۔۔۔!!تب تک میں فریش ہو کر آتی ہوں۔۔!!اوکے۔۔!!"وہ آخری بات بہت لاڈ سے کہتی وہاں سے چلی گئی۔۔

وہ فریش ہو کر آئی تو اسے ٹرے میں موجود گرما گرم کھانا،اس کے بیڈ پر پڑا ملا، وہ ندیدوں کی طرح، جلدی جلدی بیڈ پر آکر ، آلتی پالتی مار کر بیٹھی، اپنے ہاتھ مسلتے ہوئے للچائی ہوئی نظروں سے، اپنے پسندیدہ آلو گوشت کے شوربے اور تڑکے والے چاولوں کو دیکھا اور بھوکوں کی طرح کھانے پر ٹوٹ پڑی۔اس کی امی پانی لینے گئی تھیں۔۔وہ پانی لے کر آئیں تو عنقا کو کھانے پر ٹوٹتا دیکھ کر انہیں شدید تاؤ آیا،

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بیٹا کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔؟؟؟یہ پاگلوں کی طرح، جنگلیوں کی طرح کیوں کھا رہی ہو۔۔؟؟؟"اس کی امی نے غصے سے سوال کیا۔

Posted On Kitab Nagri

امی۔۔۔وہ مجھے بہت بھوک۔۔"وہ کہتے کہتے رکی تھی،اس نے اپنا منہ اتنا بھر رکھا تھا کہ چاول اس کے منہ سے باہر نکل رہے تھے،"اف۔۔۔!! مسٹر جنگلی نے مجھے بھی جنگلی بنا دیا۔۔!!"اس نے رک کر سوچا۔۔

"کیا بھوک۔۔۔!!"اسکی امی نے اس کے ادھورے جملے کی بابت،ذرا غصے میں پوچھا۔
"وہ۔۔مجھے بھوک لگ رہی تھی۔۔"اس نے نوالہ نگل کر ذرا خفت سے جواب دیا،

"بیٹا بھوک لگنے کا یہ مطلب تو نہیں کہ انسان،انسانوں کی طرح نہ کھائے،تمہیں کم سے کم کھانے کے آداب کا خیال رکھنا چاہیے،ورنہ جس ندیدے پن سے تم کھانا ٹھونس رہی ہو۔۔ایسے تو جانور بھی نہیں کرتے۔۔"انہوں نے،عنقا کی بڑے اچھے طریقے سے عزت افزائی کی۔

"جی۔۔جی بالکل!!آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔!!غلطی ہوگئی مجھ سے۔۔!!آئم سوری۔۔!!"عنقا نے اپنی عزت افزائی کو محسوس کرتے ہوئے اور مزید عزت افزائی سے بچنے کے لیے،اپنی حرکت پر شرمندگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا اور پھر انسانوں کی طرح،یعنی ذرا مہذب انداز میں نوالے لینے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"جی۔۔جی بالکل!!آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔!!غلطی ہو گئی مجھ سے۔۔!!آئم سوری۔۔!!" عنقا نے اپنی عزت افزائی کو محسوس کرتے ہوئے اور مزید عزت افزائی سے بچنے کے لیے، اپنی حرکت پر شرمندگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا اور پھر انسانوں کی طرح، یعنی ذرا مہذب انداز میں نوالے لینے لگی۔

اس کی امی پانی رکھنے کے بعد اس کے پاس سے گئی نہیں تھیں۔۔بلکہ وہ اس کے ساتھ، اس کے بالکل سامنے بیٹھ چکی تھیں۔ان کی چھٹی حس کہہ بتا رہی تھی کہ دال میں کچھ کالا ہے، وہ پر یقین تھیں کہ اس بار عنقا ہی کو جج چاند چڑھا کر آئی ہے، اس لیے تو وہ مسلسل۔۔ عنقا کو اپنی مشکوک نظروں سے دیکھے جا رہی تھیں۔

اس وجہ سے عنقا سے، ڈھنگ سے کھانا بھی نہیں کھایا جا رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ان کا، مسلسل شک بھری نظروں سے دیکھنا، عنقا کو عجیب لگا، اسے لگ رہا تھا کہ وہ جیسے کچھ پوچھنا چاہتی ہیں۔۔۔اور ہو نہ ہو۔۔!!ان کا سوال یا ان کے سوالات، اس کے عدیل کے بغیر، اچانک ایسے گھر آنے کے متعلق ہوں گے۔

Posted On Kitab Nagri

اسے اپنی امی کا سٹائل کچھ سہی نہیں لگا۔۔اسے لگا کہ جیسے ابھی اس کی امی اسے چھینٹی لگائیں گی۔۔!!
اب وہ اس بے چاری کو دیکھ ہی ایسے رہی تھیں۔۔ جیسے وہ کوئی ڈاکہ ڈال کر آئی ہو۔۔ !!

"امی۔۔۔!!!آپ۔۔آپ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں۔۔"اس نے اپنی امی کی تفتیشی نظروں سے تنگ آکر، تھوڑا ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

اماں حضور بھی اس کے اسی سوال کہ انتظار میں تھیں، سو انہوں نے بھی اس کے سوال کے جواب میں، اپنے سوالات کی لسٹ، عنقا کی سماعت کی نظر کی۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

"بیٹا۔۔!!دیکھو تم اس طرح اکیلی اٹھ کر آئی ہو۔۔تو مجھے لگ رہا ہے کہ کچھ گڑ بڑ ہوئی ہے، تمہارے اور عدیل کے درمیان کوئی جھگڑا ہوا ہے۔۔!!اس لیے، مجھے بالکل سچ سچ بتاؤ کہ تم ادھر کیوں آئی ہو۔۔؟؟ بلکہ یہ بتاؤ کہ کیا گل کھلا کر آئی ہوں۔۔!!کیوں کہ مجھے تمہاری حرکتیں دیکھ کر لگ رہا ہے کہ اس بار، رولا عدیل نہیں بلکہ تم نے ڈالا ہے۔۔!!یعنی سب کیا کرایا تمہارا ہے۔۔!!اس لیے اب جھوٹ سے پرہیز کرتے ہوئے، مجھے بالکل سچ سچ بتاؤ کہ کیا بات ہوئی ہے۔۔؟؟"انہوں نے ایک کے بعد ایک تیر پھینکا۔۔جو یقیناً نشانے پر تھا۔۔انہوں نے، پورے یقین سے عنقا کو مجرم سمجھتے ہوئے، تفتیش کی، اس کے کارناموں کے متعلق سوال کیے۔

اب بھلا وہ کیا بتاتی کہ عدیل کو کیا کچھ کہہ کر آئی ہے۔۔ !!

Posted On Kitab Nagri

اس لیے ان کے سوالات کے جواب دینے کی بجائے وہ انہی کو سکھانے لگی،

اوووفو۔۔!!امی یہ بات ہے۔۔؟؟آپ یہ سب پوچھنے کے لئے،اتنی دیر سے،مجھے اتنی اسٹرینج نظروں سے گھور رہی تھیں۔۔۔!!سچ بتاؤں۔۔آپ نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا۔۔ویسے امی جی۔۔تھوڑے آداب،میرے خیال سے آج کل کی ماؤں کو بھی سیکھنے چاہیے،مطلب جب ان کی بیٹیاں اپنے میکے آتی ہیں اور دیکھنے میں بالکل مطمئن لگ رہی ہوں تو ان کو بھی چاہیے کہ وہ انہیں،میکے کی فضاء میں،کچھ دیر،کھل کر سانس لینے دیں،اوررر خصوصاً، جس وہ وہ کھانا کھا رہی ہوں تو ان سے ایسے الٹے سیدھے سوال نہ کریں۔۔مطلب یہ انویسٹیگیشن تو تھوڑی دیر بعد بھی ہو سکتی ہے ناں۔۔۔!!!"اس نے بڑی مہارت سے اپنی امی کی ساری تفتیش،ایک طرف رکھ کر،دادیوں کی طرح، بڑے ناصحانہ انداز میں، ہاتھ ہلا ہلا کر،کچھ آداب بتانے اور سکھلانے کی کوشش کی۔۔!!
ویسے یہ آداب بھی اسی کے ایجاد کردہ تھے۔۔!!

اس کی امی کو،اس کی زبان درازی پر شدید تاؤ آیا،اور اس کے بات گھمانے پر ان کو یقین ہو چلا تھا کہ ان کے سب اندازے سو فی صد درست ہیں۔۔یہ ضرور کوئی بے وقوفی کر کے آئی ہے۔۔۔!!

Posted On Kitab Nagri

لیکن ابھی تو وہ اس ڈھیٹ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی تھیں۔۔ اس لیے وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس پر برسیں۔۔۔

"ٹھیک ہے بیٹا۔۔!!! تم ابھی یہ اپنا کھانا ٹھونس لو۔۔!! اس کے بعد، میں تمہاری خبر لوں گی۔۔!! کوئی تمیز ہی نہیں ہے۔۔!! نہ اپنے شادی شدہ ہونے کا لحاظ ہے۔۔!! نہ ماں کا خیال ہے۔۔!! ماؤں کو سو پریشانیاں ہوتی ہیں۔۔!! اپنی بیٹیوں کو لے کر ہزار وسوسے ان کے دل میں آتے ہیں۔۔!! لیکن تمہیں کیا پرواہ۔۔!! تم اپنا کھانا ٹھونسو۔۔!! اور ذرا اچھے سے کھانا۔۔ کیوں کہ اس کے بعد میں نے تمہارا تفصلی حساب کتاب بھی کرنا ہے۔۔!!"

وہ عنقا کو وارننگ دیتی ہوئی وہاں سے چلی گئیں۔

"اُفف۔۔!! امی بھی ناں۔۔!! ابھی مجھے گھنٹہ نہیں ہوا آئے ہوئے۔۔!! اور ان کو پریشانیاں لگ گئیں۔۔!! ہائے اللہ جی۔۔!! کتنا سویٹ بنایا ہے آپ نے امی کو۔۔!! مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا۔۔ امی کو میرا اتنا خیال ہے۔۔!! لیکن پھر بھی۔۔ میری بھی تو کوئی پرسنل لائف ہے۔۔۔!! ہر بات تو امی سے شئیر نہیں کی جاسکتی ناں۔۔ !!"

اس نے پیار سے سوچا۔

Posted On Kitab Nagri

"اور۔۔وہ کیا کہہ رہی تھیں امی کہ میرا احساب کریں گی۔۔!!ارے حساب کتاب تو تب ہو گا ناں۔۔ جب میں ان کے ہاتھ لگوں گی۔۔!!"اس نے سر کو بڑے شریر انداز میں ہلاتے اور شیطانی مسکراہٹ، اپنے چہرے پر بکھیرتے ہوئے، خود سے کہا اور پھر کھانے کی طرف اپنا دھیان لگایا۔

اس نے سر کو بڑے شریر انداز میں ہلاتے اور شیطانی مسکراہٹ، اپنے چہرے پر بکھیرتے ہوئے، خود سے کہا اور پھر کھانے کی طرف اپنا دھیان لگایا۔

××××

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کھانے کے بعد، اس نے تمیز سے برتن اٹھائے اور کچن میں جا کر سنک میں رکھے، اس کے بعد، وہ کچھ دیر تک پر سوچ انداز میں کھڑی، کسی غیر مرئی نکتے کو گھورنے لگی، کچھ دیر اسی پوز میں کھڑے رہنے کے بعد اس نے کچن کی کیبنٹ کھولی، ایک بوتل نکالی، اس میں پانی بھرا اور مزے سے کچن سے باہر نکلی، اس نے منصوبہ بنایا تھا کہ وہ شام تک اپنے کمرے میں بند رہ کر سکون سے سوئے گی، پانی بھی وہ احتیاطاً ساتھ لے کر جا رہی تھی کہ اسے اٹھنا نہ پڑے، اور پھر وہ اپنی امی کے سوالوں سے بھی تو بچنا چاہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے وہ اگر اپنی امی سے شام تک کی مہلت مانگ لیتی، تو اس کی امی نے دے ہی دینی تھی، انہوں نے، اسے کھا تھوڑی جانا تھا، فہمیدہ بیگم اتنی مہلت تو اسے دے ہی سکتی تھیں۔

مگر عنقا۔۔!! وہ اپنے بے کار دماغ کو لے کر کہاں جاتی۔۔!! اس محترمہ کا تو سیچ میں دماغ ہی الٹا ہوا تھا، تبھی وہ اپنے آپ سے ہی، فضول میں، ایسے چَول منصوبے بنا رہی تھی اور
اپنی امی سے بچنے کے لیے ایسی الٹی ترکیبیں سوچ رہی تھی۔

××××

اس سے پہلے کہ وہ اپنے کمرے تک، پہنچ پاتی۔۔اس کی امی نے اسے روک لیا، جو خیر سے اسی کو ڈھونڈ رہی تھیں۔

وہ ان کو اگنور کرتے ہوئے مزے سے آگے آگے چلنے لگی، وہ اس وقت بالکل بھی اپنی اماں حضور کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔پر ایسا ممکن نہیں تھا کہ معاملہ اس کی چاہت، اس کی مرضی کے مطابق طے پائے، سو اسے مجبوراً، اپنی امی کے روکنے پر، ان کی طرف متوجہ ہونا پڑا۔

Posted On Kitab Nagri

"کھانا کھالیا تم نے۔۔؟؟" فہمیدہ بیگم نے دانت پیستے ہوئے پوچھا، وہ اس کی، کچھ دیر پہلے کی گستاخانہ گفتگو پلس بد تمیزی، بھولی نہیں تھی۔

"ج۔۔ج۔۔جی۔۔ کھالیا۔۔!!" اس نے ہکلا کر جواب دیا۔

"اب مجھے بتاؤ کہ تم ادھر کیوں آئی ہو۔۔؟؟ دیکھو اگر کوئی گڑبڑ والی بات نہیں تھی یا تم صرف نارمل طریقے سے یہاں چند دن یہاں رہنے کے لیے آئی ہوتیں تو اب تک کہہ چکی ہوتیں۔۔!! لیکن معاملہ، نارمل ہے ہی نہیں، یہ جو تم نے اپنا منہ ابھی تک بندر کھا ہوا ہے ناں۔۔اس کا صاف مطلب ہے کہ تم ہی اپنی بے وقوفی کے کوئی مظاہر دکھا کر آئی ہو۔۔!! اب سچ سچ پھوٹو۔۔ کہ کیا بات ہوئی ہے۔۔؟؟" فہمیدہ بیگم کا اشتعال اور پریشانی دیکھنے لائق تھی۔

وہ اپنے دو بچے کھو چکی تھیں، وہ ان کی خوشیاں دیکھنے سے محروم رہی تھیں۔۔اب وہ چاہتی تھیں کہ عنقا صحیح سلامت رہے، اور اپنے سسرال میں خوش رہے، تاکہ انہیں بھی اس کی طرف سے تسلی ہو۔۔!! تاکہ یہ بھی سکون سے رہ سکیں۔

Posted On Kitab Nagri

عنقاان کی یہ پریشانی محسوس تو کر سکتی تھی پر اسے سمجھنا اس کے بس کا کام نہ تھا، اسے تو بس اپنی فکر تھی، وہ اپنے کرتوت، اپنی امی کو نہیں بتانا چاہتی تھی، لیکن بتائے بغیر بھی کب تک گزارا ہو سکتا تھا، سو اس نے سوچا کہ کیوں نہ بتا ہی دیا جائے۔۔!! کم سے کم اس کی ایک ٹینشن تو ختم ہو گی۔۔!! اور شاید اس کی امی کو بھی ذرا سکون ملے گا۔۔!! اس لیے اس نے گلا کھنکارا اور شروع ہوئی،

"امی۔۔ وہ میں عدیل کو کہہ کر آئی ہوں کہ وہ مجھے زہر لگتے ہیں اور مجھے ان کے ساتھ نہیں رہنا، بس اتنی سی بات ہے۔۔ آپ نے خواہ مخواہ، دنیا ہلا کر رکھی ہوئی ہے۔۔ پلیز آپ۔۔ اب مزید ٹینشن نہیں لینی آپ نے۔۔ اوکے۔۔ اور دیکھیں، میں نے آپ کو سچی بات بتا دی۔۔ اب آپ نے میری جو مرمت کرنی ہے ناں۔۔ وہ بعد میں کیجیے گا۔۔ کیوں کے ابھی میں جا رہی ہوں سونے۔۔ اور مجھے کل صبح تک کوئی بھی بالکل ڈسٹرب نہ کرے، صبح تک کے لیے اللہ حافظ۔۔، بائے بائے، ٹاٹا۔۔" وہ جلدی جلدی ایک سانس میں ساری بات کہتی وہاں سے بھاگ گئی، اور کمرے میں جا کر، اپنی وہی پانی کی بوتل تکیے کے ایک طرف ٹکا کر خود بھی وہاں دراز ہوئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

دوسری طرف،اس کی امی اس کی باتیں سن کر خوب جلیں،افسردہ ہوئیں،کیوں کہ اس کے علاوہ،وہ کچھ کر بھی نہیں سکتی تھیں۔

ان کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ عنقا کے کرتوت اس کے بابا کو بتا دیں مگر پھر ان کے پریشان ہونے کا خیال کرتے ہوئے انہوں نے، یہ بات سلیمان صاحب کے علم میں لانے کا ارادہ ترک کیا،اور خود ان کے لیے کھانا گرم کرنے چلی گئیں، کیوں ان کے گھر آنے کا وقت تھا اور فہمیدہ بیگم کی عادت تھی کہ ان کے آنے سے پہلے وہ ہر چیز تیار رکھتی تھیں،،، کاش عنقا بھی عدیل کی ایسے ہی فکر کرتی۔۔!!اس کی امی کے دل میں ارمان سا جاگا۔

کاش عنقا بھی عدیل کی ایسے ہی فکر کرتی۔۔!!اس کی امی کے دل میں ارمان سا جاگا۔

××××

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عدیل، عنقا کے بغیر گھر پہنچا تو اس کی ماں نے اس کے بارے میں پوچھا،وہ فی الحال کسی بحث کے موڈ میں نہیں تھا،اور بحث سے بچنے کے لیے ضروری تھا کہ کچھ وقت کے لیے، حقیقت کو چھپا لیا جائے،اس لیے اس نے یہ جھوٹ بول کر جان چھڑائی کہ وہ ایک دو دن کے لیے اپنی امی کے ہاں رہنے گئی ہے، فوزیہ

Posted On Kitab Nagri

بیگم کو اس کا اچانک جانا عجیب لگا تھا پر وہ عدیل کی بات کا اعتبار کرتے ہوئے خاموش رہیں، انہوں نے عدیل کو کھانے کا بولا تو اس نے منع کر دیا، اس کا دل ہی نہیں کر رہا تھا کچھ کھانے کا۔

اس کا موڈ بہت خراب تھا، وہ سست روی سے چلتا اپنے روم تک گیا، فریش ہوا، کپڑے چینج کیے اور آرام کی غرض سے اپنے بیڈ پر لیٹ گیا۔ وہ سمجھتا تھا کہ سب ٹھیک ہو گیا ہے، اسے لگا تھا کہ وہ اپنے جرم کا ازالہ کر چکا ہے، پر نہیں وہ غلط تھا، ابھی تک وہ کچھ نہیں کر پایا تھا، نہ ابھی تک کچھ ٹھیک ہوا تھا اور نہ ہی بدلا تھا، عنقا اتنے عرصے اس کے ساتھ رہنے کے باوجود اسے یہ مقام نہیں دے سکی کہ وہ اس سے اپنی محبت کا اظہار کر پاتی۔۔ یہ تو طے تھا کہ وہ بھی اسے چاہنے لگی ہے پر اس کا اظہار نہ کرنا اس بات کی دلیل تھا کہ اس نے عدیل کو معاف نہیں کیا کیا۔۔ یا اسے دل سے قبول نہیں کیا۔۔ وہ یوں ہی لیٹا لیٹا، افسوس سے سوچتا گیا۔

پر یہ محض اس کی سوچ تھی۔۔ ورنہ عنقا تو کب کا، اپنا دل، اپنے تمام تر حسین جذبوں کے ساتھ اسے سونپ چکی تھی۔۔ بس اسے ابھی اس بات کا صحیح طرح احساس نہیں ہوا تھا۔

×××

عدیل مسلسل اپنی سوچوں میں گم تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے بھی تو ابھی تک اس سے معافی نہیں مانگی۔۔!! لیکن اسے پتہ تو ہے کہ میں اپنے کیے پر پشیمان ہوں، تو وہ ایسا نہ کرتی۔۔" اس نے اپنے تخیل میں ہی ایک شکوہ سا کیا۔ اور کچھ پھر دیر تک خالی الذہن رہا۔ جیسے اس کا ذہن کہیں رک سا گیا ہو یا سوچیں جمود کا شکار ہو گئی ہوں۔۔!!

کچھ دیر اسی کیفیت میں رہتے رہتے، اس کے ذہن میں ایک خیال کوندا،

"ایسے تو مجھے بھی پتہ ہے کہ وہ مجھ سے محبت کرتی ہے۔۔ پھر مجھے، اس کے منہ سے لفظِ اظہار سننے کا تجسس کیوں ہے۔۔؟؟" اس نے اپنے آپ سے سوال کیا۔

"کیوں کہ اظہار لازم ہے۔۔!! جب تک کسی خالص جذبے کو لفظوں کے سانچوں میں ڈھال کر تقویت نہیں بخشی جاتی تب تک اگلا شخص، جس کے لیے وہ احساسات ہمارے قلب و وجود میں پنپتے ہیں وہ شبہات اور وسوں کا شکار رہتا ہے، ایک بے یقینی کی سی کیفیت اسے مضطرب کیے رکھتی ہے، اس لیے اظہار لازم ہے۔۔ "!!

اس کا شعور، اس کے سوال کی ضد میں ایک مؤثر سی دلیل پیش کر چکا تھا، ایک تسلی بخش جواب، اس کی فہم کے پردوں پر ڈال چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اگر یہ بات ہے تو مجھے بھی معافی مانگنی پڑے گی۔۔"!!

"چلو۔۔ دیکھتا ہوں۔۔!! سوچوں گا اس بارے میں، میرا خیال ہے ابھی تو مجھے سکون سے آرام کرنا چاہیے۔۔"!!

جب کافی دیر وہ ایسی باتیں سوچ سوچ کر اکتاہٹ کا شکار ہوا تو اس نے اپنے سارے خیالات جھٹک کر، سونے کی ٹھانی۔

وہاں اس کی بیوی نیند کے مزے لے رہی تھی یہاں یہ مزے سے سونے کے لیے تیار لیٹا تھا۔

××××

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عدیل کچھ دیر ہی سو سکا تھا، اٹھنے کے بعد بھی وہ رات تک کمرے سے نہ نکلا بلکہ مسلسل اپنا لیپ ٹاپ لیے، آفس کے کام میں بزی رہا، آج عجیب سی بے زاری،
اس کی طبیعت پر طاری تھی، اس لیے اس کا باہر نکلنے کو دل ہی نہ کیا، وہ صبح تک باہر نہ نکلتا مگر اس کی ماما اسے ڈنر کا بلاوا دینے آئیں تو مجبوراً اسے جانا پڑا۔

Posted On Kitab Nagri

ڈائنگ ٹیبل پر مصطفیٰ صاحب اور عادل پہلے ہی سے موجود تھے، دونوں نے اپنی دھیمی مسکراہٹوں سے اس کا خیر مقدم کیا، وہ عادل کے ساتھ ہی اپنی کرسی گھسیٹ کر بیٹھا تھا، ایک طرف وہ دونوں تھے اور دوسری طرف ان کے مام ڈیڈ، کھانا بہت ہی خوشگوار ماحول میں کھایا جارہا تھا، کھانے کے ساتھ ساتھ گپ شپ کا سلسلہ بھی جاری تھا، لیکن عدیل اس گپ شپ میں کوئی خاص حصہ نہیں لے رہا تھا، وہ وہاں بیٹھا، صرف ہوں ہاں سے ہی کام چلا رہا تھا۔

باتیں کرتے کرتے عادل نے اپنی شادی کا ذکر چھیڑا۔۔ "مام۔۔!! اب تو میرے ایگزامز بھی ہو گئے، آپ لوگوں کا، میری دلہن لانے کا کوئی ارادہ ہے۔۔؟؟"اس نے مزے لیتے ہوئے پوچھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"استغفراللّٰہ، بیگم اپنے صاحب زادے کی بے صبریاں ملاحظہ کریں۔۔!!" مصطفیٰ صاحب نے مسکراتے ہوئے عادل کو دیکھ کر کہا، ان کی بات پر سبھی کے چہروں پر مسکراہٹ پھیلی تھی، اس سے پہلے مام کچھ بولتیں، عادل خود ہی بول پڑا۔۔ "نہیں ڈیڈ آپ بتائیں۔۔اس گھر میں، میں اکیلا کنوارا اچھا لگوں گا، آپ نے بھی مام سے شادی کر رکھی ہے، بھائی نے بھی ایک حسینہ قابو میں کی ہوئی ہے۔۔اب آپ میرے لیے بھی تو کچھ سوچیں۔۔!!" وہ ہنستے ہنستے مذاق میں بولتا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

عدیل کو،اس کے منہ سے عنقا کا تذکرہ سننا بالکل اچھا نہیں لگا، حالانکہ عادل کا بالکل یہ مقصد نہیں تھا کہ وہ ایسی بات کہہ کر کوئی بدمزگی پیدا کرتا یا عدیل کا دل جلاتا۔۔ صرف یہی بات سوچتے ہوئے عدیل نے اپنے اندر پیدا ہونے والے غصے کو دبایا،اور کسی بھی قسم کے سخت ردعمل سے باز رہا۔

"بیٹا۔۔!! آج ہی تو تمہارے ایگزامز ختم ہوئے ہیں۔۔ تھوڑا صبر کرو۔۔ اتنی بھی کیا جلدی ہے۔۔" مام نے جواب دیا۔

"میں تو صبر کرلوں گا۔۔پر کیا ہے ناں۔۔ کہ لڑکیوں کا معاملہ ذرا نازک ہوتا ہے۔۔ادھر ان کے پیپرز ختم اور ادھر ان کی شادی۔۔اس سے پہلے غانیہ کہیں اور منسوب کردی جائے۔۔ آپ لوگ میرا پروپوزل لے کر جائیں۔۔بس بات ختم۔۔!!" عادل نے سنجیدگی سے اپنا موقف پیش کیا۔

"اچھا ٹھیک ہے کچھ کرتے ہیں۔۔!! عنقا اپنی امی کے ہاں سے واپس آجائے تو، وہاں جائیں گے تمہارا رشتہ لے کر۔۔!!" فوزیہ بیگم نے بھی سنجیدگی سے اس کی بات کا حل پیش کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"مام۔۔آپ ایسا کریں کہ،فی الحال آپ اور ڈیڈ چلے جائیں۔۔اس کا کچھ نہیں پتہ کہ وہ کب آئے گی۔۔"عدیل نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔۔؟؟تم نے تو کہا تھا کہ وہ ایک دو دن کے لیے گئی ہے۔۔پھر ایسا کیوں کہہ رہے ہو۔۔؟؟"مام نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"اگر میں کچھ کہہ رہا ہوں۔۔تو ضرور کچھ سوچ سمجھ کر کہہ رہا ہوں۔۔آپ لوگ پلیز سمجھیں۔۔"!!

"لیکن بیٹا۔۔وہ گھر کی بڑی بہو ہے،وہ نہیں جائے گی تو میرے خیال سے برا لگے گا۔۔!!جب وہ آئے گی تو ہم آرام سے چلے جائیں گے۔۔۔"اس کی مام نے جواز پیش کیا۔

"مام۔۔!!دیکھیں ضد نہیں کریں۔۔میں آپ لوگوں سے کہہ رہا ہوں۔۔کہ آپ لوگ خود چلے جائیں۔۔اس کا انتظار نہ کریں۔۔!!"وہ آرام سے کہتا،ٹیبل پر سے نیپکن اٹھاتا،اپنے ہاتھ صاف کرنے لگا۔۔اور ہاتھ صاف کرنے کے بعد کوئی بات کہے سنے بغیر وہاں سے چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اس کو کیا ہوا؟؟"مصطفٰی صاحب نے پوچھا۔

"پتہ نہیں۔۔"فوزیہ بیگم کی۔۔پریشان نظریں وہیں ٹکی تھیں۔۔جہاں سے وہ ابھی اٹھ کر گیا تھا۔

"مام۔۔آپ پریشان ہو رہی ہیں۔۔؟؟"عادل نے مام کا چہرہ دیکھ کر کہا،

"کب سدھریں گے یہ دونوں۔۔!!ضرور کوئی جھگڑا کیا ہوگا انہوں نے۔۔!!"وہ پریشانی سے بولیں۔

"اللہ ہدایت دے ان دونوں کو۔۔"مصطفٰی صاحب بھی یہ کہتے ہوئے چیئر پیچھے کو کھسکا کر اپنی جگہ سے اٹھے،وہ بھی کھانا کھا چکے تھے،اس لیے اٹھ کر چلے گئے۔

اب ٹیبل پر فوزیہ بیگم اور عادل موجود تھے،عادل کچھ دیر ان کے پریشان چہرے کو تکتا گیا اور پھر ایک زبردست سا خیال ذہن میں لاتے ہی چہک اٹھا،اس نے فوراً ہی اپنی مام سے تبادلہ خیال کیا،اس کا آئیڈیا سنتے ہی،اس کی مام کی ٹینشن کہیں غائب ہو کر رہ گئی۔

××××

Posted On Kitab Nagri

اگلے ہی دن عادل سمیت مصطفیٰ صاحب اور فوزیہ بیگم، عادل کا رشتہ لے کر غانیہ کے گھر پہنچے، غانیہ نے پہلے ہی اپنے والدین کو راضی کیا ہوا تھا، اس لیے عادل اور کی فیملی سے ملنے کے بعد، انہوں نے فوراً ہی پروپوزل قبول کر لیا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

رشتہ طے ہو جانے کے بعد دونوں بچوں کے والدین نے باہمی مشاورت کرتے ہوئے یہ طے کیا کہ منگنی کی بجائے ان دونوں کا نکاح کر دیا جائے، شادی پھر بعد میں ہو جائے گی،اس مقصد کے لیے انہوں نے دس دن بعد کی تاریخ، نکاح کے لیے منتخب کی، مصطفیٰ صاحب نے سوچا کہ اس دن عنقا اور عدیل کا ولیمہ بھی ہو جائے گا اور غانیہ اور عادل کا نکاح بھی۔۔ان کے اس منصوبے پر بھی غانیہ کے والدین کو کوئی اعتراض نہ تھا، وہ بے چارے سادے لوگ تھے اور ان کو اپنے داماد میں شرافت اور خوش اخلاقی کے علاوہ اور کسی خوبی کی خواہش نہیں تھی، سب سے بڑھ ان کی بیٹی خوش تھی اور عادل میں وہ ان اوصاف کی موجودگی محسوس کر چکے تھے،اس لیے انہیں باقی کسی چیز سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔

××××

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سب کچھ عادل کے بتائے منصوبے کے تحت ہو رہا تھا، مصطفیٰ صاحب نے عنقا کے والدین سے بھی ولیمے کی بات فون پر ڈسکس کر لی تھی اور عنقا سے یہ بات چھپانے کی بھی ریکوئسٹ کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

جب کہ عادل نے عدیل سے ان دونوں کے جھگڑے والی پوری بات اگلوا کر اسے بھی پلین میں شامل کیا۔۔اور وہ بھی خوشی مان گیا۔۔ بھلا عنقا کی واپسی سے بڑھ کر اسے کیا چاہیے تھا۔۔

×××

وہ عدیل کو الٹی الٹی باتیں سنا کر، بڑی بہادر بن کر گھر تو آگئی تھی، پر اس کا یہاں ذرا بھی دل نہیں لگ رہا تھا، یہاں اسے اریزے بھی بار بار یاد آتی تھی، اور وہ بالکل ہی اداس ہو کر رہ جاتی، پتہ نہیں کیا تھا مگر عدیل کے ساتھ رہتے ہوئے وہ اریزے کو یاد کرنے پر کبھی بھی اداس نہیں ہوئی۔

اسے اپنی جلد بازی پر رہ رہ کر افسوس ہو رہا تھا۔ بار بار ایک ہی سوچ اس کی جان عذاب میں ڈالے ہوئی تھی کہ اسے عدیل کو موقع دینا چاہیے، وہ اگر خود کو بدلنے کی کوشش میں لگا ہے تو اس کو بھی عدیل کا ساتھ دینا چاہیے۔ بے شک وہ جن حالات سے گزری وہ آج بھی اپنی پوری حقیقت اور تلخی کے ساتھ اسے اچھے سے یاد ہیں اور ابھی تک وہ ان کو بھولنے میں ناکام رہی ہے لیکن دل کا فیصلہ، دل کی مرضی کے مطابق مان لینا چاہیے۔

Posted On Kitab Nagri

"غلطیاں تو انسانوں سے ہوتی ہیں ناں۔۔اب اگر کوئی سچ میں شرمندہ ہو اور معافی کا طلب گار ہو تو اسے معاف کر دینا چاہیے، خصوصاً جب معاف کر دینے پر دل کو اطمینان حاصل ہو۔"اس نے بے بسی سے سوچا۔

وہ بے بس ہی تو تھی، اپنے جذبوں کے آگے، اپنے دل کے آگے۔

"تو ٹھیک ہے پھر۔۔اگر وہ مجھ سے معافی مانگ لیتے ہیں تو میں بھی کوئی ضد کیے بغیر ان کے ساتھ رہ لوں گی۔۔بے شک ہلکی سی، تھوڑی سی معافی مانگ لیں۔۔ورنہ میں اکیلی ہی اچھی ہوں۔۔کیوں کہ، آگے بندہ معافی کا طلبگار ہو گا تو میں معاف کروں گی ناں۔۔اب اتنا تو حق بنتا ہے میرا۔۔ورنہ انہوں نے جو کیا۔۔وہ معافی کے لائق تھا نہیں۔۔ایوں اتنی در گزر سے کام لینے کا ظرف نہیں ہے مجھ میں کہ میں ان کے اعتراف کیے بغیر، معافی مانگے بغیر ہی معاف کر دوں۔۔!!"اس نے ہار مانتے ہوئے سوچا۔۔اور اب بے صبری سے اس کے معافی طلب کرنے کا انتظار کرنے لگی، جیسے اسے یقین ہو کہ وہ ضرور اس سے معافی مانگے گا۔

www.kitabnagri.com

××××

کرتے کراتے دس دن گزرے، غانیہ کے نکاح اور عنقا کے ولیمے کا دن آن پہنچا۔اس دن غانیہ نے صبح صبح ہی کسی ایمرجنسی کا بہانہ کر کے اسے، اپنے گھر آنے کو کہا۔ عنقا آرام سے جانے کو تیار ہو جاتی۔۔۔پر

Posted On Kitab Nagri

غانیہ اس کے لاکھ پوچھنے پر بھی، یہ بتانے کے لیے بالکل تیار نہیں تھی کہ آخر ایمرجنسی ہے کیا، اور اس کی آواز سے عنقا کو بالکل یہ نہیں لگا کہ کوئی پریشانی یا خطرے کی بات ہے، اس لیے وہ بضد تھی کہ اسے وجہ بتائی جائے، پر وہ وجہ بتانے کے لیے تھوڑی تھی۔۔!! اس لیے عنقا کے مسلسل ہٹ دھرمی دکھانے پر غانیہ کو تپ چڑھی۔۔ وہ مان ہی نہیں رہی تھی اس کی بات۔۔!! غانیہ کو لگا کہ اس چڑیل سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں، اس لیے اس نے کھٹاک سے فون بند کیا اور عنقا کی امی کو صورتحال سے آگاہ کیا۔

اس کی امی نے کچھ دیر بعد اسے کیب منگوا کر دی اور یہ کہہ کر زبردستی وہاں بھیجا کہ بیٹا جاؤ، اسے کوئی ضروری کام ہے تم سے، ایسے نہیں کرتے۔۔ اور پتہ نہیں کیا کچھ کہہ کر، اسے گھر سے نکالا۔

وہ بھی دل جلاتی غانیہ کے گھر پہنچی۔۔!!

"اف۔۔ گندی لڑکی، اتنی دیر لگا دی آنے میں۔۔ اب جلدی چلو۔۔ ہمیں پارلر جانا ہے، "

اس کے آتے ہی غانیہ سلام دعا کیے بغیر ہی اس پر چڑھ دوڑی۔۔

"کونسا پارلر۔۔؟؟" اس نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"بہن۔۔ بیوٹی پارلر۔۔!! اور کونسا پارلر ہو گا بھلا۔۔!!" اس نے اس کا بازو پکڑا اور جلدی جلدی باہر کی طرف بڑھی۔۔ وہاں غانیہ کا کوئی کزن، کار میں بیٹھا ان دونوں کا انتظار کر رہا تھا، ان کے آتے ہی وہ دونوں کار میں بیٹھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"لیکن ہم پارلر جا کیوں رہے ہیں۔۔؟؟؟"اس کی الجھن ابھی بھی برقرار تھی۔اور اسے شدید غصہ آرہا تھا،کیوں کہ غانیہ کی بچی سسپینس ختم کرنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

"میرا نکاح اور تمہارا ولیمہ ہے ناں آج۔۔!!اس لیے تیار ہونے جا رہے ہیں۔۔!!"غانیہ نے اس کے گال پر چٹکی کاٹتے ہوئے، مسکرا کر بھانڈا پھوڑا۔

"کیا۔۔؟؟ہوش میں تو ہو۔۔!!یہ تم کہہ کیا رہی ہو آخر۔۔؟؟"وہ بری طرح شاکڈ تھی۔

"بالکل ہوش میں ہوں۔۔ اور جو بول رہی ہوں صحیح بول رہی ہوں۔۔ زیادہ شاک میں آنے کی ضرورت نہیں ہے اچھا۔۔۔اس لیے،اب پلیز چپ رہنا۔۔۔کیوں کہ تم دلہن ہو ناں۔۔اور دلہنیں زیادہ بولتی نہیں۔۔ اس لیے خود بھی خاموش رہو۔۔اور مجھے بھی رہنے دو۔۔"اس نے شرمانے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔

اس کی بات پر عنقا کا چہرہ دیکھنے والا تھا۔۔وہ غصے سے تن فن کرتی اپنا رخ پھیر گئی،اب وہ جل جل کر کار سے باہر کے مناظر دیکھنے میں مصروف تھی۔

غانیہ کے کزن نے فرنٹ مرر میں اس کے ایکسپریشنز دیکھ لیے تھے اور اوپر سے ان کی بحث بھی سن چکا تھا۔۔اس لیے اسے ہنسی آرہی تھی ہر شرافت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس نے خود کو کنٹرول کیا اور توجہ صرف ڈرائیونگ پر مرکوز رکھی۔

غانیہ کو بھی عنقا کو دیکھ دیکھ کر ہنسی آرہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"دل میں لڈو پھوٹ رہے ہیں اور شکل مظلوموں والی بنا رکھی ہے۔۔!!" غانیہ اس کی حالت پر جملہ کسے بغیر رہ نہیں سکی۔

"دفع ہو جاؤ تم۔۔!! شرم نہیں آتی۔۔اتنی بڑی بات عین وقت پر بتاتے ہوئے۔۔!! بندہ اپنے آپ کو ذرا دماغی طور پر تیار کر لیتا ہے، اگر خوشی ہو رہی ہو تو سیلیبریٹ کر لیتا ہے۔۔!!" وہ غصے سے بولی۔

شاک لگنے کی باری غانیہ کی تھی۔

"مطلب تمہیں صرف اس بات کا غم ہے کہ تمہیں پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔!! میں تو سمجھی تھی کہ اپنے اچانک ولیمے پر منہ پھلا کر بیٹھی ہو۔۔کہ تم سے بغیر پوچھے جو آرگنائز کر لیا۔۔"!!

"جب شادی بغیر پوچھے کی ہے تو ولیمے کی کیا اوقات۔۔!! ویسے مجھے ولیمے سے کوئی ایشو نہیں۔۔!!"

عنقا کا موڈ، خود بخود ہی بحال ہو گیا تھا۔۔کیوں واقعی اس کے دل میں لڈو پھوٹنے لگے تھے۔

××××

وہ لوگ پارلر پہنچ چکی تھیں۔۔غانیہ کے کزن نے ان کا سامان ڈگی سے باہر نکال کر انہیں تھمایا، اور ان کے پارلر میں اینٹر ہونے کے بعد خود وہاں سے چلا گیا۔

×××

Posted On Kitab Nagri

غانیہ، اپنے گولڈن گوٹے سے مزین سفید دوپٹے اور ٹخنوں کو چھوتی فراک میں بے حد پیاری لگ رہی تھی، نکاح کی مناسبت سے اس نے اپنا لباس بھی سادہ منتخب کیا تھا اور میک اپ بھی بالکل سادہ سا کروایا تھا، جبکہ عنقا کی بکنگ تو عدیل نے خود کرائی تھی، اس لیے بیوٹیشن نے عدیل کی انسٹرکشنز کے مطابق، فل ہیوی برائیڈل میک اپ کر کے، اسے کسی اور ہی سیارے کی مخلوق بنا دیا تھا۔۔ مطلب وہ اپنی سکن اور براؤن کنٹراسٹ والی ہیوی برائیڈل میکسی پہنے اور کمال کا میک اپ کیے لاجواب لگ رہی تھی۔

××××

عدیل اور اس کی مام ان دونوں کو پارلر سے پک کرنے آئے تھے، عدیل، فل بلیک پینٹ کوٹ میں غضب ڈھا رہا تھا، اسے دیکھتے ہی، ایک پل تو عنقا کی نظریں بھی اس پر ٹھہری تھیں۔۔ پر اس نے خود کو قابو کرتے ہوئے، فوری طور پر اپنی نظروں کا زاویہ بدلا۔

اب وہ ایک ہاتھ سے اپنی میکسی سنبھالتی اور ایک ہاتھ عدیل کے ہاتھ میں تھماتی، بڑی نزاکت سے قدم اٹھاتی کار تک آئی۔۔ جبکہ غانیہ کو، فوزیہ بیگم آرام آرام سے لا رہی تھیں، عدیل نے عنقا کے لیے فرنٹ سیٹ کا ڈور کھولا تھا۔۔ وہ بھی خاموشی سے وہاں بیٹھ گئی۔

اس کے بعد اس نے مام اور غانیہ کے لیے دروازہ کھولا اور ان کے بیٹھنے کے بعد خود آ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور کار اسٹارٹ کی، اس سے ڈرائیونگ پر بالکل کانسنٹریٹ نہیں ہو پا رہا تھا۔۔ نظریں۔۔ بار بار بھٹک کر، عنقا کے وجود پر ٹھہرتی تھیں۔۔ اس نے بڑی مشکل سے خود کو فوکسڈ رکھا۔۔ عنقا اور غانیہ

Posted On Kitab Nagri

بالکل خاموش بیٹھی تھیں، غانیہ تھی کہ خوش خوش سی، شرم کے مارے خاموش تھی، جبکہ عنقا کہ چپ رہنے کا مقصد کچھ اور تھا، وہ منہ پھلائے بیٹھی تھی، جیسے عدیل پر اپنی ناراضگی جتانے کی کوشش کر رہی ہو، ان دونوں کے رویوں سے بے نیاز۔۔۔ فوزیہ بیگم کا اپنی دونوں بہوؤں کی تیاری کی تعریفیں کرتے منہ نہیں تھکا، وہ سارے راستے ان دونوں کی بلائیں لیتی ہال تک پہنچیں۔۔!!

ماما پہلے کی طرح، غانیہ کو ساتھ لیے ہال کے برائیڈل روم کی جانب بڑھیں جہاں اس کا اور عادل کا نکاح ہونا تھا۔ اور عنقا بھی پیچھے ویسے ہی عدیل کا ہاتھ تھامے چل رہی تھی، چہرے کے تاثرات میں ذرہ بھر بھی بدلاؤ نہیں آیا تھا، وہ ابھی بھی تنے ہوئے تھے۔ وہ عدیل کی طرف سے کوئی معافی تلافی والے الفاظ کی امید لگائے بیٹھی تھی اور وہ گونگا بنا، کچھ کہہ ہی نہیں رہا تھا، "ویسے بہت ڈھیٹ ہیں آپ۔۔۔ ابھی تک مجھ سے اپالو جائز نہیں کیا آپ نے۔۔!!" وہ ناراض سی، لفظ چباتے ہوئے، دھیمی آواز میں بولی۔

"تم نے بھی تو کنفیس نہیں کیا کہ میں تمہیں زہر نہیں بلکہ تمہاری محبت لگتا ہوں۔۔!!" اس نے مسکراتے ہوئے سرگوشی کی۔

"پہلے آپ اپالو جائز کریں۔۔!!" اس نے شرط رکھی۔

"مطلب پھر کنفیس کر لو گی۔۔؟؟" اس نے شرارت سے پوچھا۔ پتہ نہیں آج اس کی ساری سنجیدگی کہاں چلی گئی تھی!

"آپ پہلے کنفیس میرا مطلب ہے اپالو جائز کریں۔۔ "!!

Posted On Kitab Nagri

"اوکے۔۔!! تو سنو۔۔!! مائے ڈئیر لولی وائف۔۔!!۔۔یار۔۔ نہیں بولا جا رہا۔۔!!" اس کا انداز ستانے والا تھا۔

"عدیل۔۔!!" اس نے کچا چبا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے ہلکی آواز میں کہا، وہ دونوں یہ گفتگو چلتے چلتے ہی کر رہے تھے۔

برائیڈل روم آچکا تھا، وہاں غانیہ کے پیرنٹس، عنقا کے پیرنٹس، مصطفیٰ صاحب اور باقی سب بھی پہلے سے ہی موجود تھے، ادھر ایک صوفے پر اسے بھی غانیہ کے ساتھ بٹھایا گیا، جبکہ عدیل، عادل کے ساتھ دوسرے صوفے پر بیٹھا تھا، عادل بھی آف وائٹ کلر کے کرتا شلوار اور اوپر گولڈن کلر کی انتہائی نفیس سی ویسٹ کوٹ پہنے، نہایت ہی پیارا الگ رہا تھا، اس کے اور غانیہ کے نکاح اور عنقا، عدیل کے ولیمے کی تقریب بہت شاندار گزری۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تقریب سے واپسی پر، غانیہ کی فیملی اور باقی مہمانوں کے چلے جانے کے بعد، عادل، فوزیہ بیگم اور مصطفیٰ صاحب ایک گاڑی میں گھر کو روانہ ہوئے جبکہ عنقا اور عدیل دوسری گاڑی میں۔

عدیل خاموشی سے کار ڈرائیو کر رہا تھا۔۔اور عنقا اس کی ادھوری بات مکمل کرنے کے انتظار میں تھی۔

"آپ کچھ کہہ رہے تھے۔۔!!" اس نے خود ہی بات شروع کی۔

"کب۔۔؟؟" وہ انجان بنتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"جب ہم ہال میں اینٹر ہو رہے تھے۔۔!!" اس نے منہ بنا کر کہا۔ وہ اس کے انجان بننے کی ایکٹنگ پر شدید تپی تھی۔

"اچھا۔۔ہاں۔۔یاد آیا۔۔!! وہ میں کہہ رہا تھا۔۔یارر۔۔پلیز۔۔اپنے جنگلی کو معاف کر دو۔۔اور خوشی خوشی اس کی جنگلن بن کر اس کے ساتھ رہو۔۔اب یہ مت پوچھنا کہ جنگلن کیا ہوتا ہے۔۔!! کیوں کہ جنگلی کی بیوی جنگلن ہی ہو گی ناں۔۔!!" وہ معصومیت سے بولا۔

عنقا منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی۔۔اسے سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا کہے۔۔وہ غصہ کرنے لگی تھی۔۔پر اپنے لیے جنگلن کا لفظ سن کر اس کا بے اختیار قہقہہ چھوٹا۔۔عدیل نے بے شک اپنے معافی نامے کو ذرا مذاق میں اس کے سامنے پیش کیا تھا۔۔پر وہ اس کا صدق جانتی تھی۔۔وہ سمجھتی تھی کہ وہ جتنا کہہ رہا ہے۔۔واقعتاً وہ اس سے کہیں زیادہ گلٹی محسوس کرتا ہے اور اپنی طرف سے پوری کوشش کرتا ہے کہ اپنے جرم کا ازالہ کر سکے۔۔اس لیے اس نے اسے معاف کر دیا تھا۔۔وہ تو شاید بہت پہلے ہی معاف کر چکی تھی۔۔یہ تو بس دل کی تسلی کی خاطر، اسے عدیل کے منہ سے یہ لفظ سننے کی چھوٹی سی خواہش تھی۔

"چلو۔۔اب تم بھی بولو۔۔تم نے کہا تھا کنفیس کرو گی۔۔!!" وہ اسے مسلسل ہنستا ہوا دیکھ کر بولا۔

"اچھا۔۔جی۔۔ چلیں کر دیتی ہوں کنفیس۔۔!! وہ ناں اصل میں جنگلی کے اندازے درست تھے۔۔!! آپ مجھے زہر نہیں بلکہ وہ لگتے ہیں۔۔!! اب اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہہ سکتی، مجھے شرم آتی ہے۔۔!!" عنقا کی پھر سے ہنسی چھوٹی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"چلو۔۔تمہارے لیے اتنا بہت ہے۔۔!!آئی نو، یو کو می۔۔!!" عدیل نے مسکرا کر کہا۔اور یہاں سے ان دونوں کی زندگیوں کے مسکراہٹوں بھرے باب کا آغاز ہوا۔ جہاں انہوں نے ایک دوسرے کی خطائیں فراموش کر کے ایک دوسرے کو اپنی محبتوں کا مان بخشا تھا۔

جہاں انہوں نے ہمیشہ آسودہ رہنا تھا۔

The End

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595